دربند

از قلم

مروه خان

www.novelsclubb.com

پیش لفظ:

"دربند" کا خیال میرے ذہن میں ایک ناولٹ کی صورت میں آیا تھا مگر جب میں اسے لکھنے بیٹھی تو پھر قلم رکا ہی نہیں۔ نصف کہانی کے تحریر ہو جانے کے بعد احساس ہوا کہ جتنا مواد میرے پاس اس کہانی کے لکھنے کے لیے ہے اس حساب سے اسے ناولٹ سے تبدیل کر کے ایک مختصر ناول کی کیٹیگری میں ڈالنا ہو گا۔ جس کا مطلب تھا کہ کہانی کے پلاٹ سے لے کر اس کے کرداروں اور انجام کی از سر نو تعمیر۔

www.novelsclubb.com

میں نے اپنے تئیں پوری کوشش کی ہے کہ دربند اور اس کے کرداروں کو قارئین تک ویسے ہی پہنچا سکوں جیسے میں نے تخلیقی مراحل کے دوران انہیں تصور کیا تھا۔ یہاں ایک اہم بات اجاگر کرنا چاہوں گی چونکہ یہ ایک مختصر ناول ہے اس لیے کہیں نہ کہیں میرے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ شاید میرے پاس لکھنے کے لیے اور بھی بہت کچھ تھا لیکن اس کہانی کی رفتار

اور طوالت کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھے چند ایک مشکل فیصلوں سے گزرنا پڑا۔

میری تحریریں فلسفانہ موضوعات اور سبق آموز واقعات پر مبنی نہیں ہوتیں۔میں فکشن کو محض فکشن کے طور پر ہی پڑھتی اور لکھتی ہوں۔میری سوچ اور نظریے پر کافی حد تک کرائم تھرل ڈراموں،اصل زندگی میں پیش آنے والے جرائم کے واقعات اور مسٹری ناولز اثر انداز ہیں۔اس سب کے باوجود بھی اگر آپ اس کہانی سے کچھ سیکھ سکیں تو یہ بات میرے لیے قابل فخر ہو گی۔

www.novelsclubb.com

آخر میں بس امید کرتی ہوں جو بھی اس کہانی کو پڑھے وہ اسے ایک مسٹری تھرل فین کی نظر سے ضرور پرکھے۔

——مروہ خان

انتساب:

میں دربند کو اس کی تمام تر خوبیوں اور خامیوں سمیت قسمت کے نام کرتی ہوں۔ کیونکہ قسمت اگر اپنا داؤ نہ کھیلتی تو شاید یہ کہانی کبھی جنم نہ لے پاتی۔

اس کی ناکامیٔ قسمت پر کہاں تک روئیے

غرق ہو جائے سفینہ جس کا ساحل کے قریب

www.novelsclubb.com

"قسمت" کس چیز کا نام ہے؟ کیا یہ وہ حقیقت ہے جو ہماری پیدائش سے قبل ہی ہمارے لیے رقم کر دی جاتی ہے؟ قسمت وہ جو ہمارے ہاتھوں کی لکیروں میں مقید ہوتی ہے۔ چاہے ہم اسے جتنا بھی رگڑ لیں، دھو لیں، وہ ان مٹ ہی رہتی ہے۔ کہتے ہیں ہونی کو کون ٹال سکتا ہے اور جو ہونا لکھا ہوا اسے ہونے سے کون روک سکتا ہے؟ کیا قسمت واقعی اٹل ہے؟

یا پھر قسمت ایک درخت کی شاخ کی مانند ہوتی ہے۔ جس طرح ہر شاخ سے مختلف ٹہنیاں نکلتی ہیں کیا ویسے ہی زندگی کے ہر موڑ پر ہمارے سامنے مختلف راستے کھول دیے جاتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کا انجام دوسرے سے یکسر منفرد ہوتا ہے۔ تحریر کرنے والے نے گویا چناؤ کا اختیار ہمیں سونپ دیا ہے۔ پھر یہ ہم پر منحصر کرتا ہے کہ ہم اپنی ذہانت سے کس راستے کا انتخاب کر کے کون سی منزل پاتے ہیں۔

کیا ہمارے فیصلے صحیح یا غلط ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں یا وقت انہیں بے عیب یا ناقص ثابت

www.novelsclubb.com

کرتا ہے؟اگر قسمت ساتھ نہ دے تو کیا صحیح وقت پر لیا جانے والا ایک درست فیصلہ بھی ہماری رسوائی کا باعث بن سکتا ہے؟کیا قسمت بگڑ سکتی ہے؟اگر ایسا ممکن ہے تو کیا کوئی اپنی قسمت سنوار بھی سکتا ہے؟لوگ یہ کیوں کہتے ہیں کہ تمہارا یہ فیصلہ تمہاری قسمت کو بدل کر رکھ دے گا؟کیا ہم اپنی قسمت بدلنے پر قدرت رکھتے ہیں؟اگر ہاں،تو کس حد تک؟

وہ کون لوگ ہوتے ہیں جو قسمت سے نبرد آزما ہونے کے باوجود سرخرو ہو جاتے ہیں؟ جنہیں قسمت شکست دینے کے نزدیک تو آجاتی ہے مگر ان کی کہانی کے اختتام پر فاتح وہی ٹھہرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

شاید انسان قسمت اور اس کے لکھے کو کبھی سمجھ نہیں سکے گا۔بہر حال اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ انسان اپنی قسمت آزمانے سے باز رہے گا۔نہیں،ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اس کہانی کا وجود محو ہو جاتا۔

www.novelsclubb.com

وقت تھا نو بجے کے کچھ بعد کا۔ چونکہ یہ پہاڑی علاقہ تھا اس لیے سر شام ہی چاروں اور اندھیرا چھا گیا تھا۔ سورج غروب ہوتے ہی گویا تاریکی نے ہر شے کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ صبح سے فضا میں خنکی گھلی ہوئی تھی جو شام ہوتے ہوتے یخ بستہ ہواوں میں تبدیل ہو گئی۔ جب سورج سرمئی مائل بادلوں کے پیچھے روپوش ہوا تو محکمہ موسمیات نے گرد و پیش علاقاجات کے رہائشیوں کو بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنے سے گریز کی تاکید کی۔ آج کی شب نہایت پُر خطر بیتنے والی تھی۔ سات بجے سے ہلکی پھلکی برف گرنا شروع ہو گئی جس نے اگلے دو گھنٹوں میں شدت اختیار کر لی تھی۔ دربند کے پہاڑی علاقاجات اس وقت سیاحوں کے لیے مکمل طور پر ممنوع قرار دیے جا چکے تھے۔ اس سال برف باری کے تیس سالہ ریکارڈ ٹوٹنے کے امکانات بہت زیادہ تھے۔

مسلسل دو گھنٹے تیز برف باری کے بعد اب کہیں جا کر موسم کچھ بہتر ہوا تھا۔ البتہ بادل ابھی بھی کسی سائے کی مانند آسمان پر منڈلا رہے تھے۔ فضا میں ایک عجیب سی گھٹن تھی جیسے یہ

www.novelsclubb.com

پہاڑ اور جنگلات اپنی سانسیں روکے کسی انہونی کے منتظر ہوں۔

منظر تھا سنسان پہاڑی راستے کا جس پر اس وقت ہو کا عالم تھا۔ رات اپنی تمام تر سکوت خود میں سمیٹے دھیرے دھیرے سرکتی جا رہی تھی۔ تیز ہوا کے جھونکے کسی بلا کی مانند برف کے باریک ذرات کو اڑا کر یہاں سے وہاں لے جا رہے تھے۔ یہ راستہ دراصل جنگل کے قدرے گھنے حصے سے نکلتی ایک ڈھلوان تھی۔ درمیانی درجے کی برف باری ہونے کی وجہ سے اس وقت یہاں برف جما تھی۔ یہ علاقہ کشادہ تھا اس لیے جنگل کے اندرونی حصہ کی بہ نسبت یہاں پر برف زیادہ گری تھی۔ برف کی تہہ پر چلنا دشوار تھا اور ہر لمحے گہرائی میں چھپے چھوٹے بڑے پتھروں سے ٹھوکر لگنے کا دھڑکا الگ لگا تھا۔

پرندے شام ہونے سے قبل ہی اپنے آشیانوں کو کوچ کر گئے تھے۔ جنگلی جانور بھی اس جاڑے سے بچنے کی غرض سے کہیں چھپ گئے تھے۔ اس خون منجمد کر دینے والی ٹھنڈ کا سامنا

کوئی نہیں کرنا چاہتا تھا، سوائے اس کے۔

ایک لمبا سایہ ڈھلوان کی جانب دھیمی رفتار سے چلتا ہوا اپنا راستہ بنا رہا تھا۔اس کے پیر ٹخنوں سے کچھ نیچے تک برف میں دھنسے تھے۔ گھٹنوں تک آتے ربڑ کے سیاہ جوتے باآسانی نظر آرہے تھے۔وہ بڑی احتیاط سے پیر برف میں رکھتا آگے کو بڑھ رہا تھا۔ایک ہاتھ ہوا میں بلند تھا جس میں ایک فلیش لائٹ تھام رکھی تھی۔اس سے نکلنے والی روشنی کی لکیر سامنے راستے پر برف میں ایک سفید ہالہ سا بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

سائے کا جسم اندھیرے میں تھا۔اس نے موسم سے بچنے کی غرض سے گرم کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔اس کے دوسرے ہاتھ نے مضبوطی سے ایک ٹخنہ جکڑ رکھا تھا۔سائے کے عقب میں ہونے کی وجہ سے وہ وجود روشنی سے پرے تھا۔وہ پیٹھ کے بل لیٹا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ سر کی دونوں جانب موجود تھے۔ برف کی ایک موٹی تہہ اس پر ڈیرا جمائے ہوئے

تھی۔ یہ بتانا مشکل تھا کہ وہ مرد تھا یا عورت کیونکہ اس کا چہرہ بھی برف سے ڈھکا ہوا تھا۔ سرخ رنگ کی ایک معمولی سی لکیر اس کے جسم کے نچلے حصے سے بہتے ہوئے ایک قطار کی مانند برف میں اپنا ثبوت چھوڑ رہی تھی۔ گھسیٹے جانے کے نشانات کے ساتھ لال سیال ملتا ہوا سرخ و سفید رنگوں پر مشتمل ایک منظر پیش کر رہا تھا۔ ایک ایسا منظر جسے دیکھ کر کوئی ابہام باقی نہ رہتا کہ یہ رات آخر کتنی پُر خطر گزرنے والی تھی۔

جوں جوں سایا آگے بڑھتا وہ اپنے ساتھ اس وجود کو بھی گھسیٹتا جاتا۔ ان کی منزل اس تاریک رات میں نجانے کہاں تھی؟

www.novelsclubb.com

ایک بات تو اٹل تھی کہ آج اس بے جان وجود کی قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا اور جب قسمت کو گرہن لگ جائے تو زندگی ایک ایسی بساط بچھاتی ہے جس کی ہر بازی پر جان لڑانی پڑتی ہے۔ مگر بعض اوقات اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دینے کے باوجود بھی انسان قسمت کے محض

ایک ہی وار سے چاروں شانے چت ہو جاتا ہے۔

پٹرول پمپ سے نکلے اسے مشکل سے ایک گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ موسم کے تیور دیکھ کر اسے بے ساختہ طور پر پٹرول پمپ کے اسٹاف ممبر کی کہی بات یاد آگئی۔

www.novelsclubb.com

"میڈم آپ آج رات یہیں رک جائیں۔" اس نے دانتوں تلے گم چباتے ہوئے کہا تھا۔

"آگے موسم خراب ہونے کے امکانات ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو آپ آدھی رات کو شدید برف باری میں کسی حادثے کا شکار ہو جائیں۔"

لڑکے نے اس کے سراپے کا جائزہ لیتے ہوئے بات ختم کی تھی۔

اس کی بات سن کر ماریہ کے تیوری پر بل چڑھے تھے۔ بھلا وہ رات اس ہائی وے کے پٹرول پمپ میں کیونکر گزارتی؟ وہ بھی انجان مردوں کے درمیان؟ اس سے لاکھ درجہ بہتر تھا کہ وہ رات اپنی گاڑی میں بسر کرتی۔

اس لڑکے کی حرکات و سکنات بھلے ہی مشکوک طبعیت کی تھیں لیکن دیکھا جائے تو کچھ اتنا غلط بھی نہیں کہا تھا اس نے۔

www.novelsclubb.com

آدھے گھنٹے میں ہی ہلکی برف باری شروع ہو گئی تھی۔ رات کی تاریکی میں ہائی وے کی ایک جانب کبھی نہ ختم ہونے والے پہاڑی سلسلے کا آغاز ہو گیا تھا جبکہ دوسری جانب آہنی آڑ کے اس پار گہری کھائی تھی۔

اگر حالات مختلف ہوتے اور یہ منظر دن کی روشنی میں دیکھنے کو ملتا تو شاید ماریہ گاڑی کو سڑک کنارے لگا کر کچھ تصاویر ضرور اتارتی کیونکہ دربند ہائی وے اپنے قدرتی نظاروں اور دلکش پہاڑیوں کے لیے مشہور تھا۔ یہاں ستمبر سے فروری تک کڑاکے کی ٹھنڈ پڑتی۔ دن ہو یا رات موسم سرد ہی رہتا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف دن کی روشنی میں یوں چمکتی جیسے چاندنی۔ ہانجوڑ کے پہاڑوں کی گہرائیوں سے نکلتا ایک دریا دربند کی پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتا جو دسمبر کے اواخر میں برف کی ایک تہہ کی مانند جم جاتا۔ اسے سیاحوں کے لیے آئس اسکیٹنگ ارینا کے طور پر استعمال کیا جاتا۔ پچھلے سال صوبائی حکومت نے وہاں کھیل کے مقابلوں کا انعقاد بھی کیا تھا جس میں پاکستان کی پہلی خاتون آئس اسکیٹر نے اوّل پوزیشن حاصل کر کے خوب داد سمیٹی تھی۔

ملکی و غیر ملکی سیاح دربند میں بنے کاٹیجز میں قیام کرتے اور یہاں کی سوغات سے خوب

www.novelsclubb.com

لطف اندوز ہوتے۔حال ہی میں حکومت نے ہانجوڑ سے دربند کے مقام تک چھوٹے بڑے راستے تعمیر کیے تھے جن سے صرف مقامی ہی نہیں بلکہ سیاحتی غرض سے آنے والوں کو بھی بڑی سہولت میسر آئی تھی۔

اس وقت آسمان سمیت پہاڑوں نے بھی تاریکی کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا اور رہی سہی کسر وقفے وقفے سے ہونے والی برف باری نے پوری کر دی تھی۔ہائی وے کے دونوں اطراف ہلکی برف گر رہی تھی۔سڑک زرا گیلی تھی مگر اتنی نہیں کہ گاڑی چلانے میں دقّت ہو۔سیاہ چمکیلی سڑک پر ایک سرخ Toyota Swift آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ہائی وے معمول کے برعکس سنسان تھا۔ہلکی برف باری میں انجن کا شور کہیں دب گیا تھا۔

ونڈ شیلڈ پر برف کے ننھے ننھے گالوں کی مانند ذرات جمنے ہی لگتے کہ ونڈ شیلڈ وائپر کا ایک ہی وار انہیں ہٹنے پر مجبور کر دیتا۔گاڑی کے اندر کا درجہ حرارت ہیٹر کی بدولت گرم تھا۔ماحول

میں لاتے کی مہک اور کیریمل پاپ کارن کی ملی جلی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔وہ اس وقت ہانجوڑ سے تین گھنٹے کی مسافت کی دوری پر تھی۔یہاں سے آگے دربند کا علاقہ تھا اور اس سے بھی آگے واقع تھی اس کی منزل۔

ماریہ نے گاڑی کی رفتار درمیانی رکھی تھی۔اس نے آج سے پہلے کبھی برفانی حالات میں گاڑی نہیں چلائی تھی مگر اب صورتحال ہی ایسی بن گئی تھی کہ اسے نہ چاہتے ہوئے بھی رات کے اس پہر تن تنہا گاڑی لے کر نکلنا پڑا۔

www.novelsclubb.com

فون ہولڈر میں لگا فون وائی بریٹ کرنے لگا۔لاک اسکرین روشن ہونے پر نارنجی سورج سمندر کی سیاہی مائل سطح پر ڈوبتا ہوا دیکھائی دیا۔اسے دو میسیجز موصول ہوئے تھے۔ماریہ نے ایک ہاتھ اسٹیرنگ وہیل پر برقرار رکھتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے لاک اسکرین پر آئے نوٹیفیکیشن پر پریس کیا۔اگلے ہی لمحے ان بکس کھل چکا تھا۔پیغامات ارسال کرنے والے کا نام

دانیہ تھا۔

"ماریہ تم نے مجھے بتایا نہیں۔"

"تم نکل گئی ہو نا؟"

میسجز کے ساتھ ہی ٹائم اسٹیمپ پر 11:14 لکھا نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ تازہ ترین میسیجز تھے جبکہ اس سے اوپر دانیہ اور ماریہ کے مابین پچھلے 6 گھنٹوں کے درمیان ہونے والی متعدد کالز کے ٹائم اسٹیمپ دیکھے جا سکتے تھے۔ اگر اس سے بھی اوپر اسکرول کریں تو لمبے چوڑے وائس میسیجز بھی موجود تھے۔

ماریہ نے جانچتی نظروں سے ونڈ شیلڈ کے پار سیاہ سڑک کو دیکھا۔راستہ صاف تھا۔کچھ دیر ڈرائیو کرنے کے بعد آگے ایک چڑھائی آنی تھی۔اس نے دوبارہ نظریں فون کی اسکرین پر مرکوز کیں۔پھر انگلی سے ٹچ کرنے پر کی پیڈ آن کیا اور انگریزی میں "ایس۔آئی ایم ڈرائیونگ" لکھ کر سینڈ کر دیا۔

تبھی اس نے بیٹری کی پرسنٹیج دیکھی۔صرف 7% چارجنگ باقی بچی تھی۔دانیہ کے ساتھ مسلسل کالز اور حالیہ رونما ہونے والے واقعات میں وہ اس قدر مشغول ہو گئی تھی کہ موبائل چارج کرنے پر اس کا دھیان ہی نہیں گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے پسنجر سیٹ پر رکھے ایک سیاہ بیگ کی جانب ہاتھ بڑھایا۔بیگ زیادہ بڑا نہ تھا۔اس میں اس وقت محض ضرورت کا چھوٹا موٹا سامان رکھا تھا۔اسے بیگ سے کیبل وائر نکال کر موبائل چارجنگ پر لگا دینا چاہیے کیونکہ ابھی بھی شہر کی حدود میں داخل ہونے میں اسے ڈھائی

سے تین گھنٹے لگ سکتے تھے۔بشرطیکہ موسم سازگار رہتا تو۔

اس کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہا۔اس کے فون پر دوبارہ نوٹیفیکیشنز موصول ہوئے۔اس بار میسیج بھیجنے والے کا نام علیان تھا۔پھر یکے بعد دیگر مسلسل نوٹیفکیشنز آتے رہے۔

ماریہ نے سختی سے لب بھینچے۔اسٹیرنگ وہیل پر اس کے ہاتھ کی گرفت مضبوط ہوئی۔ پیغام ارسال کرنے والے کا نام پڑھتے ہی اس کی ابرو کے درمیان ایک شکن نمودار ہوئی لیکن اس نے موصوف کے میسجز کو کھول کر دیکھنا گوارا نہ کیا۔اس نے بائیں ہاتھ سے سیاہ بیگ کی زپ کھول کر کیبل وائر نکالا اور موبائل چارجنگ پر لگا دیا۔

سامنے ایک موڑ آتا دیکھ اس نے گاڑی کی رفتار کم کی پھر گاڑی کو دائیں جانب موڑ دیا۔ یہاں سے آگے چڑھائی تھی۔ابھی دس منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ ونڈ شیلڈ پر برف کی

باریک سی تہہ جمنا شروع ہو گئی جسے وائپر نے فوراً صاف کر دیا۔ گاڑی کے دروازوں پر موجود شیشوں پر بھی برف گرنے لگی تھی۔ بلاشبہ برف باری زور پکڑ رہی تھی۔ ہیڈ لائٹس کی روشنی میں سامنے سڑک پر برف کسی سفید پاوڈر جیسی نظر آ رہی تھی۔ ماریہ نے گاڑی کی رفتار احتیاطاً معمول سے بھی کم کر دی۔ پھسلن کی وجہ سے وہ کسی حادثے کا شکار نہیں ہونا چاہتی تھی۔

گاڑی بغیر کسی رکاوٹ آگے بڑھتی گئی۔ اب سڑک کی دونوں اطراف پہاڑیاں شروع ہو چکی تھیں۔ دربند کا پہاڑی علاقہ ہانجوڑ کے پہاڑی سلسلے سے ملتا تھا۔ مگر دونوں علاقوں کے موسم میں گویا زمین آسمان کا فرق تھا۔ چند لمحیں بعد ہی گاڑی کے انجن سے پیدا ہونے والی آواز نے عندیا دے دیا تھا کہ چڑھائی شروع ہو گئی تھی۔ چڑھائی عبور کرنا قدرے آسان ثابت ہوا جس پر ماریہ کافی حیران ہوئی۔

اسے لگا تھا آج اس کی گاڑی یا قسمت میں سے کوئی ایک تو ضرور اسے دھوکہ دیں گے۔

کیونکہ جب دن کی شروعات ہی بری خبر سے ہوئی ہو تو آگے سب کچھ اچھا ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ایسا ماریہ کو لگتا تھا۔کہتے ہیں کہ اوپر والے سے جیسا گمان کرو وہ بھی ویسا ہی عطا کرتا ہے شاید اسی لیے چڑھائی سے اترتے ہی برف باری نے شدت انگیز صورت اختیار کر لی۔ اب ماریہ کو سڑک دیکھنے میں کسی حد تک مشکل کا سامنا در پیش تھا۔

سڑک بالکل خالی تھی۔بائیں جانب سے کوئی گاڑی گزرے کافی وقت بیت چکا تھا۔کل رات دیر تک جاگتے رہنے کی وجہ سے اس وقت ماریہ کی آنکھیں تکان زدہ تھیں۔وہ خود کو زبردستی جگائے رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔اس کی دائیں آنکھ میں سرخ لکیریں سی بن گئی تھیں۔ابھی وہ اپنے گھر پر گرم بستر میں خود پر کمبل تان کر سو رہی ہوتی لیکن وہ گھر پر نہیں تھی اور گاڑی چلاتے ہوئے اسے نیند کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہیے۔خود کو سونے سے باز رکھنے کے منصوبے کے تحت وہ تین کپ کافی اپنے سسٹم میں انڈیل چکی تھی۔اب ہر ایک گھنٹے بعد اسے گاڑی کسی نہ کسی ڈھابے یا اسٹور پر باتھ روم بریک کے لیے روکنی پڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک ہاتھ آگے کر کے گاڑی میں موجود ریڈیو آن کیا۔ریڈیو اسی چینل سے شروع ہو گیا جہاں پر اس نے پٹرول پمپ پر گاڑی روکتے وقت اس کا تسلسل توڑا تھا۔

نیوز اینکر کی مخصوص آواز گاڑی میں گونجنے لگی۔

"—لینڈ سلائڈنگ کے خطرے کے پیش نظر عوام الناس کو گھروں میں رہنے کی تاکید کی ہے۔"

www.novelsclubb.com

گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی روشنی قدرے مدھم ہو گئی تھی۔ماریہ نے ریئر ویو مرر پر ایک سرسری نظر ڈالی۔برف کی ایک موٹی چادر اسے مکمل طور پر ڈھانپ چکی تھی۔

"کچھ دیر قبل دربند ہائی وے کے داخلی راستے پر ٹریفک جام ہو گیا ہے۔"

ماریہ نے گاڑی سڑک کے ایک کنارے روک دی۔ سیٹ بیلٹ ہٹا کر اس نے اپنے سیاہ بیگ سے ایک بھاری تولیہ نکالا۔

"وہاں موجود افراد کا کہنا ہے کہ ایک برفانی تودا گرنے کی وجہ سے راستہ مکمل طور پر بند ہو گیا ہے۔ پولیس اور ریسکیو ٹیمیں موقعہ پر پہنچ گئیں ہیں اور ——"

اپنی نیلی جیکٹ کی ہڈ سر پر ڈالتی وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ باہر قدم رکھتے ہی ہوا کے ٹھنڈے جھونکے نے اس کا استقبال کیا۔ ایک سانس اندر لینے پر ٹھنڈ اس کے پھیپھڑوں تک سرایت کر گئی۔ اس نے گاڑی کے بونٹ کی جانب قدم بڑھا دیے۔ چلتے ہوئے برف اس کے جوتوں کے نیچے ایک آواز پیدا کر رہی تھی۔ تیز ہوا اس کے کانوں کے پردوں کو متاثر کرنے لگی تو اس نے ہڈ کی دونوں جانب لٹکتی ڈوریاں کھینچی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی کے اندر چلتے ریڈیو کی آواز دروازہ بند کرتے ساتھ ہی بند ہو گئی تھی اور اگر آس پاس کوئی آوازیں تھیں بھی تو انہیں برف باری کے شور نے خاموش کروا دیا تھا۔

بونٹ پر بھی برف اکھٹا ہو گئی تھی۔ جبکہ ہیڈ لائٹس آدھے سے زیادہ ڈھک چکی تھیں۔ برف کے نرم گالے ماریہ کے ماتھے سے جھولتی ایک گھنگریالی لٹ پر موتی کی مانند چمکنے لگے۔اس نے تولیے سے ہیڈ لائٹس سے برف صاف کی پھر گاڑی کی پچھلی جانب گئی جہاں ٹیل لائٹس کا بھی کچھ ویسا ہی حال تھا۔اس کام سے فارغ ہوتے ہوتے ماریہ کی جیکٹ اور پینٹ پر جگہ جگہ برف جم چکی تھی جبکہ سردی کی شدت سے اس کے دانت بجنا شروع ہو گئے تھے۔اسے سرد موسم کی عادت نہیں تھی وہ فوراً واپس گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ہانجوڑ میں مون سون کے سیزن کے دوران روزمرہ کے معاملات سرانجام دینا اس کے

www.novelsclubb.com

لیے کس قدر جان جوکھم کا کام تھا۔اگر اسے دربند کے جاڑے میں زندگی بسر کرنی پڑتی تو شاید وہ کسی پہاڑ سے چھلانگ لگانا زیادہ بہتر تصور کرتی۔

گاڑی کے اندر ہیٹر کی تپش نے اس کی کپکپی کو ذرا کم کیا تو اس نے ہاتھ میں پکڑا گیلا تولیہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا۔

"——خاتون دربند ہائی وے کی ٹریل 5 پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیمپنگ پر گئی تھیں۔" ریڈیو اپنی مخصوص آواز میں چل رہا تھا۔

"تقریباً ایک گھنٹہ قبل ان کے گمشدہ ہونے کی اطلاع مقامی پولیس کو فراہم کی گئی ہے۔ چونکہ کچھ دیر پہلے رونما ہونے والے حادثے کے پیش نظر دربند ہائی وے کے داخلی راستے کو بند کر دیا گیا ہے اس لیے ریسکیو ٹیم اور پولیس کے عملے کو خاتون کی تلاش میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑ رہا

www.novelsclubb.com

ہے۔"

"خاتون کا نام——"

ماریہ نے ریڈیو بند کر دیا۔

"اتنی سردی میں کون کیمپنگ پر جاتا ہے؟"

زیر لب بڑبڑاتے ہوئے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔انجن ایک جھٹکا کھا کر بند ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ خدا کے لیے۔اس وقت نہیں۔"

ماریہ نے صدا دی۔

اگنیشن میں چابی دوبارہ گھمائی۔ تھوڑی دیر آوازیں پیدا کرنے کے بعد انجن میں دوبارہ

سے جان آ گئی۔

ماریہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کرتے ہوئے بیک ویو مرر سیٹ کیا۔اس کے بائیں ہاتھ میں دو انگوٹھیاں چمک رہی تھیں۔سفر کا دوبارہ سے آغاز ہوا۔اس بار اس نے گاڑی کی رفتار بالکل دھیمی کر دی تھی۔

www.novelsclubb.com

برف کی سفید تہہ نے جنگل کے درختوں اور پودوں پر غالبا حاصل کر لیا تھا۔ہلکی ہلکی برف باری کی وجہ سے ماحول میں بازگشت کرتیں آوازیں کہیں معدوم ہو گئی تھیں۔رات کی تاریکی میں اس وقت وہ تن تنہا بھاگتے ہوئے اپنا راستہ ڈھونڈ رہی تھی۔اندھیرا اس قدر تھا کہ

اسے دیکھائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ پیر کہاں رکھ رہی ہے۔ کبھی کوئی پتھر اس کے پیر سے ٹکراتا تو کبھی کسی درخت کی لمبی جڑیں اس کا توازن بگاڑتی۔

اس کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔اتنی ٹھنڈ میں بھی اس نے محض ایک ٹی شرٹ اور پینٹ کے اوپر چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔اس کے بازوں کے گرد جیکٹ ادھڑ گئی تھی۔ چہرے اور لباس پر خون کے دھبے بھی موجود تھے۔اوپر سے گرتی ہوئی برف ہوا کے جھونکوں سے اس کے بکھرے بالوں پر مزین ہوتی جا رہی تھی۔ بالوں کے کونے آپس میں گڈمڈ ہو گئے تھے۔اس وقت بال اس کی کمر پر بکھرے تھے جس سے نکلنے والی لٹیں ہوا کے زور سے دائیں باہیں لہراتی جا رہی تھیں۔ کبھی لٹیں اس کے ماتھے پر پھسل جاتیں جس سے اسے راستہ دیکھنے میں مزید پریشانی کا سامنا ہوتا۔وہ فورا ہتھیلی کی مدد سے بال پیچھے کرتی۔

غنیمت تھا کہ برف باری نے شدت اختیار نہیں کی تھی ورنہ اس کے نارمل جوتوں میں

www.novelsclubb.com

اس جنگل کے گھنے حصے میں دوڑنا تو درکنار اس کے لیے چلنا بھی محال ہوتا۔ بھاگتے ہوئے درختوں کی شاخیں اور پتے اس کے چہرے سے ٹکراتے جس کے نتیجے میں ان پر جمی برف باریک ذرات میں تبدیل ہو کر اس کے گرد بکھر جاتی۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ریڈیو مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔ اندھا دھند بھاگتے ہوئے وہ وقفے وقفے سے پیچھے مڑ کر بھی دیکھ لیتی۔ غالباً اسے اپنے تعاقب کار کا خوف تھا یا پھر کسی جنگلی جانور کے حملے کا۔

پیچھے ہر طرف گویا سیاہی بکھر گئی تھی ایسے میں کچھ بھی دیکھنا لگ بھگ ناممکن تھا۔ لیکن کیا وہ اپنے تعاقب کار سے بھاگنے میں کامیاب ہو پائے گی؟ تب جب کہ وہ اس جنگل اور یہاں کی پہاڑیوں کے ایک ایک کونے سے واقف تھا اور وہ؟ وہ تو جانتی بھی نہیں تھی کہ اس وقت وہ کس علاقے میں موجود تھی۔ اگر وہ اس سے بچ کر بھاگنے میں کامیاب ہو بھی گئی تو وہ اس تاریک رات میں کہاں جائے گی؟ کس سے مدد طلب کرے گی؟

www.novelsclubb.com

یہ کھیل تھا ذہانت، طاقت اور قسمت کا۔ان تینوں میں سے آج کون اس کا ساتھ دینے والی تھی اور کون دغا؟اس بات کا نہ اسے اندازہ تھا اور نہ اس کے تعاقب کار کو۔بہر حال یہ سیاہ رات اور سرد ہوائیں اتنا ضرور جانتی تھیں کہ آج رات ایک گھناؤنا کھیل کھیلا جانا تھا۔جس کی ابتدا۔۔بد قسمتی سے پہلے ہی کر دی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

قسمت جب ساتھ نہ دے تو انسان کو ان حالات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے جن کے بارے میں اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا۔

وہ مشکل سے کچھ ہی دور آئی تھی کہ انجن سے عجیب قسم کی آوازیں آنے لگیں۔سڑک

مکمل طور پر برف سے ڈھک چکی تھی۔دائیں اور بائیں جانب پہاڑوں کے علاوہ کچھ دیکھائی نہ دیتا تھا۔ماریہ جیسے تیسے کر کے اس پہاڑی علاقے سے نکل جانا چاہتی تھی ہو سکتا ہے یہاں سے آگے اسے کوئی ڈھابہ یا پٹرول پمپ مل جائے۔

اسے پچھتاوا ابھی ہو رہا تھا کہ وہ اس پٹرول پمپ پر کیوں نہیں رکی۔ایک رات میں کیا بگڑ جاتا؟

شاید سب کچھ۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔سب کچھ۔آج رات اس کا سب کچھ ہی تو داو پر لگا تھا۔

اس نے خود کو یاد دلایا کہ وہ یہ سفر کس کی خاطر طے کر رہی تھی۔اس سفر کی اس وقت کیا

اہمیت تھی۔

دانیہ کو اس کی اشد ضرورت تھی اور ماریہ کو وہاں پہنچنا تھا۔اوّل تو اسے وہیں اس کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔یہ اس کے غلط فیصلوں کا نتیجہ تھا۔

اگر وہ پچھلے دو سال اپنی جاب اور زاتی زندگی میں اتنی مصروف نہ ہوتی،اگر وہ اپنے مشاغل کے بجائے اپنی زندگی کے ان لوگوں کو وقت دیتی جو کہ اس کے قریبی تھے تو شاید اسے آج پچھتاوا محسوس نہ ہوتا۔وہ احساس جرم میں گرفتار تھی۔وہ اس سب کا ازالہ کرنا چاہتی تھی اور شاید اس بار قسمت اسے ایک موقع دے دیگی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے انہی خیالات میں گم تھی جب گاڑی نے ایک جھٹکا کھایا پھر انجن یکدم بند ہو گیا اور گاڑی پھسلتے ہوئے سڑک پر رینگنے لگی۔ماریہ نے ہڑبڑاہٹ میں بریک دبایا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ جب سڑک پر برف زیادہ اکٹھا ہو جائے تو فورا بریک نہیں لگانا چاہیے۔فریکشن کی کمی

کے باعث گاڑی کے ٹائر برف پر اسکڈ کرنے لگے۔ماریہ خوش قسمت تھی کہ گاڑی کچھ دور جانے پر خود ہی رک گئی ورنہ وہ چکر کھا کر دائیں جانب موجود لوہے کی گرل سے بھی ٹکرا سکتی تھی۔

گاڑی کے ٹائر رکتے ہی ہیڈ لائٹس اور گاڑی کے اندر موجود لائٹس بند ہو گئیں۔ماریہ کے چاروں اطراف گھپ اندھیرا چھا گیا۔اس نے اگنیشن میں چابی گھمائی۔انجن بدستور خاموش رہا۔اس نے دوبارہ ایسا کیا لیکن گاڑی کسی بے جان جسم کی مانند ٹھنڈی پڑ چکی تھی۔گاڑی کا ہیٹر بھی بند ہو گیا تھا۔خوف کی ایک لہر ماریہ کے جسم میں سرایت کر گئی۔ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

اس نے ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے اپنا فون تلاش کیا اور اس کی ٹارچ آن کی۔چابی ایک بار دوبارہ گھمائی۔ہو سکتا ہے کوئی تکنیکی فالٹ ہو جو معجزاتی طور پر گاڑی بند کر کے اسٹارٹ کرنے پر ٹھیک ہو جائے؟کچھ بھی ٹھیک کرنے کا یہ پہلا قومی طریقہ تھا۔

کوئی فائدہ نہیں۔انجن نے ہاتھ کھڑے کر دیے۔

"کیا موت پڑ گئی ہے اسے۔"

اس نے دائیں ہاتھ کی کلائی زور سے اسٹیرنگ وہیل پر ماری۔کچھ بھی ٹھیک کرنے کا دوسرا قومی طریقہ۔دو ہاتھ لگانے پر ناکارہ چیزیں خود ہی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

خیر،آج رات ایسا نہیں ہوا۔

www.novelsclubb.com

ایک سانس خارج کر کے وہ سیٹ بیلٹ ہٹا کر گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی۔دروازہ اپنی جگہ جما ہوا تھا۔ماریہ کی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگیں۔رات کو اندھیرے میں بیچ سڑک پر گاڑی خراب ہونے کا ڈر ایک طرف مگر شدید برف باری میں گاڑی میں قید ہو کر سردی کی شدت

سے مرنے کا سوچ کر ہی اس کی روح تک نے جھرجھری لی۔مری حادثے کو گزرے دن ہی کتنے ہوئے تھے؟کیا اب وہ خبروں کی زینت بننے والی تھی؟صبح کے اخباروں کی شہ سرخیوں میں اس کا نام ہو گا اور ساتھ ہی اس کی کھٹارہ اور دغا باز گاڑی کی تصویر بھی شائع ہو گی۔

متزلزل ہاتھوں سے اس نے گاڑی کا ہینڈل اپنی جانب کھینچا پھر دروازے کو باہر کی طرف دکھادیا۔دروازے کا شیشہ یخ تھا گویا کوئی برف کی سل ہو۔اس بار اس نے کندھے سے دروازے کو دھکا دیا۔درد کی ایک لہر کندھے سے ہوتے ہوئے بازو تک پہنچی۔ہونٹ بھینچ کر اس نے مزید قوت سے دھکا مارا۔دروازہ مانوں فولاد بن گیا تھا وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔

ساری مصیبتیں آج رات ہی نازل ہونی تھیں۔اس نے تنک کر سوچا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ ساکت بیٹھی خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ایک لمبی سانس اندر لی۔

ماریہ۔فوکس۔تمہارے اینگر ایشوز اس وقت تمہیں لے ڈوبیں گے۔

سانس باہر نکالی۔

کھڑکی کا شیشہ نیچے کیا۔شیشے پر جمی برف کی وجہ سے وہ چار انچ ہی نیچے آیا پھر اٹک گیا۔اب تو اینگر ایشوز کے ساتھ بڑھتے بلڈ پریشر میں بھی ابال آیا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے دایاں ہاتھ کھڑکی سے باہر نکالنے کی خاطر شیشے کی جانب بڑھایا لیکن اس نے جیومیٹری کی کلاسسز بنک نہیں کی تھیں سو وہ فوراسے بھی پہلے سمجھ گئی کہ اس کے بازو کا اینگل نوے ڈگری پر تو جائے گا مگر اس سے نیچے نہیں کیونکہ اس نے اس وقت ایک موٹی پیراشوٹ کی

جیکٹ جو پہن رکھی تھی۔

جیکٹ کی بائیں آستین سے ہاتھ باہر نکالا پھر کھڑکی کی جانب گھوم کر بازو چار انچ کے گیپ سے گزارا۔ ٹھنڈے شیشے پر گال چپک کر رہ گیا مگر اس نے ہمت نہیں ہاری اور بلآخر برف کی تہہ میں چھپا ہینڈل تلاش کر لیا۔

اگلے ہی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ شیشے پر جمی برف کا کچھ ٹکڑا سڑک پر گرا۔ باہر کی ٹھنڈک فوراً گاڑی کے اندر داخل ہونے لگی۔ اس نے جیکٹ برابر کی پھر اتر کر موبائل کی ٹارچ کی روشنی میں گاڑی کا بونٹ کھولا۔ برف پیچھے کی جانب پھسلتے ہوئے ونڈ شیلڈ پر گر گئی۔

درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کب کا گر چکا تھا۔ فون میں اس وقت ٹیمپریچر منفی دس دکھ رہا تھا اور دفعتاً ماریہ نے فون کی بیٹری دیکھی۔ فون صرف پندرہ فیصد ہی چارج ہو سکا تھا۔ اس نے

منہ بسورتے ہوئے گاڑی کے اندر جھانکا۔انجن چیک کیا، پھر پلگز۔سب کچھ تو ٹھیک نظر آرہا تھا۔اس نے بیٹری پر روشنی ڈالی اور اس سرد موسم میں بھی اس کا پارہ ہائی ہو گیا۔

بیٹری کے نیگیٹو ٹرمینل پر زنگ کی ایک موٹی تہہ بن چکی تھی۔تیزاب نے ٹرمینل کا اچھا خاصا حصہ متاثر کیا تھا۔زنگ کی ہلکی سی پاپڑی پوسیٹو ٹرمینل پر بھی دیکھی جاسکتی تھی۔

دل ہی دل میں علیان کو گالیوں سے نوازتے ہوئے اس نے اپنے فون کا ان بکس کھولا۔ علیان کے حال ہی میں موصول ہونے والے میسیجز اسکرین پر روشن ہوئے۔

"ماریہ مجھے معاف کر دو۔"

"مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔تم میرا فون نہیں اٹھا رہی تو ٹھیک ہے لیکن میرے میسیجز کا

www.novelsclubb.com

ریپلائی تو کرو۔"ساتھ میں رونے والے دو ایموجیز بھی تھے۔

"میں تمہیں سب سچ بتانا چاہتا تھا۔"دل ٹوٹنے والا ایک ایموجی۔

ماریہ کا دل کر رہا تھا کہ وہ موٹی تازی گالیوں پر مبنی ایک لمبا چوڑا پیراگراف لکھ کر اسے سینڈ کرے بہر حال اپنے فون کی بیٹری کا سوچتے ہوئے اس نے ارادہ ملتوی کر دیا۔اس کا فون سات سال پرانا ہو گیا تھا۔کتنا پرانا؟اتنا کہ اب وہ چارج بھی ایک مخصوص اینگل پر ہوتا تھا۔اور تو اور گھنٹوں چارجنگ پر لگے رہنے کے باوجود اس کی چارجنگ کراچی اسٹاک ایکسچینج کی اسپیڈ سے بھی تیزی سے گرتی تھی۔

علیان ہر تین مہینے بعد گاڑی کی سروس کے نام پر ایک موٹی رقم ماریہ سے اینٹھتا آیا تھا اور ماریہ بھی بنا کچھ سوچے سمجھے اس پر اندھا اعتماد کر بیٹھی تھی۔جس پر اندھا اعتماد کرو وہی بعد میں

آنکھیں کھولتے ہیں۔البتہ آنکھیں کھلتے کھلتے انسان کا اچھا خاصا نقصان ہو جاتا ہے۔مثال آپ کے سامنے موجود ہے۔

"علیان۔۔تم سے تو میں بعد میں نمٹ لوں گی۔"

دائیں ہاتھ کی خالی انگلی کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے کہا۔حساب چکتا کرنا اسے بھی اچھے سے آتا تھا۔

ہوا کے ایک زوردار جھونکے سے اس کا ہڈاڑ کر پیچھے ڈھلک گیا۔اس کے سنہری گھنگریالے بال بے لگام گھوڑے کی مانند یہاں وہاں اڑنے لگے۔ماریہ نے فوراً ہڈ دوبارہ سے سر پر لیا پھر دونوں بازوں کو اپنے گرد لپیٹتے ہوئے خود کو حرارت دینے کی ایک ناکام کوشش کی۔ برف باری نے زور پکڑ لیا تھا۔ہر گزرتے لمحے سڑک پر گرتی برف میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ماریہ کے جوتوں کے نشانات تیزی سے اوپر سے گرتی برف میں چھپتے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کی پلکوں پر بھی برف جمنے لگی تھی۔ہوا کے تیز جھونکے ہاتھوں کی جلد پر سوئیوں کی مانند چبھنے لگے تھے۔اس کی ناک برف سے بھی زیادہ ٹھنڈی ہو گئی تھی۔

ماریہ نے گاڑی کا بونٹ بند کرنے کے بعد ہاتھ سے ماتھے کے اوپر ایک چھجا سا بنا کر اس سنسان ہائی وے پر دور تک ایک گہری نظر دوڑائی۔ برف باری میں اسے کچھ زیادہ واضح نظر نہ آیا مگر یہاں سے فلحال کوئی گاڑی نہ تو گزری تھی اور نہ ہی اس جانب آئی تھی۔لوگوں نے ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے محکمہ موسمیات کی وارننگ کو سنجیدگی سے لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے منہ سے ایک سانس خارج کی جو دھویں کی شکل میں نمودار ہوئی۔پھر وہ ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے سوچنے لگی۔اس کے پاس ٹرمینلز کو صاف کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔اگر وہ انہیں کسی طریقے سے صاف کر بھی لیتی تو بھی بیٹری کے اسٹارٹ ہونے

کے امکانات بہت کم تھے۔اس نے فون کی ڈائل اسکرین کھولی پھر ایمرجنسی سروسز کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔ برف کے ذرات اسکرین پر گرنے لگے۔اسکرین کو ہتھیلی سے صاف کر کے فون کان سے لگالیا لیکن قبل اس سے کہ بیل جاتی، کال کٹ گئی۔اس نے اسکرین کی طرف دیکھا تو وہاں نو سگنل نظر آیا۔

غصے سے ایک لات گاڑی کے ٹائر پر رسید کی۔ لیکن تکلیف خود کو ہی ہونے پر ایک چیخ حلق سے بلند ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آج رات ہی یہ سب ہونا تھا؟"

پلکوں سے برف ہٹاتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔ ساری غلط چیزیں ایک ساتھ ہونا کیسے ممکن ہے؟ پھر خود کو یاددہانی کروائی کہ وہ کوئی وزیراعظم نہیں تھی کہ دشمن ملک اس کے خلاف سازش کرتا۔

ماریہ نے کچھ سوچتے ہوئے فون کا ان بکس کھول کر دانیہ کی چیٹ لگائی۔ پھر فون دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ٹائپنگ کرنے لگی۔

"میں دربند ہائی وے پر ہوں۔ ابھی رات کے 11:30 بج رہے ہیں۔ میری گاڑی دربند ہائی وے پر خراب ہو گئی ہے۔ بیٹری کا کوئی ایشو ہے۔ میں نے ایمرجنسی سروسز کو کال کرنے کی کوشش کی تھی مگر یہاں سگنل نہیں آ رہے۔ میں نہیں جانتی تمہیں یہ میسج کب تک سینڈ ہو گا لیکن فکر مت کرو میں بہت جلد تم تک پہنچ جاوں گی۔ فلحال میں یہیں کہیں آس پاس پناہ لینے کی کوشش کروں گی۔ سگنل آتے ہی تم سے بات ہو گی۔"

سیڈ کا بٹن پریس کرنے کے لیے انگلی آگے کی پھر ہونٹ چباتے ہوئے کچھ سوچ کر دوبارہ ٹائپنگ کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اپنا خیال رکھنا دانیہ۔ پلیز ہمت مت ہارنا۔ میں بہت جلد تم تک پہنچ جاوں گی۔ پلیز صرف تب تک اپنا دھیان رکھنا۔"

سینڈ کا بٹن دباتے ہوئے اس کا دل ایک انجانے انداز میں دھڑکا تھا۔ کہیں یہ اس کی دانیہ سے آخری گفتگو تو نہیں؟

سر جھٹک کر اس نے ادھر ادھر دیکھا یہاں کوئی چھپر نہیں تھا۔ نہ کوئی ذی روح جو اس کی مدد کر سکے۔ اسے پہاڑی کی ایک جانب ایک راستہ سا جاتا ہوا دیکھائی دیا۔ ہو سکتا ہے یہاں کوئی رہتا ہو یا سیاحوں کے لیے کوئی کاٹیج ہو؟ اس خیال کے آتے ہی ماریہ نے تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ اپنا سیاہ بیگ کندھے پر ٹانگ کر اس نے گاڑی کا دروازہ بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

ہڈ کے اوپر سے برف جھاڑتے ہوئے ماریہ نے اس راستے کی جانب قدم بڑھا دیے۔اب آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔کم از کم وہ گاڑی میں hypothermia کا شکار ہو کر نہیں مرنا چاہتی تھی۔

ماریہ اس بات سے بے خبر تھی کہ آج قسمت اسے hypothermia جیسی آرام دہ موت دینے کا ارادہ قطعا نہیں رکھتی تھی۔کون کہتا ہے آج رات دربند میں برف باری کا پچھلے تیس سالہ ریکارڈ ٹوٹے گا؟ بلکہ آج رات تو ظلم و جبر کے پہاڑ ٹوٹنے والے تھے۔آج کی رات ماریہ کا انسانیت سے اعتبار اٹھنے والا تھا۔یہ سرد اور تاریک رات استہزایہ مسکراہٹ لیے ماریہ کو دربند کی پہاڑی کے ایک راستے پر جاتا دیکھتی رہی۔جو اپنی کہانی کے انجام سے صریحاً نابلد تھی۔

کتنا طاقتور ترین ہوتا ہے۔۔ہر حقیقت جان لینے کا احساس۔کتنا جان لیوا ہوتا ہے۔۔کسی کی زندگی کا رخ بدل دینے کا اختیار۔۔سب کچھ برباد کر دینا کا اختیار۔۔۔

بھاگتے بھاگتے اس کا سانس پھولنے لگا تھا۔اس کا دل اس تیزی سے دھڑک رہا تھا گویا ابھی ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا۔ مختلف درختوں کی خاردار شاخیں اس کے بازوں اور چہرے سے ٹکرا رہیں تھیں اور برف میں دھنستے پیر اس کی رفتار کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ برف اب اس کے ٹخنوں سے کچھ اوپر تھی۔ برف باری کچھ دیر قبل ہی بند ہو گئی تھی مگر ماحول کی سردی ہڈیوں تک میں پیوست ہو رہی تھی۔

گھنے جنگل سے باہر نکلتے ہی اسے کھلا آسمان دیکھائی دیا۔ یہ کوئی میدانی علاقہ تھا یا پھر کچھ اور۔ چاروں اور برف ہونے کی وجہ سے وہ کسی قسم کا کوئی اندازہ نہیں لگا پا رہی تھی۔ وہ اندھا

www.novelsclubb.com

دھند دوڑتی ہوئی آئی تھی یوں کہ اس کا دھیان ہی نہیں گیا کہ یہاں سے آگے ایک ڈھلوان تھی۔

وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے نیچے کی جانب گرتی چلی گئی۔وہ گول گول گھومتے ہوئے نیچے جا رہی تھی۔ کبھی برف میں چھپا کوئی نوکدار پتھر اس کی کہنی میں چبھتا تو کبھی کسی جگہ سے برف ہٹنے پر اس کی کمر ادھر ٹکراتی۔ مگر اس کشمکش میں بھی اس نے ہاتھ میں جکڑے ریڈیو پر اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کی۔ گویا وہ اس کی کل کائنات ہو،اس کی صدیوں کی جما پونجی۔

www.novelsclubb.com

برف میں پھسلتے ہوئے اس کا لباس گیلا ہو گیا تھا۔بلآخر وہ برف کے ایک ڈھیر تک پہنچ کر ٹھہر گئی۔اس نے بیٹھ کر اپنے چہرے پر سے برف ہٹائی۔اس کے گھٹنے اور کمر میں درد کی ایک لہر دوڑی۔بال بری طرح بکھر چکے تھے۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو سر چکرانے لگا۔چند لمحیں وہ سر ہاتھوں میں گرائے یوں ہی بیٹھی رہی۔اس کے بے قابو دل کی تیز دھڑکنوں کے شور اور

لمبی لمبی سانسوں کی آواز کے علاوہ وہاں مکمل سکوت کا راج تھا۔

وہاں کافی اندھیرا تھا۔اس نے آنکھیں سکیڑے اپنے اطراف کا جائزہ لیا یہ کوئی چٹانی علاقہ تھا۔اس نے گردن اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا جہاں سے وہ گری تھی۔وہ جگہ زیادہ بلندی پر نہ تھی مگر ان دونوں مقامات کو وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔یہ وہ جگہ نہیں تھی جہاں سے وہ آئی تھی۔

دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی تو ریڑھ کی ہڈی میں ایک ٹھیس اٹھی۔اس کی آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے۔پچھلے گھنٹوں میں رونما ہونے والے تمام واقعات کا اس نے بہت جرت اور بہادری سے سامنا کیا تھا۔لیکن اس سب کے باوجود وہ اکیلی تھی اور کسی ایسی جگہ پر کھو گئی تھی جہاں وہ حیوان اس کی جان کے درپے تھا۔برف پر بیٹھے اس کے پیر سردی کی شدت سے شل پڑ رہے تھے۔اس نے ہتھیلی کی مدد سے گال پر بہتے گرم پانی کو صاف کیا۔تبھی اسے وہ سایا نظر آیا۔وہ وہیں اندھیرے میں کھڑا تھا جہاں سے ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ آئی تھی۔ان دونوں کے

درمیان فاصلہ اتنا تھا کہ اسے لڑکی تک پہنچنے میں کچھ وقت درکار ہوتا لیکن خوف کے باعث لڑکی کے پیر برف میں ہی جم گئے تھے۔

اس نے اسے ڈھونڈ لیا تھا۔وہ آ گیا تھا۔اس نے تھوک نگلتے ہوئے سوچا۔

تاریکی میں بھی اس کے سیاہ چہرے پر دو آنکھیں چمک رہی تھیں۔ان سے ٹپکتی ہیبت لڑکی کو اپنے اندر تک اترتی محسوس ہوئی۔اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی۔اس کا دماغ اسے چیخ چیخ کر وہاں سے بھاگ جانے کو کہہ رہا تھا۔سایا بدستور اپنی جگہ کھڑا تھا۔اس کا ڈھلوان اترنے کا کوئی ارادہ معلوم نہ ہوتا تھا۔

"کک—کون ہو تم؟"

لڑکی کی زبان لڑکھڑائی تھی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس نے یہ سوال کیا ہی کیوں۔اگر

www.novelsclubb.com

وہ سائے کی جانب سے کسی قسم کی جواب کی توقع کر رہی تھی تو کوشش بیکار تھی کیونکہ جواب ندارد تھا۔

اگر سائے کی آنکھیں چمک نہ رہی ہوتیں تو لڑکی کو شک ہوتا کہ وہ کہیں کسی مجسمے سے تو بات نہیں کر رہی۔

"میرے پیچھے کیوں پڑے ہو؟" لڑکی نے چلاتے ہوئے پوچھا۔ "کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟!" کوئی اس سنسان علاقے میں اس کا پیچھا کیوں کر رہا تھا؟ وہ اسے یہاں کیوں لایا تھا؟

جب سایا اس بار بھی خاموش رہا تو لڑکی کو غصہ آگیا۔ کسی کو یہ اختیار حاصل نہیں تھا کہ وہ اس کی زندگی کے ساتھ یوں کھلواڑ کرے۔ وہ یہ حق کسی کو بھی نہیں دیگی۔

اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے وہ پر عزم انداز میں بولی۔

"میں کبھی تمہارے ہاتھ نہیں آؤں گی۔سنا تم نے؟"

کمر میں اٹھتی ٹھیسوں کو نظر انداز کر کے اس نے اپنے تعاقب کار کو للکارا تھا۔وہ سائے کو گھور رہی تھی اور جواب میں وہ چمکتی آنکھیں اس کا بڑی مہارت سے جائزہ لے رہی تھیں۔

لڑکی گرتے پڑتے اس برف کے ڈھیر سے اتری۔اس نے پلٹ کر سائے کو دیکھا۔وہ ازلی اطمینان لیے وہیں کھڑا تھا۔لڑکی نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔وہ نیچے کیوں نہیں آرہا تھا؟ کیا اسے ڈر نہیں تھا کہ وہ بھاگ نکلے گی؟

اس کے قدم تیزی سے اٹھنے لگے۔اگر وہ اس کا پیچھا نہیں کرنا چاہتا تھا تو یہ اس کے لیے ایک سنہری موقع تھا۔سائے کی استہزایہ نگاہیں لڑکی کا تعاقب کر رہی تھیں۔

"بے وقوف لڑکی۔" ماحول کا سکوت ٹوٹا۔ "میں اس جگہ کے کونے کونے سے واقف ہوں۔"

آس پاس برف سے ڈھکے علاقے نے ایک مردانہ آواز سنی۔

چاروں اطراف پھیلے سفید قالین پر وہ چیونٹی کی مانند رینگتی جا رہی تھی۔

"جتنا دور بھاگ سکتی ہو بھاگ لو۔ کیونکہ جب تم میرے ہاتھ آؤ گی تو میں ایک ایک چیز کا بدلہ سود سمیت وصول کروں گا۔"

اس نے مٹھی بھینچتے ہوئے زہریلے انداز میں کہا تھا۔ اس کے لہجے کی سرد مہری تیز ہوا کے جھونکوں میں گھل مل گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ دس منٹ سے پیدل چل رہی تھی۔ برف میں اس کے کتھئی جوتوں میں مقید پیر دھنستے جا رہے تھے۔ ہر گزرتے لمحے بڑھتی ٹھنڈ سے اس کے اوسان خطا ہونے لگے تھے۔ ناک ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گئی تھی اور گلا اس قدر خشک تھا کہ اسے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھی۔

اس کے فون کی بیٹری پہلے ہی ختم ہو گئی تھی۔ اندھیرے میں جیسے تیسے ہاتھ پیر مارتے وہ ایک چھوٹے سے راستے پر پہنچ گئی۔ یہ کوئی کچی سڑک تھی۔ سڑک کی ایک طرف سے اسے روشنی آتی نظر آئی وہ فوراً اس جانب لپکی۔ کچھ ہی قدم لینے پر اسے ایک چھوٹا سا لکڑی کا بنا ہوا کاٹیج دیکھائی دیا۔ جس کی کھڑکیوں سے زرد روشنی جالی دار پردوں سے چھن چھن کر باہر موجود برف پر گر رہی تھی۔ اس کی چھت پر بنی چمنی سے اٹھتا دھواں اس بات کا ضامن تھا کہ اس

ویرانے میں بھی کسی ذی روح کا بسیرا۔

اس سفر میں پہلی بار ماریہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔وہ اپنا بیگ کندھے پر سیدھا کرتے اس کاٹیج کی جانب چل دی۔کاٹیج زیادہ بڑا نہ تھا۔اس کی چھت سلوپ زدہ تھی یوں کہ برف دونوں جانب سے نیچے کو پھسل جاتی لیکن اس وقت کاٹیج کی چھت برف سے مکمل طور پر ڈھکی ہوئی تھی۔وہاں آس پاس کوئی گاڑی یا سامان دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔ماریہ کو وہ سیاحوں کے لیے بنایا گیا کاٹیج نہیں لگا۔ہو سکتا ہے کوئی ان پہاڑوں میں رہتا ہو؟

www.novelsclubb.com

اب وہ کاٹیج کے لکڑی کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔اس نے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑا پھر ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر دروازے پر دستک دی۔کچھ لمحیں انتظار کیا مگر دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔اس نے دوبارہ دستک دی اس بار بھی اندر کی خاموش نہیں ٹوٹی۔سردی کی وجہ سے ماریہ کے دانت بجنے لگے سو اس نے آداب بلائے تاک

رکھ کر دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔وہ بھی موسم کی شدت سے ٹھنڈا یخ تھا۔ہینڈل زرا سا گھمانے پر دروازہ خود بہ خود کھلتا چلا گیا۔یہ دیکھ کر اسے قدرے حیرت ہوئی۔

آہستہ سے اندر قدم رکھنے پر اسے محسوس ہوا جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں آگئی تھی۔سامنے دیوار کے ساتھ لٹکے دو لالٹین ماحول کو ہلکی زرد روشنی سے رنگ رہے تھے۔جبکہ کاٹیج کے ایک کونے میں ایک بڑا آتش دان موجود تھا جس میں سلگتی لکڑیاں پورے ماحول کو حرارت بخش رہی تھیں۔اندر کے در و دیوار تو کیا چھت بھی خالصتا لکڑی کی بنائی گئی تھی۔لکڑی کے قدرتی پٹرن ہر جگہ دیکھائی دے رہے تھے۔کاٹیج کے دوسرے کونے میں ایک گدار کھا تھا اس کے سامنے ہی ایک چھوٹی لکڑی کی الماری موجود تھی۔

ماریہ نے دروازہ بند کرتے ہی اپنی گیلی جیکٹ اتار کر دروازے کے پیچھے موجود ہک پر لٹکائی۔اس کی سفید گھٹنوں تک آتی فراک سمیت اس کی پینٹ بھی گھٹنوں سے نیچے پوری گیلی

ہو چکی تھی۔اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔ کھڑکی پر ہلکے جالی دار پردے لٹکے ہوئے تھے۔ماریہ نے کاٹیج کا دروازہ اندر سے لاک کرنا چاہا مگر وہاں چابی کا سوراخ تو موجود تھا لیکن کوئی چابی دیکھائی نہ دیتی تھی۔ سو وہ دروازے کی جانب پیٹھ کر کے اپنے سیاہ بیگ سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالنے لگی۔ پھر کچھ ہی دیر میں اس کے گیلے کپڑے آتش دان کے پاس موجود ایک کرسی پر پھیلے تھے اور وہ خود گرم میرون ٹرٹل نیک اور سیاہ پینٹ میں ملبوس تھی۔اس نے جوتے اور موزے بھی آتش دان کے سامنے رکھ دیے تھے تاکہ وہ بھی خشک ہو جائیں۔

ایک چھوٹے تولیے کی مدد سے اپنے بالوں کی گیلی لٹوں کو خشک کرتے ہوئے اس نے بھرپور انداز میں کمرے کا ایک معائنہ کیا تھا۔

لکڑی کی چھوٹی الماری مشکل سے دو فٹ کی تھی۔ جس کے اندر مختصر سی کچن کٹلری رکھی تھی۔ ساتھ ہی ایک پرانا ریڈیو بھی نظر آرہا تھا۔ کمرے کے دوسرے کونے میں ایندھن کے

www.novelsclubb.com

لیے مزید لکڑیوں کا ذخیرہ اور ایک آئل ٹینک بھی رکھا تھا۔

الماری سے کپ اور چائنہ پلیٹ نکال کر گدے کے ساتھ فرش پر رکھنے کے بعد اس نے ریڈیو اٹھا کر دیکھا۔ وہ سیاہ رنگت، پرانے طرز کا، سائز میں کافی بڑا ریڈیو تھا۔ وزن میں بھی زیادہ نہ تھا۔ اس کے اوپر کی ایک طرف antenna تھا۔ ساتھ ہی کچھ بٹن بھی تھے۔ ماریہ نے ریڈیو کو الٹ پلٹ کر دیکھنے کے بعد الماری کے اوپر رکھ کر اپنے بیگ سے موبائل نکالا۔ اس کا بٹن دبایا لیکن وہ پہلے ہی پاور آف ہو چکا تھا۔ پاور بینک اس کے پاس موجود نہیں تھا۔ وہ ہانجوڑ سے قدرے جلد بازی میں نکلی تھی۔ ماسوائے ایک جوڑے اور کھانے پینے کے کچھ سامان کے اس کے پاس اور کچھ نہ تھا۔

اس نے موبائل الماری پر ریڈیو کے برابر میں رکھ دیا پھر وہ اپنے لیے instant کافی اور کچھ چپس تیار کر کے کھانے لگی۔ فلحال آتش دان میں اتنی لکڑیاں تھیں کہ رات کا کچھ حصہ

www.novelsclubb.com

آسانی سے گزر جاتا۔اسے اپنی قسمت پر یقین نہیں آرہا تھا۔اتنا سب ہو جانے کے بعد آج کی رات بہت خطرناک موڑ لے سکتی تھی لیکن ایسا نہیں ہوا۔

کھانے پینے سے فراغت کے بعد وہ سوچ رہی تھی کہ کچھ دیر کمر سیدھی کرے۔اس کی آنکھوں کی پتلیوں میں شدید درد ہو رہا تھا۔رات بھر جاگتے رہنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ ابھی اسی بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس کی نظر کھڑکی سے باہر گئی۔جالی دار پردے ہونے کی وجہ سے اسے کچھ صاف نظر نہیں آیا لیکن اسے لگا کہ اس نے کچھ دیکھا ہے۔وہ دبے قدموں چلتی کھڑکی تک آئی پھر پردے کا ایک کونہ ذرا سا ہٹا کر باہر جھانکا۔سامنے ایک جنگل جیسی جگہ تھی۔بالکل سنسان اور تاریک۔برف باری اب قدرے ہلکی ہو گئی تھی۔وہ بغور اس جنگل کا جائزہ لینے لگی۔کہیں اس جنگل میں کوئی جنگلی جانور تو نہیں رہتا؟یہ خیال آتے ہی اس نے غیر ارادی طور پر ہونٹ چبایا۔

اچانک اسے لگا جیسے جنگل کے ایک درخت کی اوٹ سے کوئی سایا سا گزرا ہو۔ سانس روکے ماریہ نے پردہ مزید ہٹایا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ یہ شاید اس کا وہم تھا یا پھر موسم کی وجہ سے اس کے دماغ میں طرح طرح کے خیالات آ رہے تھے۔ اس نے پھر بھی احتیاطاً کھڑکی کے پٹ چیک کیے۔ دونوں کھڑکیاں اندر سے بند تھیں۔

ماریہ جا کر گدے پر بیٹھ گئی۔ دونوں گھٹنوں کو خود کے قریب کرتی وہ بار بار کھڑکی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اب اس کا لیٹ کر آرام کرنے کا ارادہ ملتوی ہو چکا تھا۔ اس نے الماری کے اوپر رکھے ریڈیو کی جانب دیکھا۔ اسے ریڈیو چلانا نہیں آتا تھا لیکن یہ کام اتنا مشکل بھی نہیں ہو سکتا؟ ہیں نا؟

اس نے ریڈیو اٹھا کر دوبارہ سے اس کا معائنہ کرنا شروع کر دیا۔ ریڈیو کے عین سامنے ایک چھوٹی اسکرین تھی جو کہ اس وقت بند تھی۔ اسکرین سے کچھ نیچے چار بٹن تھے۔ ریڈیو کی

دائیں اور بائیں جانب بہت سے بٹن تھے اور ایک یو ایس بی پورٹ بھی تھا۔ سامنے کے درمیانی حصے سے نیچے والے حصے تک ایک جال سا بنا تھا جو کہ شاید اسپیکر تھا۔ مسلسل استعمال کی وجہ سے بٹنوں کے ساتھ یا ان کے اوپر بنی اصلاحاتی تصاویر مٹ گئی تھیں۔ ریڈیو کے پیچھے کی جانب سیل ڈالنے کی جگہ تھی۔ ماریہ نے کور ہٹایا تو اس میں AAA سیلز موجود تھے۔

یعنی یہ ریڈیو کام کرتا ہے؟

سوچتے ہوئے اس نے بائیں جانب موجود ایک بٹن دبایا۔ کچھ نہیں ہوا، نہ ہی اسکرین روشن ہوئی۔ اس نے اسکرین کے نیچے والا ایک بٹن دبایا مگر اس بار بھی ریڈیو سے نہ تو کوئی آواز آئی اور نہ ہی کوئی بتی جلی۔ اس نے antenna کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔ مزید بٹن دبائے۔ کوئی فائدہ نہیں تھا۔ یا تو یہ ریڈیو خراب تھا یا پھر اسے چلانے کا کوئی مخصوص طریقہ تھا جس سے ماریہ واقف نہ تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ ریڈیو تھا کس کا؟اور یہاں کیا کر رہا ہے؟بلکہ یہ کاٹیج کس کا ہے؟

ماریہ نے ایک سرسری سی نظر اپنے ارد گرد دوڑائی۔جب وہ یہاں آئی تھی تو آتش دان میں لکڑیاں موجود تھیں۔البتہ باہر برف میں کسی کے بھی جوتوں کے نشانات نہیں تھے۔جو کوئی بھی یہاں رہتا ہے یا پھر یہاں آیا تھا،وہ یہاں سے بہت پہلے ہی جا چکا تھا۔

ریڈیو گدے کے سرہانے رکھ کر وہ اپنے سیاہ بیگ کو تکیے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے گدے پر دراز ہو گئی۔گداد بلا پتلا سا اور سخت غیر آرام دہ تھا۔اس کے کندھوں تک آتے گیلے بال گردن پر چپک گئے۔مگر تھکن اتنی تھی کہ کچھ دیر کمر سیدھی کرتے ہی اسے ایک جمائی آ گئی۔یہ جگہ محفوظ معلوم ہوتی تھی۔اگر وہ اپنے کمرے میں ہوتی تو ضرور اندھیرا کر کے سو جاتی پر اس انجان علاقے میں ان دو لالٹینوں کی روشنی اس کی ہمت باندھ رہی تھیں سو اس نے انہیں

بجھایا نہیں۔

ماریہ اوپر لکڑی کی بنی چھت کو دیکھ رہی تھی جبکہ اس کا دماغ کہیں اور ہی مسافت طے کر رہا تھا۔دانیہ سے آخری بار اس کی ملاقات اپنی منگنی کے دن ہوئی تھی۔اس کے بعد دانیہ ہانجوڑ سے چلی گئی تھی۔اپنی منگنی کے بعد اس نے بہن سے صرف فون تک بات چیت محدود رکھی، نوکری کی وجہ سے وہ دانیہ کو وقت نہیں دے پاتی تھی اور اب دو سال بعد دانیہ نے خود اس سے رابطہ کر کے اسے بتایا کہ اس کے شوہر کی ایک حادثے میں موت واقع ہو گئی ہے۔وہ اس وقت سخت ڈپریشن کا شکار ہے۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کا دل اس وقت چھلنی ہوا جب دانیہ نے اسے اپنی کلائی پر موجود نشانات دیکھائے۔وہ کئی مرتبہ اپنی جان لینے کی کوشش کر چکی تھی۔ماریہ کو اس بات کی کانوں کان خبر تک نہ ہوئی۔ دانیہ کے وجود پر ماضی کے سائے آج تک لٹک رہے تھے۔وہ کبھی ان واقعات کو فراموش نہیں

کر سکی۔ بھولی تو ماریہ بھی نہیں تھی ماضی کے ان سیاہ ادوار کو۔ماضی کا خیال آتے ہی اس کے ماتھے کے بیچ ایک شکن ابھری۔لب سختی سے بھینچے۔

کاش وہ سب نہ ہوا ہوتا۔اے کاش۔۔

انسان کے ساتھ برا کیوں ہوتا ہے؟خاص طور پر تب جب اس نے کبھی کسی کے ساتھ کچھ برا کیا ہی نہ ہو۔کیا خدا قسمت لکھتے وقت یہ سوچتا ہے کہ آگے چل کر انسان یہ سب برداشت کر پائے گا؟

www.novelsclubb.com

"وہ کسی پر برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ماریہ۔"

ذہن کے ایک کونے میں آہٹ ہوئی۔

لیکن۔۔ لیکن دانیہ یہ سب برداشت نہیں کر پائے گی۔اس کے دل نے لرزتے ہوئے گواہی دی۔

دانیہ ایک ہفتے پہلے بھی اپنی جان لینے کی کوشش کر چکی تھی۔اگر صحیح وقت پر اس کے مالک مکان اسے ہسپتال نہ پہنچاتے تو شاید وہ آج زندہ نہ ہوتی۔

ماریہ نے آنکھیں موند لیں۔ذہن کو پر سکون کرنے کی ایک کمزور کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

سانس اندر کھینچی۔

دانیہ بالکل اکیلی تھی،ویسے ہی جیسے کسی زمانے میں میں تھی۔

سانس خارج کی۔

میں نے زندگی کے ساتھ سمجھوتا کیا لیکن وہ ہر گز ایسا نہیں کر پائے گی۔

ایک اور سانس اندر لی۔

وہ ہار جائے گی ماریہ۔ تمہیں اس کے پاس ہونا چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

سانس بامشکل خارج کی۔

پیروں کی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے اس نے ایک کروٹ لی۔اب اس کی پشت کاٹیج کی جانب تھی۔کاٹیج کی دیوار پر لالٹین اور آتش دان کی روشنی کے ملاپ سے اس کا سایا بن رہا تھا۔

آتش دان میں سلگتی لکڑیوں سے ایک معمولی سی آواز پیدا ہوئی۔

کسی کمرے میں تنہا اپنے خیالات کے ساتھ قید رہنا بھی ایک اذیت ناک عمل تھا۔

"دانیہ پلیز بس تھوڑی دیر انتظار کر لو۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔"

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے ایک یاد کسی پرانے زخم کی طرح ابھری۔اس کا اندر تک کڑوا ہو گیا۔آنکھیں موندے وہ اپنی بہن کی خیر و آفیت کی دعائیں مانگتے ہوئے نجانے کب نیند کی وادیوں میں داخل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

دعا تو قسمت کی منہ زور لہروں سے ٹکرلے کر ان کی سمت کو بدلنے پر مجبور کر سکتی ہے۔۔

ہے نا؟

وہ چٹانوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔ریڈیو ابھی بھی اس کی گرفت میں تھا جس کے بائیں جانب موجود ایک بٹن کو وہ گاہے بگاہے دباتی لیکن اس وقت وہاں کوئی سگنل نہیں تھا۔اس سائے نے اس کا پیچھا نہیں کیا تھا جو کہ بیک وقت اسے خوشی اور پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔

سانس لینے کو وہ ایک چٹان کے پاس رکی۔پسینے سے اس کا جسم شرابور تھا۔سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔سینے پر ایک ہاتھ رکھے وہ لمبے لمبے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔جب دل کی دھڑکن کچھ مستحکم ہوئی تو اس نے ایک طرف سے سفید روشنی آتی دیکھی۔اس قدر اندھیرے میں یہ روشنی ضرور مصنوعی تھی۔مگر اس کا مطلب تھا کہ کوئی وہاں تھا۔امید کی کرن اس کی آنکھوں میں چمکنے لگی لیکن اگلے ہی لمحے اندیشوں نے اس کی جگہ لے لی۔

www.novelsclubb.com

اگر وہ وہی حیوان ہوا تو؟

اس کا ذہن بہت تیزی سے کام کرنے لگا۔اسے کوئی نہ کوئی فیصلہ تو کرنا تھا۔آج اگر وہ یہاں سے زندہ نکل سکتی تھی تو صرف اور صرف اپنی ذہانت کے بل بوتے پر۔اس نے ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں فیصلہ کر لیا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس روشنی کے تعاقب میں آگے بڑھنے لگی۔برف اس کے ٹخنوں تک تھی لیکن جسم میں دوڑتے adrenaline کی وجہ سے اس وقت اسے ٹھنڈ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہاں کچھ فاصلے پر ایک کیمپ لگا ہوا تھا۔جس کے باہر ایک ہیڈ لائٹ لٹک رہی تھی۔اسی کی روشنی تھی جو آس پاس کی جگہ کو روشن رکھ رہی تھی۔اس نے ڈرتے ڈرتے کیمپ کا رخ کیا۔ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس تک پہنچی۔اندر اندھیرا تھا۔ایک سلیپنگ بیگ بچھا ہوا تھا جس کے ساتھ ہی ایک تھرماس اور کھانے کا کچھ سامان رکھا تھا۔کیمپ کے ارد گرد جوتوں کے نشانات

نہیں تھے۔یعنی جو کوئی بھی یہاں تھا وہ کافی وقت پہلے ہی جا چکا تھا۔

لڑکی نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری۔آخری بار اس نے کھانا کب کھایا تھا؟اسے یاد نہیں تھا۔بھاگ دوڑ میں بھوک کہیں چھپ گئی تھی لیکن اب کھانے کے سامان کو یوں سامنے دیکھ اس کے پیٹ نے ایک دہائی دی تھی۔

اس نے تھرماس اٹھا کر ڈھکن کھولا۔اندر چائے موجود تھی جو کہ حیرت انگیز طور پر ابھی بھی ہلکی گرم تھی۔یہ تسلی کر لینے کے بعد کہ آس پاس واقعی میں کوئی نہیں ہے اس نے تھرماس منہ سے لگا لیا۔سردی سے اس کے ہونٹ سوکھی پپڑی بن گئے تھے۔وہ دو سیکنڈ میں تھرماس خالی کر چکی تھی۔اس وقت اسے پانی کی طلب تھی لیکن چائے سے بھی کام ہو جاتا۔حلق سے اترتی حرارت پر اس کا دماغ کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ہتھیلی کی پشت سے منہ صاف کرتے ہوئے تھرماس واپس رکھ دیا۔اس بار اس نے سوپ کے ایک کین کی جانب ہاتھ بڑھایا جو کہ اس وقت موسم کی شدت سے ٹھنڈا برف تھا۔ کین چہرے کے سامنے کرتے ہوئے اس نے باہر لٹکتی ہیڈ لائٹ کی روشنی میں اس کا لیبل پڑھا۔یہ ایک مشہور برینڈ تھا جو فریز کی ہوئی کھانے پینے کی اشیاء کے لیے جانا جاتا تھا۔سوپ گاجروں اور مختلف سبزیوں سے تیار کیا گیا تھا۔

اس نے لیبل پر ایک انگلی پھیری۔اس کے ناخنوں پر ابھی تک ہلکی گلابی نیل پالش لگی تھی جس پر اس نے ایک ایک نگ لگایا تھا۔اس بھاگ دوڑ میں اس کے دو ناخن ٹوٹ گئے تھے۔ جبکہ بہت سوں سے نگ غائب تھے۔کلائیاں کھروچوں کے نشانات سے بھری ہوئی تھیں۔اس نے جیکٹ کی آستین پیچھے کھسکائی۔اس کے پاپا کا گفٹ کیا ہوا سونے کا نیکلس وہاں نہیں تھا۔اس کے تعاقب کار نے اسے چرا لیا ہو گا۔یا پھر وہ وہیں کہیں گر گیا ہو گا۔اس کے چہرے پر کرب کے تاثرات ابھرے۔ہاتھ میں پکڑا کین لرزا۔ کین پر سرخ لیبل کے پاس ایک چھوٹی سی گاجر کی

تصویر بنی تھی۔اسے دیکھتے ہوئے ماضی کی یادیں اس کے دماغ پر حاوی ہونے لگیں۔

"حازک مجھے گاجر نہیں پسند۔"

اس نے مصنوعی ناراضگی سے میز پر رکھی پلیٹ کی جانب دیکھا۔پلیٹ میں میکرونی موجود تھی جس میں سے شملہ مرچ اور گاجر جھانک رہی تھیں۔

اس کے مقابل براجمان حازک نے ایک ابرو اچکائی۔

"یہ صحت کے لیے بہت مفید ہے۔"وہ میز پر ایک کہنی ٹکاتے ہوئے کسی ماہر غذائیات کی طرح بولا۔

"پھر بھی۔"

اس نے گردن پیچھے کی جانب جھٹکی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب میں نے اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے تیار کیا ہے۔بہت محنت کی ہے میں نے۔"

اس کا لہجہ عام سا تھا مگر پھر بھی زوبیا کو اپنے گالوں پر تپش محسوس ہوئی۔

حازک نے میرے لیے اتنی محنت کی ہے؟میرے لیے؟گویا دل کو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔وہ پلیٹ میں کانٹا گھوماتے ہوئے یہاں وہاں دیکھنے لگی کہیں حازک اس کا ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا چہرہ نہ دیکھ لے۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس وقت حازک کے گھر کے وسیع کچن میں بیٹھے تھے۔ہلکی منٹ رنگت کے کچن کیبنٹس کے بالکل سامنے سفید مرمریں کاؤنٹر تھا۔اس کے ساتھ ہی دو اسٹول موجود تھے جس پر وہ دونوں براجمان تھے۔کاؤنٹر ان گنت کھانے کی پلیٹوں سے آراستہ تھا۔اشتہا انگیز

کھانے کی خوشبو آپس میں مل کر ایک الگ ہی تاثر پیش کر رہی تھی۔کچن کی دائیں جانب شیشے کی دیوار کے پرے ایک بڑا لان تھا۔اس کی گھاس اس وقت گہری سبز رنگت اختیار کر چکی تھی۔

زوبیا نے آج روک کلائمبنگ(rock climbing)میں حازک کو دوسری بار شکست دی تھی اور اس کی خوشی کو سیلیبریٹ کرنے حازک نے اسے کھانے پر مدعو کیا تھا۔

یہ بس ایک نارمل سا لنچ تھا۔جہاں دو بچپن کے دوست ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہوئے گپے ہانکیں گے۔بس ایک سادہ سا، بالکل عام سا، معمولی لنچ۔نجانے پھر بھی کیوں زوبیا نے تیار ہونے میں معمول سے زیادہ وقت صرف کیا تھا۔اس نے اپنی پوری الماری کھنگال دی تھی۔تب کہیں جا کر اسے وہ میرون گاون پسند آیا جس کے گلے کی ایک جانب ایک بو (bow)بنی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے برگنڈی بالوں کو ہلکا سا کرل کر کے کھلا چھوڑ دیا تھا یوں کہ اب ان کے کنارے اس کی کمر تک آ رہے تھے۔ کانوں میں پاپا کی دی ہوئی پرل ایئر رنگز ڈالی تھیں۔ نیل پالش اور ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ وہ غضب ڈھا رہی تھی۔

سنگھار میز کے آئینے میں اپنے عکس پر ایک ستائشی نگاہ ڈالتے ہوئے اس نے بے اختیار سوچا تھا۔

"ایک معمولی سے لنچ کے لیے کون اتنی تیاری کرتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

پھر مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔ گال پر آدھا چاند پوری آب و تاب سے روشن ہوا۔

حازک سے جڑی کوئی بھی بات اس کے لیے معمولی نہیں تھی۔ کچھ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو دل کو پسند آ جائیں تو ان کی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی آپ کے لیے ایک اہم ترین

موضوع کی سی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔دل کے معاملے ہی کچھ اور ہوتے ہیں انہیں بھلا دماغ یا لاجک سے کون سمجھ سکا ہے؟

حازک نے اسے پک نہیں کیا اس لیے وہ اپنے ڈرائیور کے ساتھ وہاں پہنچی تھی۔سارے راستے اس کی فیمیل گروپ چیٹ کی سہیلیاں اسے طرح طرح سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں کہ حازک اس میں دلچسپی نہیں رکھتا۔زوبیا کو اپنے اس بچپن کے پپی لو کو الوداع کہہ دینا چاہیے مگر زوبیا تو پھر زوبیا تھی۔

www.novelsclubb.com

صدا کی ضدی۔یا پھر یوں کہہ لیں کہ وہ کافی پر امید ثابت ہوئی تھی۔جب زندگی آپ کی من چاہی خوشیاں آپ کی جھولی میں گرا دینے کی روش اختیار کر لے تو ہر انسان کسی نہ کسی حد تک پر امید ہو جاتا ہے۔زوبیا کے ساتھ بھی زندگی نے آج تک ایسا ہی کیا تھا۔اس کی تقریباً ہر خواہش حقیقت کا روپ دھار چکی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ ہانجوڑ کے اس پوش علاقے میں بنے اس بڑے رقبے پر پھیلے بنگلے کے مرکزی گیٹ کے باہر کھڑی تھی۔پرس سے چھوٹا سا آئینہ نکال کر آخری بار اپنا عکس دیکھا۔انگلی کے ناخن سے لمبی پلکوں پر لگے سفید پاوڈر کو ہٹایا۔یہ تسلی ہو جانے کے بعد کہ اب وہ پرفیکٹ لگ رہی تھی اس نے دروازے کے پاس موجود انٹر کام کا بٹن دبایا۔پورے گھر میں گھنٹی کی ایک آواز سنائی دی۔

ایک منٹ بعد حازک نے دروازہ کھول کر اس کا استقبال کیا۔وہ عام سی نیلی چیک دار بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ اپنی پرانی جینز میں ملبوس تھا۔سیاہ بال ماتھے پر ویسے ہی بکھرے تھے جیسا باسکٹ بال کھیلتے وقت ہوتے تھے۔اس کے ایک گال پر سرخ سے دھبے لگے ہوئے تھے اور وہ اس وقت ایک ہاتھ میں بے ڈھنگے سے انداز میں کچن ایپرن تھامے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

عام سا۔۔ معمولی سا لنچ۔۔

"اوہ تم جلدی آ گئیں؟" اس نے دروازے کی چوکھٹ سے زوبیا کو گزرنے کے لیے راستہ دیا۔

سفید مرمریں فرش پر چلتے ہوئے زوبیا لکڑی کی بنی کشادہ سیڑھیوں کی ایک جانب کھڑی ہو گئی۔ اس نے ایک بھرپور نگاہ حازک پر ڈالی۔ کیا اس نے اس کے سراپے کو نوٹس نہیں کیا تھا؟

www.novelsclubb.com

"ابھی تیس منٹ رہتے ہیں۔" حازک ہاتھ میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی ہی دھن میں بولا۔

"اگر تم کہتی تو میں اپنا ڈرائیور بھیج دیتا۔"

اس بار اس نے زوبیا کی جانب نظریں اٹھا کر دیکھا۔

ایک لمحے کو اس کی نگاہیں ٹھہریں اور اس کی سنہری آنکھوں میں کچھ ڈوب کر ابھرا البتہ اگلے ہی لمحے وہ جذبہ غائب ہو چکا تھا جیسے کبھی وہاں تھا ہی نہیں۔

حازک کی نظروں میں اپنے لیے کوئی ستائش نہ پا کر زوبیا نے غیر ارادی طور پر ہاتھ میں پکڑے پرس پر اپنی گرفت مضبوط کی۔ دل میں ہونے والی ٹوٹ پھوٹ کو چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔

"میں نے سوچا میں جلدی آ کر تمہاری کچھ مدد کر دیتی ہوں۔" اس نے اپنے اطراف نظر ڈالی۔ "آنٹی اپنی بزنس ٹرپ سے ابھی واپس نہیں آئی ہیں نا؟"

www.novelsclubb.com

"آں ہاں۔" اس نے سر ہلایا۔ "لیکن مجھے مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ فیصل چاچا ہیں کچن میں۔ ان کے ہوتے ہوئے بھلا کب کسی کو کوئی مشکل پیش آسکتی ہے؟"

حازک نے سر پر ایک ہاتھ پھیرا جس سے سفید میدہ اس کے بالوں میں لگ گیا۔

زوبیا خاموشی سے اس کی جانب دیکھتی رہی۔ وہ اس کا دل رکھنے کے لیے ہی کہہ دیتا کہ زوبیا اگر اس کی مدد کرتی تو اسے بہت خوشی ہوتی۔

www.novelsclubb.com

"ایک عام سا لنچ۔۔۔"

اس نے زیر لب کہا۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ حازک سے امیدیں وابستہ کر لیتی تھی۔ نتیجہ ہمیشہ ایک سا نکلتا۔

حازک نے ابرو اچکائی۔

"کیا کہا؟"

زوبیا نے زبردستی ایک مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔"حازک تمہارے چہرے اور بالوں پر کچھ لگا ہے۔"اس نے باری باری اس کے گال اور سر کی جانب انگلی سے اشارہ کیا۔

"اوہ۔"حازک کچھ شرمندہ سا دیکھائی دیا۔اس کے سفید گالوں پر سرخی بکھر گئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔میں کچن میں تھا۔۔"اس نے ایپرن کے ایک کونے سے گال صاف کیا پھر بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے انہیں جھاڑا۔

"تم ڈائننگ روم میں چلو۔میں بس کھانا لگواتا ہوں۔"

"تم تو کھانا کچن میں کھاتے ہو نا؟"

زوبیا نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔

وہ حازک کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی۔ خیر سوائے ایک بات کے لیکن اسے وہ رٹا ہوا تھا۔ اتنا رٹا اگر وہ پری میڈیکل میں لگاتی تو اسے آرٹس میں ڈگری لینے کی ضرورت نہ پیش آتی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔ کیوں؟"

اس نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ کچن میں لنچ کروں گی۔"

اس نے ایک مسکراہٹ حازک کی جانب اچھالی۔گال پر آدھا چاند دوبارہ سے نمودار ہوا۔

"ٹھیک ہے۔" کچھ سوچتے ہوئے اس نے سر ہلایا۔"چلو میں تمہیں لے کر چلتا ہوں۔"

حازک نے تمام ہی ڈشز اس کی پسند کی بنائی تھیں۔ہر ڈِش لزیز تھی۔زوبیا نے خوب سیر ہو کر کھایا اور کھانے کے دوران وہ دونوں یہاں وہاں کی باتیں بھی کرتے رہے۔

حازک اگر زوبیا کے جذبات سے واقف نہیں تھا یا اگر تھا بھی مگر جان بوجھ کر انجان بنتا تھا تو بھی وہ حازک کو اس کے لیے قصوروار نہیں ٹھہراتی تھی۔اسے برا لگتا،دل دکھتا اور کبھی کبھار وہ راتوں کو روتے ہوئے خود کو کوستی بھی تھی لیکن دل پر کس کا زور چلتا ہے؟زوبیا انصاری بھی دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔بلآخر وہ دودھو کر خود کو از سر نو سے سمجھاتی کہ حازک بھلے ہی اس کے لیے جذبات نہ رکھتا ہو لیکن وہ تھا تو ایک اچھا انسان۔ان کی ایک بیٹھک ہی اسے

یہ احساس دلانے کے لیے کافی تھی کہ وہ حازک کو کبھی نہیں کھونا چاہتی تھی۔وہ اس کا سب سے بہترین دوست تھا،اس کا ہمدرد اور خیر خواہ۔کیا ہوا اگر وہ اس کا ہمسفر نہیں بننا چاہتا تھا۔ایک دوست کی حیثیت سے تو وہ ہمیشہ زوبیا کے ساتھ رہ سکتا تھا اور اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔

وہ اسی میں راضی تھی۔کبھی کبھی انسان کو سمجھوتا کرنا پڑتا ہے،ناچاہتے ہوئے بھی دل پر بھاری پتھر رکھ کر کچھ چیزوں کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔زوبیا انصاری جس چیز پر انگلی رکھتی اس کے پاپا وہ اس کے قدموں میں لا کر رکھ دیتے۔بچپن سے جوانی تک اسے ناممکن یا لاحاصل جیسے لفظوں کے وجود کا احساس تک نہیں ہوا اور پھر اس کے دل نے ایک انجان دھن بجانی شروع کی۔اور وہ ان لفظوں کے معنی سے روشناس کروائی گئی۔یکطرفہ محبت کے اس سفر میں وہ صبر و شکر کی کئی منزلیں طے کر چکی تھی۔

اس کے لیے تکلیف دہ بات یہ نہیں تھی کہ حازک اس کے احساسات سے بے خبر تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔وہ کیا، زوبیا کو جاننے والا ہر انسان اس بات سے آشنا تھا کہ وہ حازک کو کس قدر چاہتی تھی۔یونیورسٹی میں وہ محض حازک کی خاطر لائبریری کے چکر کاٹتی۔اس کی ہر پارٹی میں حازک کو وی آئی پی پروٹوکول ملتا۔جب اپنی سوتیلی ماں سے بحث ہوتی تو پہلا فون وہ حازک کو ہی کرتی اور پھر گھنٹوں اس سے شکایتیں کرتی نہ تھکتی۔زوبیا انصاری کے اس نام نہاد پپی لو کو دیکھ کوئی اندھا بھی بتا سکتا تھا کہ وہ حازک جمشید کے لیے کس قدر پاگل تھی۔

اسے تو اذیت اس بات کی تھی کہ سب جانتے تھے، حتی کہ حازک بھی۔مگر اس کے باوجود وہ ان کے درمیان خاموشی کی ایک دیوار قائم کیے کھڑا تھا۔اس بات کا ادراک ہونے کے بعد بھی وہ زوبیا کو خود کے قریب نہیں آنے دیتا تھا۔کہیں اس کی خاموشی زوبیا کی محبت پر سبقت نہ لے جائے۔

"تم دربند چل رہی ہو نا؟"

حازک نے ٹشو سے ہونٹ تھتھپاتے ہوئے پوچھا۔

زوبیا اپنے خیالات کی ٹرین کو بریک لگاتے ہوئے چونکی۔ حازک نے تیز نظروں سے اس کا جائزہ لیا۔

زوبیا نے سامنے رکھے گلاس کو اٹھا کر پانی کے دو گھونٹ بھرے۔ حلق تر ہوا اور ذہن کی پہیے دوبارہ کام کرنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔" گلاس واپس میز پر رکھتے ہوئے وہ بولی۔ "پاپا نے پرمیشن دے دی ہے۔"

حازک نے سر کو ہلکی سی جنبش دی۔

"گڈ۔"

وہ اسے پچھلے ایک مہینے سے دربند چلنے کے لیے اسرار کر رہا تھا جو کہ حازک کی شخصیت کے بر خلاف تھا۔ وہ کبھی بھی زوبیا سے کوئی بات نہیں منواتا تھا۔ مگر حازک کا پہلی دفع یوں اسرار کرنا اسے بہت بھایا تھا۔ شاید یہی اسرار تھا جو اس کے دل کے ایک کونے میں اس امید کے ٹمٹماتے دیے کو دوبارہ تقویت دے گیا تھا۔

زوبیا کھانا ختم کر چکی تھی سو وہ دونوں چلتے ہوئے ٹیرس پر آ گئے۔ دوپہر کی دھوپ اس وقت بڑی بھلی محسوس ہو رہی تھی۔ سامنے مختلف رنگوں اور ڈیزائنز کے بنگلے تعمیر تھے۔ اکثر بنگلوں کے لان ہرے بھرے معلوم ہو رہے تھے۔ درختوں کے پتے ہوا کے جھونکوں سے ایک سرسراہٹ پیدا کر رہے تھے۔ دور کہیں کوئی کوئل گنگنا رہی تھی۔

پچھلے مہینے ہانجوڑ میں مسلسل بارشیں برستی رہیں اور اب موسم سرما کی آمد آمد تھی۔

www.novelsclubb.com

حازک کے گھر کا لان بھی یہاں سے صاف دکھتا تھا۔ جس میں اس وقت دو بطخیں سبز گھاس پر ٹھہلتیں ہوئی دیکھی جاسکتی تھیں۔ وہ دونوں چلتے چلتے مصنوعی تالاب کی پتھریلی دیوار تک پہنچ گئیں۔ تالاب کے شفاف پانی پر دوپہر کی دھوپ پڑنے سے وہ ریت پر کسی موتی کی مانند چمک رہا تھا۔

"کافی۔" ہاتھ میں پکڑا بھاپ اڑاتا ایک مگ زوبیا کی طرف بڑھاتے ہوئے حازک بولا۔

"شکریہ۔" کہہ کر زوبیا نے مگ تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت ٹیرس کی موٹی آہنی گرل سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔ بالوں کو جوڑے میں باندھ لیا تھا۔ ویسے بھی اس کے کھلے سراپے کو کون سا حازک نوٹس کرتا۔

اس نے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مگ کے گرد لپیٹ لیا۔ ہوا میں خنکی تھی۔ شام ہوتے ہی موسم سرد ہو جاتا تھا۔

"آج لنچ کے لیے آنے کا شکریہ۔"

حازک کافی کی چسکی لیتے ہوئے بولا تھا۔ اس کی نظریں سامنے موجود بطخوں پر ٹکی تھیں۔

زوبیا نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔

"شکریہ تو مجھے تمہارا ادا کرنا چاہیے۔ تم نے مجھے اتنا اچھا لنچ کروایا۔ اتنی محنت کی۔"

"تمہارے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں۔"

اس نے ہلکے پھلکے انداز میں شانے جھٹکے مگر ساتھ کھڑی زوبیا کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی۔

گال اور کانوں کی لو پر تپش محسوس کرتے ہوئے زوبیا نے بھی رخ بطخوں کی جانب موڑ دیا۔ان میں سے ایک اب تالاب کی پتھریلی دیوار پر چڑھ کر اپنی لمبی گردن گھما گھما کر یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

جب وہ خاموش رہی تو حازک دوبارہ گویا ہوا۔

"شکریہ۔"

www.novelsclubb.com

چھپاک کی آواز کے ساتھ بطخ مزے سے تالاب کے اندر کود گئی۔اب وہ اپنی دم ہلاتے ہوئے یہاں سے وہاں تیرنے لگی۔اس کی ساتھی ابھی بھی پتھریلی دیوار کے پاس کھڑی تھی۔

"ہمم؟"زوبیا نے الجھی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔"اب کس لیے؟"

حازک نے کافی کے آدھے خالی مگ میں جھانکا۔

ہونٹوں پر زبان پھیری۔

"وہ۔۔"پھر چہرہ زوبیا کی طرف موڑا۔

اور چند گھڑیاں یوں ہی گزر گئیں۔دور کوئل کی آواز کہیں کھو گئی۔ہوا کے ہلکے سرد جھونکے مہکنے لگے۔زوبیا اس کی آنکھوں سے اس کی روح تک اترنا چاہتی تھی۔وہ پڑھنا چاہتی تھی وہ سارے الفاظ جو حازک کے لبوں تک آتے آتے ٹھہر جاتے تھے۔

"وہ۔۔تم نے ٹرپ پر چلنے کے لیے ہاں کہا تھا نا۔"اس نے نظریں پھیریں۔"اس کے لیے شکریہ۔"

کوئل دوبارہ سے گنگنانے لگی۔ایک اور چھپاک کی آواز آئی۔دوسری بطخ بھی تالاب میں تیرنے لگی۔اس کی ساتھی نے گردن کو خم کرتے ہوئے گویا اس کا استقبال کیا۔

میں تو تمہارے ساتھ دنیا کے آخری کونے تک بھی چلنے کو منع نہیں کروں گی حازک۔۔ دربند تو بہت چھوٹی بات ہے۔زوبیا نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے سوچا تھا۔

"ویسے آج تم بہت اچھی لگ رہی تھی۔"حازک نے مگ دوبارہ لبوں سے لگالیا۔

جبکہ زوبیا آنکھیں پھیلائے اس کی جانب ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔ہوا سے اس کے چہرے کی دائیں اور بائیں جانب جھولتی آوارہ لٹیں لہرائی۔وہ پلکیں جھپکانا تک بھول چکی تھی۔حازک نے کبھی اس کی یوں تعریف نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب حازک بے نیازی سے کافی کے لمبے لمبے گھونٹ بھر رہا تھا۔ گویا زوبیا کے دل کے اندر مچلتی لہروں اور اس طوفان کے شور سے سراسر انجان۔ یا شاید نہیں؟

اگلے لمحے وہ اس سنسان برفانی علاقے میں موجود اس کیمپ میں تنہا بیٹھی تھی۔ ٹھنڈی ہوا کا ایک تھپڑا اسے حال میں واپس لے آیا۔ بے دلی سے کین واپس رکھ دیا۔

کیا یہاں آکر میں نے کوئی غلطی کر دی ہے؟

www.novelsclubb.com

دل نے بے اختیار سوچا تھا۔ پھر سر جھٹک کر اس نے کیمپ کی تلاشی لی۔ وہاں کوئی بیگ موجود نہ تھا۔ نہ ہی لکڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ جو کوئی بھی یہاں آیا تھا اس نے یہاں رکنا ٹھیک نہیں سمجھا۔ مگر ایسا کیوں؟

وہ ابھی اسی کشمکش میں تھی کہ اس کی نگاہ باہر کی جانب گئی۔دور جھاڑیوں میں اسے سرخ آنکھیں دیکھائی دیں۔پہلے تو اسے لگا یہ اس کا وہم ہے۔لیکن ہیڈ لائٹ کی روشنی کے اس پار درحقیقت میں کوئی تھا۔وہ خونخوار آنکھیں اسی کو دیکھ رہی تھیں۔اس کے اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔وہ اپنی جگہ ساکت اس حیوان کے حملے کی منتظر تھی۔

وہ کوئی جانور ہو سکتا تھا۔برفانی ریچ؟ بھیڑیا؟ یا کوئی جن بھوت؟

وہ ایسے نہیں مرنا چاہتی تھی۔ابھی تو اسے زندگی میں بہت کچھ کرنا تھا۔ابھی تو اسے۔۔۔ اسے زندہ رہنا تھا۔

آنکھیں اچانک غائب ہو گئیں۔زوبیا بوکھلائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگی لیکن اسے وہ دوبارہ نظر نہ آئیں۔اسے وہ جگہ سخت غیر محفوظ لگی تھی۔کیمپ سے ڈرتے ڈرتے سر

www.novelsclubb.com

باہر نکال کر اس نے دائیں جانب کا جائزہ لیا۔ وہاں بھی درختوں کا ایک جھنڈ تھا پھر کچھ نہ سوچتے سمجھتے ہوئے اس نے اسی سمت دوڑ لگا دی۔ اس نے دوبارہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ کیونکہ پیچھے مڑ کر دیکھنے والے پتھر کے ہو جاتے ہیں؟ نہیں۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے والے کسی آدم خور جانور کا ڈنر بن جاتے ہیں۔

وہ بس اپنی پوری قوت جما کر کے بھاگتی گئی۔ یہاں تک کے وہ اب کسی جنگل نما علاقے میں پہنچ گئی۔ آس پاس بلند و بالا درخت تھے۔ ان کے تنے زیادہ چوڑے نہ تھے اور پتوں کی شکل بھی باریک اور چھوٹی تھی۔ کچھ دیر مزید بھاگنے کے بعد وہ ایک درخت کے تنے کا سہارا لے کر کھڑی ہو گئی۔ آج رات وہ کتنی دفع اپنی جان بچا کر بھاگی تھی؟ اور آخر وہ کب تک بھاگتی رہے گی؟

اس نے ہاتھ میں پکڑے ریڈیو کے بٹن کو دوبارہ دبایا۔ اس بار ریڈیو کی اسکرین روشن ہوئی

اورایک زرد بتیantennaکے پاس جلنے لگی۔زوبیا کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔اس نے ریڈیو کی دائیں جانب موجود ایک بٹن پر انگلی رکھی پھر منہ ریڈیو کے قریب کر کے دھیمی آواز میں بولی۔

"کوئی ہے؟"

اس نے انگلی بٹن پر سے ہٹادی۔اب صرف ایک شور سا ماحول میں سنائی دے رہا تھا جیسے ٹی وی کے سگنل چلے جانے پر ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے پھر سے انگلی بٹن پر رکھ کر ریڈیو میں کہا۔

"کوئی ہے؟کیا کوئی مجھے سن سکتا ہے؟"

انگلی ہٹانے پر اس بار بھی شور ہی سنائی دے رہا تھا۔ایک لمحہ لگا تھا اس کی امید کو اس سے

چھننے میں۔دوسری جانب کوئی نہیں تھا۔یہاں کوئی اس کی مدد کو نہیں آئے گا۔

سر کی پشت درخت کے تنے سے ٹکا کر اس نے آنکھیں موند لیں۔اب کیا ہو گا۔۔۔

خشک ہوتے لبوں کو تر کیا۔

حازک۔۔

www.novelsclubb.com

پاپا۔۔

اس نے ایک ہاتھ چہرے پر رکھا۔آنسو بس پلکوں کے کناروں تک پہنچ گئے تھے۔اس کا ہاتھ اس قدر ٹھنڈا تھا کہ اسے شک ہونے لگا وہ زندہ تھی بھی یا نہیں۔

وقت کچوے کی رفتار سے رینگنے لگا۔

تبھی ماحول میں کلک کی آواز آئی۔

پھر ایک نسوانی آواز نے ریڈیو کے شور کو چیرتے ہوئے سوال کیا۔

"ہیلو؟ کون؟"

www.novelsclubb.com

اسے معلوم نہیں وہ کتنی دیر کے لیے سوئی تھی لیکن ایک عجیب سی بھنبھناہٹ نے اس

کی نیند میں خلل ڈالا تھا۔جب وہ گدے پر سے اٹھی تو ایک لمحے کے لیے خود کو اس انجان جگہ دیکھ کر پریشان ہو گئی پھر ایک ایک کر کے پچھلے گھنٹوں میں رونما ہونے والے واقعات اس کے ذہن کے پردے پر اجاگر ہوئے۔اس نے کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا۔

12:43

وہ زیادہ دیر نہیں سوئی تھی۔اس نے ہتھیلیوں سے چہرہ رگڑا۔اس کے بال ابھی بھی گیلے تھے۔

www.novelsclubb.com

بھنبھناہٹ کی آواز پھر سے آئی۔

ماریہ نے چونک کر کاٹیج میں یہاں وہاں دیکھا۔سب کچھ ویسا ہی تھا۔البتہ آتش دان میں

لکڑیاں ختم ہونے والی تھیں۔اس نے سوچا وہ کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھے دفعتا اس کی نظر گدے کے سرہانے کے پاس رکھے ریڈیو پر گئی۔اس کے antenna کے پاس موجود زرد بتی جل رہی تھی۔ماریہ نے حیرت کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھا۔

اس بار ریڈیو سے ایک نسوانی آواز نے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا۔

"کوئی ہے؟"

ایک لمحے کو تو ماریہ اچھل کر رہ گئی۔آواز زیادہ صاف نہیں تھی کیونکہ بیچ بیچ میں اسٹیٹک کا شور تھا مگر اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ کسی لڑکی کی آواز تھی۔ماریہ ریڈیو کے قریب بیٹھ گئی۔پھر اسے دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر چہرے کے قریب لے آئی۔ریڈیو کی اسکرین گہرے سبز رنگ کی تھی اور اس پر سیاہ رنگ میں چینل 55 روشن تھا۔

www.novelsclubb.com

ریڈیو میں پھر سے حرکت ہوئی۔

"کوئی ہے؟ کیا کوئی مجھے سن سکتا ہے؟"

آواز اسی لڑکی کی تھی۔اس کے لہجے سے اضطراب واضح تھا۔

ماریہ نے تھوک نگلا پھر ریڈیو کو منہ کے قریب کر کے دھیمی آواز میں کہا۔

"ہاں۔میں سن سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

ریڈیو میں صرف شور سنائی دے رہا تھا۔

اس نے دوبارہ سے ریڈیو کو قریب کرتے ہوئے اس بار تھوڑی اونچی آواز میں کہا۔

"ہیلو؟ کیا تم نے میری بات سنی؟"

"ہیلو؟"

اسے اس لڑکی کی آواز سنائی دی تھی مگر وہ اسے سن نہیں پا رہی تھی۔

اس نے ریڈیو کے ایک بٹن کو دبایا۔

"ہیلو؟ کیا تم مجھے سن سکتی ہو؟"

دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔

وہ ایک ایک کر کے سارے بٹن دباتی جا رہی تھی۔

"ہیلو؟"

www.novelsclubb.com

"ہیلو کون؟"

تھک ہار کر اس نے ریڈیو گدے پر رکھ دیا۔ یہ ریڈیو کیسے کام کرتا ہے؟ کاش اس نے وقت رہتے سیکھ لیا ہوتا۔ تبھی وہی نسوانی آواز پھر سے اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ اس بار آواز قدرے اونچی تھی جیسے وہ لڑکی بہت پر تجسس ہو۔

"ہیلو؟ کیا آپ مجھے سن سکتی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

ماریہ نے ہاں کہا مگر وہ لڑکی اسے سن نہیں سکتی تھی۔

"دیکھیں شاید یہاں سگنل کا مسئلہ ہے۔ لیکن پلیز میری مدد کریں۔"

ماریہ انہماک سے اس کی بات سننے لگی۔

"اگر آپ میری بات سن سکتی ہیں تو پلیز میری مدد کریں میں یہاں کھو گئی ہوں۔"

ماریہ نے ایک بٹن دبا کر پوچھا۔

"تم کون ہو؟اور کہاں پر ہو؟"

www.novelsclubb.com

لیکن دوسری جانب صرف شور کی آواز آتی رہی۔

"میں اپنے دوستوں کے ساتھ کیمپنگ پر آئی تھی۔ہم لوگ دربند کی ٹریل ۵ پر تھے۔ میں نہیں جانتی میں یہاں کیسے آئی۔میں یہ بھی نہیں جانتی میں اس وقت کہاں ہوں۔پلیز اگر

آپ مجھے سن سکتی ہیں تو میری مدد کریں۔کوئی میرے پیچھے پڑا ہے۔اس نے مجھے اغوا کر کے کہیں قید رکھا تھا۔وہ مجھے مارنا چاہتا ہے۔میرا نام زوبیا ہے۔پلیز میری مدد کریں۔"

وہ تیز تیز بولتے ہوئے اسے اپنی صورتحال سے آگاہ کرنے لگی۔شاید اسے دوبارہ یہ موقع ملے نہ ملے۔

ماریہ نے اسکرین کے نیچے والے بٹن کو دبایا تو اسکرین پر چینل 54 جگ مگ کرنے لگا۔

"کون؟"

اس بار کوئی مردانہ آواز کاٹیج میں گونجی۔

ماریہ نے بوکھلاہٹ میں ریڈیو گدے پر پھینک دیا۔چینل تبدیل ہونے سے اس کا اس لڑکی سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کون؟"

گھمبیر لہجے میں دوبارہ پوچھا گیا۔

ماریہ ہونٹ چباتے ہوئے سوچنے لگی کہ کیا کرے۔

"میں دربند کے مشرقی واچ ٹاور سے زوہاد جاوید بول رہا ہوں۔ کیا آپ مجھے سن سکتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

اس بار لہجہ پر سکون سا تھا جیسے اس سرد رات میں کوئی دھوپ کی کرن۔

واچ ٹاور؟

ماریہ کے ذہن میں ایک جھناکا ہوا۔اگر یہ آدمی واچ ٹاور سے تھا تو وہ لازمی اس زوبیا نامی لڑکی اور ماریہ کی مدد کر سکتا تھا۔اس نے دوبارہ سے ریڈیو اٹھا لیا لیکن وہ اس سے بات کرے تو کرے کیسے؟

"اگر آپ پہلی بار واچ ٹاور سے رابطہ کر رہے ہیں تو گھبرائیں مت ہم آپ کی مدد کے لیے ہی یہاں موجود ہیں۔"زوہاد نے توقف کیا۔"مجھے بتائیں کیا آپ کو موسم کی وجہ سے کسی پریشانی کا سامنا ہے؟"وہ پراخلاص انداز میں دریافت کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ شخص سچ میں ہماری مدد کر سکتا ہے۔ماریہ کے دل نے گواہی دی۔

"دیکھیں۔آپ کے پاس اس وقت جو ریڈیو ہے اس کی دائیں جانب یا پھر بائیں جانب ایک پش ٹُو ٹاک کا بٹن موجود ہے۔"

ماریہ نے باری باری ریڈیو کی دونوں اطراف دیکھا۔

"اگر آپ اس پر انگلی رکھ کر اپنی بات کریں اور بات مکمل ہونے پر پھر اس بٹن پر سے انگلی ہٹا دیں تو آپ کی بات مجھ تک پہنچ جائے گی۔"

اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

ماریہ کو ریڈیو کی دائیں جانب ایک بڑا بٹن دکھا جسے وہ پہلے بھی دبا چکی تھی۔اس کے نیچے تین انگریزی حروف لکھے تھے جن میں سے دو مٹ چکے تھے جبکہ پہلا والا واضح تھا جو کہ P تھا۔

پش ٹو ٹالک؟ پی ٹی ٹی؟

www.novelsclubb.com

ماریہ نے اس بٹن پر انگلی رکھ کر کہا۔

"ہیلو؟"

پھر انگلی ہٹادی۔

دوسری جانب سے فوراً جواب آگیا۔

"جی۔ میں آپ کو سن سکتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"میں—— میرا نام ماریہ ہے۔ میں دربند ہائی وے کے پاس ایک کاٹیج میں موجود ہوں۔"

اس نے گھبراتے گھبراتے بات کا آغاز کیا۔

"ماریہ صاحبہ کیا آپ کو کسی قسم کی کوئی پریشانی کا سامنا ہے؟"

زوہاد نے مہارت سے پوچھا۔

"میں ہانجوڑ سے شہر کی جانب جا رہی تھی اور دربند ہائی وے پر میری گاڑی خراب ہو گئی۔ میں نے یہاں پاس ہی میں ایک کاٹیج میں پناہ لی ہے۔"

ماریہ نے تھوڑا توقف کیا پھر دوبارہ بٹن دبایا۔

"یہیں مجھے یہ ریڈیو ملا ہے۔اور ابھی تھوڑی دیر پہلے کسی لڑکی نے مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔وہ مصیبت میں ہے۔"

www.novelsclubb.com

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد سوال کیا گیا۔

"کیا انہوں نے آپ کو بتایا کہ وہ اس وقت کہاں پر ہیں؟"

"نہیں۔وہ نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہے۔اس کا نام زوبیا ہے۔"ماریہ روانی سے بولتی گئی۔
"وہ وہی لڑکی ہے جو ٹریل پانچ سے لاپتہ ہو گئی تھی۔میں نے یہاں آتے ہوئے راستے میں اس کی نیوز سنی تھی۔"

"کیا انہوں نے اپنے نام کے علاوہ آپ کو کچھ اور بتایا۔ان کا حلیہ یا عمر؟"
زوہاد نے پر سوچ انداز میں دریافت کیا۔

"نہیں۔مگر وہ کہہ رہی تھی کہ کوئی اس کے پیچھے پڑا ہے اور شاید اسے مارنا چاہتا ہے۔"
پھر وہ التجائی انداز میں بولی۔"پلیز اس کی مدد کریں۔"

"آپ فکر مت کریں۔اگر وہ آپ سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ آپ کے آس پاس ہی ہو نگی۔"

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اگلے چند گھنٹوں میں برفانی طوفان کی پیش گوئی ہے اس لیے آپ اس کاٹیج میں ہی رہیں۔میں کوشش کرتا ہوں زوبیا کو ڈھونڈنے کی۔"

ماریہ نے ایک سانس خارج کی۔اس کا ایک بوجھ تو ہلکا ہو گیا تھا۔

"کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ آپ کی ان سے کس چینل پر بات ہوئی تھی۔"

زوہاد نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"چینل 55۔مجھے ریڈیو استعمال کرنا نہیں آتا اس لیے میں زوبیا سے بات نہیں کر سکی۔ آپ اسے ڈھونڈ لیں گے نا؟"

ماریہ نے کسی خدشے کے پیش نظر دریافت کیا۔

"آپ بے فکر ہو جائیں۔میں ریسکیو ٹیم کو آگاہ کرتا ہوں۔"اس بار جب زوہاد بولا تو اس کا لہجہ نرم تھا۔"ماریہ صاحبہ کیا آپ کے پاس آج رات گزرانے تک کا سامان ہے؟"

"جی۔آپ بس ریسکیو ٹیم کو میری گاڑی کے بارے میں بتا دیں۔میرے فون میں چارجنگ ختم ہو گئی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔میں آپ سے جلد ہی دوبارہ رابطہ کروں گا۔"
یہ کہہ کر دوسری جانب سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے اسکرین کے نیچے موجود بٹن کو دبا کر چینل 55 لگایا۔اس بار اس کا زوہیا سے رابطہ نہیں ہو سکا۔شاید وہ سگنل کھو چکی تھی۔اس نے ریڈیو کے باقی چینلز کو بھی آزمایا مگر کوئی فائدہ

نہیں تھا۔اس طوفانی موسم میں سگنل ملنا دشوار تھا۔

ماریہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس چلی گئی اس نے پردہ ہٹا کر کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھا۔تاریکی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ہلکی ہلکی برف باری ابھی بھی ہو رہی تھی۔زوہاد نے اسے کاٹیج کے اندر رہنے کی تاکید کی تھی۔جو سایا اس نے جنگل میں دیکھا تھا اس جانب بھی اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ نجانے کیوں اس کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے۔شاید ٹھنڈ بڑھ گئی تھی۔اس نے رخ لکڑیوں کے ذخیرے کی جانب کیا۔اسے آتش دان میں مزید لکڑیاں ڈال دینی چاہیے تھیں۔

www.novelsclubb.com

ریڈیو سے ایک نسوانی آواز سن کر اسے جس قدر خوشی ہوئی تھی اس کا انداز لگانا زیادہ

مشکل نہیں تھا۔اس بیابان جنگل میں انسانی مدد کی امید ملنا بھی کسی معجزے سے کم نہ تھا۔

وہ لڑکی جو کوئی بھی تھی وہ زوبیا کی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی۔زوبیا کو لگ رہا تھا ایسا شاید خراب سگنل کی وجہ سے تھا لیکن جو بھی تھا اس کی آواز کسی تک پہنچ گئی تھی اور ہو سکتا ہے کوئی اس کی مدد کر دے۔

اپنی ایک جانب سے پتوں میں ہونے والی سرسراہٹ پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔وہاں سے اسے سفید روشنی اپنی طرف آتی دیکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

کیا مدد اتنی جلدی آگئی؟ پھر ایک ہی جھٹکے میں اسے وہ سایا یاد آگیا۔

وہ آدمی۔۔کہیں وہ واپس تو نہیں آگیا؟

اس خیال کے آتے ہی اس نے ریڈیو بند کر کے فوراسے درخت کی اوٹ میں پناہ لی۔وہ پنجوں کے بل بیٹھی تھی یوں کے سامنے سے کوئی اسے دیکھ نہ سکے۔

اگلے ہی لمحے ایک جھاڑی سے سایا برآمد ہوا۔وہ اونچے قد کا قدرے کسرتی جسم کا مالک تھا۔شانے چوڑے تھے۔اس کا قد گھاٹ اور چوڑے شانے اسی سائے کی عکاسی تھے۔یعنی وہ وہی تھا۔اس کا تعاقب کار۔

www.novelsclubb.com

زوبیا نے سر مزید جھکا لیا۔اس نے پہلی بار اسے اتنے نزدیک سے دیکھا تھا۔اس کے سیاہ چمکیلے بوٹ اس کے گھٹنوں سے کچھ نیچے کو آتے تھے۔اس نے سیاہ پتلون کے ساتھ سرخ چیک دار بٹنوں والی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔جس کے اوپر ایک موٹی جیکٹ اسے موسم کی سختی سے محفوظ رکھے ہوئے تھی۔فلیش لائٹ کی روشنی اس آدمی کے چہرے کو روشن کر رہی تھی۔

زوبیا نے پہلی بار اس کا چہرہ دیکھا۔اس کے سر کے بال چھوٹے تھے۔شیو بڑی ہوئی تھی جیسے کافی دنوں سے اس نے اپنے حلیہ پر غور نہیں کیا ہو۔آنکھیں بڑی اور خوفناک۔ان میں وہی ہیبت تھی جو اس نے پہلے دیکھی تھی۔روشنی میں اسے آدمی کے کندھے سے جھولتی وہ بندوق بھی نظر آگئی۔

اسے اغوا کرنا، کسی جگہ قید رکھنا، اس کا پیچھا کرنا کافی نہیں تھا جو وہ اب ایک بندوق بھی ساتھ لایا تھا۔

www.novelsclubb.com

زوبیا منہ پر ہاتھ رکھے ساکت بیٹھی رہی۔وہ جھاڑیوں کے پاس روشنی ڈالتے ہوئے جیسے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔اور پھر زمین کی جانب نگاہ پڑتے ہی اس کے مکروہ چہرے پر ایک زہریلی مسکان پھیل گئی۔زوبیا کی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کسے دیکھ کر مسکرا رہا ہے؟

وہ اس وقت اس آدمی کی بائیں جانب چھپی تھی۔ وہ زمین پر یہاں وہاں فلیش لائٹ کی روشنی ڈالتے ہوئے اس کی جانب بڑھنے لگا۔ تب بجلی کی سی تیزی سے زوبیا معاملے کی تہہ تک پہنچ گئی۔ وہ زمین پر اکھٹا ہوئی برف میں اس کے جوتوں کے نشانات کا پیچھا کر رہا تھا۔

زوبیا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔ خوف کے مارے اس کا جسم سوکھے پتے کی مانند کانپنے لگا۔ وہ اس تک پہنچنے والا تھا۔ وہ جھاڑیوں کی اوٹ سے اسی سمت آ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا زوبیا یہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ دھیمی چال چلتا ہوا دیکھائی دے رہا تھا۔ گویا وہ کسی لڑکی کا سنسان جنگل میں پیچھا نہیں کر رہا ہو بلکہ پارک میں چہل قدمی کرنے آیا ہو۔

بے ترتیب ہوتیں سانسوں کے درمیان زوبیا کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اس آدمی کی فلیش لائٹ اندھیرے میں دور تک دیکھ سکتی تھی لیکن وہ جس جگہ چھپی تھی وہاں بہت سارے

درخت تھے۔ان کے درمیان چھپنا آسان تھا۔اس آدمی کی بندوق اس کے کندھے سے لٹک رہی تھی۔اسے نشانے لگانے کے لیے بندوق کو اتار کر سیٹ کرنا ہوگا اور یہ کام وہ فلیش لائٹ تھامے کر سکتا تھا؟ شاید ہاں۔ بہر حال اسے پھر بھی ایسا کرنے میں کچھ وقت ضرور لگے گا۔

یہی موقع تھا۔ چنانچہ زوبیا نے جوتوں کے پاس سے برف دونوں مٹھیوں میں اٹھائی پھر ہتھیلیوں کو آپس میں بند کرتے ہوئے زور دیا۔ایک برف کا گولا تیار تھا۔

"یا اللہ میری مدد کرنا۔"

www.novelsclubb.com

دل ہی دل میں دعا مانگتے ہوئے اس نے سر زرا سا نکال کر اس آدمی کی جانب دیکھا۔وہ اب زوبیا سے صرف چند قدم کے فاصلے پر تھا۔البتہ ان دونوں کے درمیان ایک درخت حائل تھا۔

گولا اس آدمی کو ماروں یا اسے کسی قریبی جھاڑی پر پھینک کر اس کا دھیان بھٹکاوں؟ اس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سوچا۔

نہیں۔ وہ پہلے ہی جانتا ہے میں اس درخت کے پیچھے چھپی ہوں۔ وہ میری چال سمجھ جائے گا۔

پھر اس نے وہ کیا جو وہ ایسی صورتحال میں شاید کبھی نہیں کرتی۔ جونہی وہ آدمی اس کے قریب پہنچا زوبیا نے بجلی کی سی تیزی سے باہر نکل کر برف کا گولا پوری قوت سے اس کے منہ پر دے مارا۔ وہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔ گولا اس کی ناک پر لگتے ہی برف کے ننھے ننھے ذرات میں تبدیل ہو گیا۔ اس نے ایک ہاتھ اپنی ناک پر رکھا اور جب تک وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے سامنے دیکھتا زوبیا وہاں سے غائب ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آدمی نے جھلا کر اپنے دائیں بائیں دیکھا۔وہ جلدی جلدی فلیش لائٹ آس پاس موجود درختوں اور جھاڑیوں پر ڈال رہا تھا۔اسے بائیں جانب ایک جھاڑی میں حرکت ہوتی محسوس ہوئی۔اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ایک جھٹکے میں بندوق اپنے کندھے سے اتار کر ہاتھ میں تھامی پھر دوسرے ہاتھ میں فلیش لائٹ پکڑ کر بندوق کی نال کو نیچے سے سہارا دیا۔

اور جنگل کے سنسان ماحول میں گولی کی ایک گونج دور تک سنائی دی۔

بندوق کی نال سے نکلتے دھواں کی دوسری جانب آنکھوں میں نفرت لیے وہ جھاڑیوں کی طرف دیکھ رہا تھا پھر وہ لمبے لمبے ڈانگ بھرتا اس جھاڑی تک پہنچ گیا۔وہاں برف میں ایک چھوٹا پتھر پڑا اس کا منہ چڑا رہا تھا۔

اس نے ایک موٹی گالی دی پھر فلیش لائٹ کو زمین پر ڈالا۔وہاں اس کے جوتوں کے

نشانات نے زوبیا کے جوتوں کے نشانات کو بگاڑ دیا تھا۔اس نے فلیش لائٹ آگے بڑھائی تو ان دونوں کے جوتوں کے نشانات یونہی آپس میں گڈ مڈ ہو گئے تھے۔وہاں ایک دائرے کی شکل میں صرف جوتوں کے نشانات ہی نظر آ رہے تھے جو اوپر تلے مل کر نقشہ بگاڑ رہے تھے۔آدمی نے غصہ سے درخت پر ایک مکا مارا۔ایک معمولی لڑکی اسے اسی کے کھیل میں شکست دے کر بھاگ نکلی تھی۔

"اگلی بار یاد رکھنا کہ اسے بندوق کندھے سے اتارنے میں کوئی اتنا زیادہ وقت بھی نہیں لگتا۔برف کی ایک تہہ پر دوڑتے زوبیا خود سے کہہ رہی تھی۔"اور ہاں وہ فلیش لائٹ تھامے بھی بندوق چلا سکتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ پچھلے آدھے گھنٹے میں کئی بار چینل 55 لگا چکی تھی لیکن ریڈیو کی دوسری جانب مکمل خاموشی تھی۔زوہاد نے اس سے کہا تھا کہ اگر زوبیا اس سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کہیں آپس پاس ہی موجود تھی۔لیکن وہ کتنا قریب تھی؟

ماریہ نے آتش دان میں کچھ اور لکڑیاں ڈال دیں تھیں۔اس وقت آتش دان کے قریب تپش محسوس کرتے ہوئے اس نے بے اختیار سوچا تھا۔زوبیا اس وقت ٹھنڈ میں کس حال میں ہو گی؟کیا اس کے پاس گرم کپڑے ہونگے؟کیا اس نے کچھ کھایا پیا ہو گا؟اور پھر اس کی سوچوں کا دھارا دانیہ کی طرف مڑ گیا۔وہ اس وقت کیسی ہو گی؟کیا اسے ماریہ کا پیغام ملا ہو گا؟کیا وہ اس کی منتظر ہو گی؟

اپنی سوچوں کے درمیان اس کی نظر کھڑکی پر گئی اور اسے پھر سے یوں لگا جیسے دور جنگل

www.novelsclubb.com

میں کوئی کھڑا اس کی جانب دیکھ رہا ہو۔اپنے ہاتھوں پیروں کو جسم کے قریب کرتے ہوئے اس نے ایک جھرجھری لی۔یہ جگہ محفوظ تھی۔کاٹیج کے اندر کوئی نہیں آسکتا تھا اور ویسے بھی زوہاد نے اب تک ریسکیو والوں کو اطلاع دے دی ہو گی۔وہ لوگ بس آتے ہی ہونگے۔خود کو تسلیاں دینے کے بعد اس نے دوبارہ کھڑکی کی طرف دیکھا اس بار وہاں کھڑکی کے عین باہر ایک سایا کھڑا دیکھائی دیا۔جالی دار پردے کے باوجود اس کا ہیولا بالکل واضح تھا۔

دہشت سے آنکھیں پھاڑے ماریہ اس سائے کو دیکھ رہی تھی جو بغیر کوئی حرکت کیے وہاں منجمد کھڑا تھا۔آتش دان کے اس قدر قریب ہونے کے باوجود سردی کی ایک لہر اس کے جسم سے ہو کر گزری تھی۔اس ویران پہاڑی کے اس چھوٹے سے کاٹیج کی کھڑکی کے باہر ایک انجان شخص کھڑا تھا۔

ماریہ کی انگلیوں میں لرزش ہوئی۔وہ ہلنا نہیں چاہتی تھی۔وہ اپنی نظریں اس سائے سے

ہٹانا بھی نہیں چاہتی تھی۔ایک گہری سانس اندر کھینچتے ہوئے اس نے لکڑی کے فرش پر ہاتھ پیچھے کی جانب کھسکایا۔وہ ٹٹولتے ہوئے اپنا بیگ تلاش کر رہی تھی جو وہیں کہیں فرش پر رکھا تھا لیکن نجانے اس وقت کدھر غرق ہو گیا تھا۔

ماریہ کی آنکھیں بدستور سائے پر ٹکی تھیں۔وہ بھی بنا کوئی حرکت کیے وہیں کھڑا تھا۔ماریہ کی انگلیوں کو بیگ کی سطح محسوس نہ ہوئی تو ناچاہتے ہوئے بھی اس نے گردن گھما کر عقب میں جھانکا۔بیگ دائیں ہاتھ سے کچھ فاصلے پر رکھا تھا۔اس نے جھپٹ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔اب بیگ اس کے ہاتھوں میں تھا۔جب اس نے دوبارہ کھڑکی کی طرف گردن گھمائی وہ جو کوئی بھی تھا،اب وہاں نہیں تھا۔

ماریہ ایک ایک دم سے کھڑی ہو گئی۔یہ اس کے دماغ کا فتور نہیں تھا۔اس نے فوراً اپنے بیگ کی سب سے نچلی زپ کھول کر ہاتھ اندر ڈالا اور جب اس کی انگلیوں کو وہ شناسا لمس محسوس

نہ ہوا تو خطرے کی گھنٹی اس کے کانوں میں بجنے لگی۔اس نے زپ پوری کھول کر اچھے سے ٹٹولا پھر خالی ہاتھ باہر نکال کر اپنی قسمت کو کوسا۔

کھڑکی ویسی ہی تھی جیسے پہلے تھی۔وہاں اب کوئی نہیں تھا۔ماریہ کاٹیج سے باہر جانے کا رسک مول نہیں لے سکتی تھی۔فلحال جیسے بھی تھی یہ جگہ گرم تھی۔محفوظ تھی۔اگر وہ یہاں سے بھاگتی تو کہاں جاتی؟اس نے طے کر لیا تھا۔وہ صرف انتہائی ہنگامی صورت میں ہی کاٹیج سے باہر جائے گی کیونکہ یہاں رہ کر وہ اپنا دفاع کر سکتی تھی لیکن باہر وہ سایا اسے نقصان پہنچائے یا نہیں مگر یہ خون جماتی سردی ضرور اسے جان سے مار دیتی۔وہ بیگ کو سینے سے لگاتے وہیں بیٹھ گئی۔تبھی گدے کے سرہانے رکھے ریڈیو میں دوبارہ ہلچل ہوئی۔

"س۔۔۔سن۔۔۔س۔۔۔سکتی ہ۔۔۔"

آواز زوبیا کی تھی لیکن اس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی کہ ماریہ کچھ سمجھ نہیں سکی۔

"زوبیا؟ یہ تم ہو نا؟"

اس نے انگلی بٹن پر رکھ کر کہا۔

"ہاں"

وہ زوبیا ہی تھی۔اس کی آواز سن کر ماریہ کو دلی اطمینان ہوا تھا۔

"شکر خدا کا۔مجھے لگا میرا دوبارہ تم سے رابطہ نہیں ہو پائے گا۔"

"تم وہی ج س۔"

"میرا نام ماریہ ہے۔ہماری پہلے بھی بات ہوئی تھی لیکن اس وقت مجھے اس ریڈیو کا

www.novelsclubb.com

استعمال نہیں آتا تھا۔"

زوبیا نے دوسری جانب سے کچھ کہا مگر ماریہ سمجھ نہ سکی۔

"زوبیا تمہاری آواز صاف نہیں ہے۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔"

وہ قدرے اونچی آواز میں بولی۔

"سس۔۔۔گ۔۔۔سگ۔۔۔نل۔"

www.novelsclubb.com

سگنل؟

"اچھا تم ٹھہرو میں کچھ کرتی ہوں۔"

کہتے ہوئے ماریہ کھڑی ہو گئی اس نے دروازے پر ٹنگی جیکٹ اٹھائی جو کہ ابھی بھی ہلکی گیلی تھی۔ جلدی جلدی جیکٹ پہنی پھر اس نے پیر جوتوں میں اڑسے۔ وہ دروازہ کھولنے ہی والی تھی کہ اسے کھڑکی کے باہر وہ سایا یاد آ گیا۔ دروازے کے ہینڈل پر اس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہا۔

کیا وہ یہ رسک لے سکتی تھی؟ اگر وہ سایا اس وقت دروازے کی دوسری جانب اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہا ہوا تو؟

"م——میں——"

زوبیا کچھ کہہ رہی تھی۔

ہو سکتا ہے وہ کسی مصیبت میں ہو۔ کیا پتہ وہ کوئی ضروری پیغام دینا چاہتی ہو۔ ماریہ کے دل نے باز پرس کی۔ اس کے اندر ایک خود غرض آواز اسے کاٹیج کے اندر ہی رہنا کا کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے کیا شوق پڑا تھا جو ایسی صورتحال میں کسی اجنبی کی مدد کرے جبکہ وہ خود اس قدر مشکل حالات سے دوچار تھی۔اس سے جو ہو سکا اس نے وہ کیا۔اب اس سے آگے وہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر محض دانیہ تک پہنچنے میں تاخیر ہی کرے گی۔

اس نے شہادت کی انگلی دروازے کے ہینڈل پر رکھی پھر اسے ہوا میں اٹھایا۔اسے دوبارہ ہینڈل پر رکھا۔گویا وہ کسی دھن کے زیر اثر ہو۔

یکدم وہ دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔اس نے جا کر دیوار پر لٹکی لالٹین اٹھائی اور اگلے ہی لمحے وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس بندوق والے آدمی سے بھاگتے ہوئے وہ کافی دور نکل آئی تھی۔اندھیرے میں راستہ بنانا مشکل ہوتا جارہا تھااوپر سے سردی کی شدت میں پھر سے اضافہ ہو گیا تھا۔ہلکی ہلکی برف باری دوبارہ سے شروع ہو گئی تھی۔

وہ اب ایک بار پھر سے اس ڈھلوان کے پاس کھڑی تھی۔یہ وہی جگہ تھی جہاں سے وہ آئی تھی۔اس سے آگے وہی گھنا جنگل تھا جہاں سے اس نے اپنا سفر شروع کیا تھااور وہیں سے اس نے کوئی غلط موڑ کاٹا تھا جس کی وجہ سے اسے اب واپسی کا راستہ نہیں مل رہا تھا۔اب وہ وہی کر رہی تھی جو اسے حازک نے ان کی ان گنت کیمپنگ ٹرپ میں اسے سکھایا تھا۔

جب بھی راستہ بھٹک جاو تو واپس وہیں پہنچنے کی کوشش کرو جہاں سے سفر شروع کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حازک کی یاد آتے ہی اس کے دل میں ایک ٹھیس سی اٹھی تھی۔کیا وہ اس وقت اسے ڈھونڈ رہا ہو گا؟ کیا وہ جانتا ہو گا کہ میں اس وقت کہاں ہوں؟ وہ یقیناً میرے لیے بہت پریشان ہو رہا ہو گا۔خود کے لیے اسے پریشان ہوتا تصور کر کے ناچاہتے ہوئے بھی اس کی لبوں کے کونے اوپر کو اٹھے تھے۔

زوبیا نے ایک سانس خارج کی۔اس مسلسل کی بھاگ دوڑ میں وہ اس ٹرپ پر آنے کا مقصد ہی بھول گئی تھی۔حازک نے اسے خصوصی طور پر ٹریل ۵ پر بلایا تھا۔انہیں دربند آئے دو دن ہو گئے تھے۔ان کے ٹور گائڈ نے انہیں یہاں کی خوبصورت اور بلند و بالا بل کھاتی پہاڑیوں کی سیر کروائی تھی۔اس وقت برف باری شروع نہیں ہوئی تھی لیکن موسم میں وہی معمول کی خنکی تھی۔تیسرے دن حازک نے کیمپنگ کا ارادہ ظاہر کیا جسے سارا اور جمیل دونوں نے سراہا۔

زوبیا کیمپنگ کی خواہاں نہیں تھی لیکن حازک کی خواہش کے آگے اس نے بلآخر ہتھیار

www.novelsclubb.com

ڈال دیے۔انہوں نے ٹریل ۵ کا انتخاب کیا کیونکہ یہ ہانجوڑ سے سب سے قریبی ٹریل تھی اور بقول جمیل وہاں رات کا منظر ہی الگ تھا۔انہیں پہاڑ کی چڑھائی میں تین گھنٹے لگے تھے۔جس کے بعد وہ لوگ ایک کھائی نما جگہ پہنچ گئے۔اس کی دوسری جانب آسمان کو چھوتے پہاڑ تھے۔

انہوں نے پاس ہی اپنے ٹینٹ سیٹ کیے۔البتہ سارہ کو اوپر آتے آتے بخار کی سی کیفیت محسوس ہونے لگی۔وہ مغرب ہوتے ہی اپنے ٹینٹ میں آرام کرنے چلی گئی تھی۔دربند چونکہ بہت ہی بڑے رقبے پر پھیلا تھا اس لیے اس جگہ کو چاروں جانب سے پہاڑوں نے گھیر رکھا تھا۔یہاں کوئی شہر موجود نہ تھا۔دربند کے رہائشی لکڑی کے بنے گھروں میں رہتے اور نقل و حرکت کے لیے جانوروں کا استعمال کرتے۔نیز یہ کہ یہاں آلودگی نام کو بھی نہیں تھی۔

اور اسی لیے جب سورج غروب ہوا تو حازک زوبیا کو لے کر ایک اونچائی والے مقام پر آگیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ مائی گاڈ۔"

زوبیا حیرت سے اوپر آسمان کو تک رہی تھی۔

آسمان جو کہ اس وقت سیاہ رنگت اختیار کر چکا تھا۔اس پر چھوٹے بڑے ستارے ٹمٹمارہے تھے۔وہ کوئی چھت سی معلوم ہوتی تھی۔ہر سو پھیلی تاریکی اور اس پر اس قدر خوبصورتی سے جھلملاتے ستارے۔درمیان میں چاند جو پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔شہر میں ایسا نظارہ کہاں دیکھنے کو ملتا ہے؟

www.novelsclubb.com

"کیسا لگا؟"

حازک نے فخر سے سوال کیا۔

"خوبصورت۔" زوبیا نے کہا پھر حازک کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بات مکمل کی۔

"بہت خوبصورت۔"

حازک کی آنکھوں میں بھی گویا اس وقت پوری کائنات سمٹ گئی تھی۔

"حازک مجھے تمہارا یہ سرپرائز بہت پسند آیا۔ تھینک یو۔"

زوبیا کا لہجہ تشکرانہ تھا۔ اس وقت ہلکی سرد ہوا سے اس کے بال چہرے پر آتے ہوئے لہرا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔" حازک نے ایک ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرا۔ "یہاں سے دوسری جانب ایک جھیل بنی ہے جو چاروں اطراف سے پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ یہاں کا گائڈ بتا رہا تھا کہ اس جگہ کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں۔"

پھر اس نے شوخی سے زوبیا کی طرف دیکھا۔

"کل ہم وہاں جائیں گے۔"

لیکن قسمت کو یہ منظور نہ تھا۔زوبیا رات کے نو بجے تک حازک کے ساتھ بیٹھی رہی تھی۔اس سے باتیں کرتے ہوئے وقت کیسے گزرا اسے معلوم نہیں۔پھر وہ واپس اپنے ٹینٹ کی جانب چل پڑے اور۔۔اور پھر زوبیا کو کچھ یاد نہیں۔جب اس کی آنکھ کھلی وہ وہاں نہیں تھی اور حازک۔۔وہ نجانے کہاں تھا۔وہ بس امید کر سکتی تھی کہ حازک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

ہوا کے ایک ٹھنڈے جھونکے سے اس کے بال ماتھے پر بکھرنے لگے تو اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر انہیں پیچھے ہٹایا۔ایک لمبی سانس کھینچ کر وہ ایک ایک قدم احتیاط سے رکھتے ہوئے ڈھلوان چڑھنے لگی۔درمیان میں ایک آدھ بار اس کا پیر کسی پھسلن زدہ مقام پر پڑا جس سے اس

کا توازن ڈگمگایا مگر روک کلائمبنگ کی اسے عادت تھی۔اس لیے وہ ذہن میں اسے اپنی روک کلائمبنگ کی دیوار تصور کرتے ہوئے اوپر چڑھتی گئی۔کچھ ہی دیر میں وہ ڈھلوان کو سر کر چکی تھی۔

برف کی وجہ سے اس کی ہتھیلیوں میں گویا خون کی روانی رک گئی تھی۔اس نے دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیب میں ڈالے تو اس کا دایاں ہاتھ ریڈیو سے ٹکرایا۔اس نے فوراً ریڈیو باہر نکال کر اسے آن کیا۔چینل رینج میں تھا۔یعنی وہ اس لڑکی سے دوبارہ بات کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد اسے اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ اس لڑکی کا نام ماریہ تھا۔وہ جس جگہ تھی اس وقت ماریہ اور زوبیا کے درمیان کافی رکاوٹیں درپیش تھیں اس لیے زوبیا کی آواز ماریہ کو سنائی نہیں دے رہی تھی۔ماریہ نے اسے انتظار کرنے کا کہا تھا۔لیکن تبھی زوبیا کو اپنے ریڈیو کی زرد بتی کے ساتھ ایک لال بتی جلتی بجھتی دکھائی دی۔اس کے ریڈیو کی بیٹری کم ہو گئی تھی۔

اس نے تمام راستے ریڈیو کو اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھا تھا تاکہ جسم کی حرارت کی وجہ سے اس کی بیٹری جلدی ختم نہ ہو لیکن اس وقت ٹھنڈ اتنی تھی کہ بیٹری جلدی گرنے لگی تھی۔ اس نے سامنے گھنے جنگل کی جانب دیکھا۔اسے کسی نہ کسی طرح اسے پار کر کے واپس اس مقام پر پہنچنا تھا جہاں پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔

ماریہ کی جانب سے کسی جواب کی منتظر وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس جنگل کی طرف چل پڑی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھولتے ہی یخ ہوا کا جھونکا ماریہ سے ٹکرایا۔اتنا وقت کاٹیج کے اندر رہنے کے بعد وہ باہر کی سرد ہواؤں اور روح تک اترتی ٹھنڈ کو لگ بھگ بھول ہی گئی تھی۔ہونٹوں کو بھینچتے ہوئے اس نے آنکھیں سکیڑیں۔برف باری تیز ہو گئی تھی اور کاٹیج کے باہر کا منظر دور دور تک سفید تھا۔

"زوبیا؟میں کاٹیج سے باہر آ گئی ہوں۔کیا تم مجھے سن سکتی ہو؟"

اس نے ہوا کے شور کی وجہ سے اونچی آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں—میں تمہیں سن سکتی ہوں۔"

زوبیا کی آواز ابھی بھی مکمل شفاف نہیں تھی لیکن اب کم از کم ماریہ اس کی بات سمجھ سکتی تھی۔

"شکر ہے۔ تم اس وقت کہاں پر ہو؟"

ماریہ نے تیز نظروں سے کاٹیج کے اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے سوال کیا۔

"میں نہیں جانتی۔" اس کی آواز دھیمی تھی۔ "جب مجھے ہوش آیا تھا تو اس وقت میں کسی بند جگہ پر تھی۔ وہاں سے بھاگ کر میں ایک جنگل میں پہنچ گئی تھی۔ یہاں سے آگے ایک ڈھلوان بنی ہے۔ اس سے آگے ایک اور جنگل جیسی جگہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

کاٹیج کے باہر جلد کو چبھتی یخ بستہ ہواؤں اور سفیدی کی چادر کے اور کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔

زوبیا دوبارہ گویا ہوئی۔

"یہ جگہ بہت عجیب ہے۔میں اس وقت واپس اس جنگل میں ہوں جہاں سے میں پہلے گزری تھی۔"

"کیا تم اس طرف جا رہی ہو جہاں پر تمہیں بند رکھا گیا تھا؟"

ماریہ نے اپنے پیچھے کاٹیج کا دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔لالٹین اس کے ہاتھ میں تھی۔

"ہاں۔ہو سکتا ہے اس کی دوسری طرف مجھے ہائی وے یا پھر کوئی ٹریل نظر آجائے۔" زوبیا اظہار خیال کر رہی تھی۔"کیونکہ جس سمت سے میں ابھی ہو کر آرہی ہوں وہاں کوئی آبادی نہیں ہے۔"

ماریہ کاٹیج کی دائیں جانب چل پڑی۔برف اس کے ٹخنوں سے بہت اوپر تھی۔اس کے پیر ٹھنڈ کی شدت سے کپکپا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ جو تمہارا پیچھا کر رہا تھا۔ کیا وہ ابھی بھی وہیں ہے؟"

"میں کسی طرح اس سے جان بچا کر بھاگ آئی ہوں۔ وہ پیچھے جنگل میں کہیں ہے۔" اس کے لہجے میں خوف کا عنصر شامل تھا۔ "لیکن وہ آدمی بہت خطرناک ہے۔ اس کے پاس بندوق بھی ہے۔"

"کیا تم اسے جانتی ہو؟ وہ تمہارے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہے؟"

ماریہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں اسے نہیں جانتی۔ میں نے آج سے پہلے اسے کبھی نہیں دیکھا۔"

"میرا رابطہ ایک واچ ٹاور سے ہوا تھا۔" ماریہ سرگوشی کرتے ہوئے اپنے اطراف کا جائزہ

لے رہی تھی۔"وہاں موجود شخص نے کہا ہے کہ وہ ریسکیو سروسز کو اطلاع دے دیگا۔میں نے اسے تمہارے بارے میں آگاہ کر دیا ہے۔اس کا کہنا ہے کہ تم کہیں آس پاس ہی ہو گی۔یہ پورا علاقہ دربند کا ہے۔"

"مجھے یہاں کوئی ریسکیو ٹیم نظر نہیں آ رہی۔"

زوبیا نے اداسی سے کہا۔

"موسم خراب ہے۔ہو سکتا ہے انہیں آنے میں دقّت کا سامنا ہو۔"پھر ماریہ تیزی سے بولی۔"کیا تم نے کچھ کھایا پیا ہے؟اور تمہارے پاس گرم کپڑے ہیں؟"

"میں نے صرف چائے پی تھی۔میرے پاس ایک جیکٹ ہے لیکن مجھے بہت ٹھنڈ لگ رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

زوبیا کی آواز کمزور معلوم ہوتی تھی۔

"زوبیا تم اگر اس کاٹیج کو دیکھ سکو تو یہاں آ جانا۔مجھے نہیں پتہ کے لوگ پہاڑوں پر راستہ کیسے تلاش کرتے ہیں مگر میں جس کاٹیج میں ہوں اس کی ایک طرف جنگل جیسا علاقہ ہے اور دوسری طرف ہائی وے ہے۔"

وہ زوبیا کو راستہ سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ایسا نہ ہو کہ ریسکیو سروسز کے پہنچنے میں بہت دیر ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا فون کام کر رہا ہے؟"

زوبیا نے کچھ سوچتے ہوئے سوال کیا۔

"میرے فون کی بیٹری ڈیڈ ہے۔میری گاڑی دربند ہائی وے پر خراب ہو گئی ہے۔کیا تم

نے دوسرے چینلز سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی؟"

ماریہ اب کاٹیج کے کونے تک پہنچ گئی تھی۔وہ کھڑکی اس کی دوسری جانب واقع تھی جہاں اس نے وہ سایا دیکھا تھا۔

"ہاں۔لیکن یہ علاقہ پتہ نہیں کیسا ہے۔میرا تمہارے علاوہ کسی سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا۔"زوبیا کو رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔آخر وہ دربند آئی ہی کیوں؟

"وہ آدمی جو میرا پیچھا کر رہا ہے۔اس کا ٹھکانہ بھی یہیں کہیں ہو گا۔"

اس بار زوبیا نے گویا سرگوشی کی تھی۔

لالٹین کی روشنی میں ماریہ کی نظریں کاٹیج کی کھڑکی کی طرف گئیں۔وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔اس نے ایک سانس خارج کی۔اس کی نگاہیں نیچے کی طرف جھکیں اور پھر ساکت ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"میرے خیال سے اس کے پاس کوئی فون وغیرہ ہو گا لیکن میں نہیں جانتی۔" زوبیا بدستور کہہ رہی تھی۔ "اس واچ ٹاور والے آدمی نے بتایا کہ وہ کہاں پر ہے؟"

ماریہ اس کی بات کہاں سن رہی تھی کیونکہ کھڑکی کے عین نیچے جوتوں کے نشانات تھے۔ جو جنگل سے سیدھا اس طرف آئے تھے پھر دوبارہ واپس لوٹ گئے تھے۔ تازہ گرتی برف ان نشانات کو ڈھک رہی تھی مگر وہ حالیہ معلوم ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا اس سے کس چینل پر رابطہ ہوا تھا؟"

زوبیا نے دوبارہ سوال کیا۔

"ماریہ؟"

"کیا تم مجھے سن سکتی ہو؟"

زوبیا کو تشویش ہونے لگی۔

"ہاں۔"

ماریہ کو اپنی آواز غیر آشنا سی لگی۔

"کیا ہوا؟ کیا تمہیں میری آواز آ رہی ہے؟"

"تم نے۔۔۔" ماریہ نے تھوک نگلا۔ "تم نے کہا تھا کہ وہ بندوق والا آدمی۔۔ جنگل میں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں۔میں نے اسے آخری بار وہیں دیکھا تھا۔"

ماریہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔پھر وہ ایڑھیوں پر پورا گھومی۔"زوبیا۔ہو سکتا ہے مجھے تمہاری آواز نہ آسکے۔"وہ اونچی آواز میں کہتے ہوئے کاٹیج کے دروازے کی طرف دوڑنے لگی۔

"مگر شاید تم مجھے سن سکتی ہو۔"

اس کا سانس پھولنے لگا۔وہ لمبے لمبے ڈانگ بھرتی دروازے تک پہنچی۔کاٹیج کا دروازہ کھول کر اس نے فوراً اسے اندر سے بند کر دیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ۔۔"

آتش دان کے سامنے پڑے کپڑوں کی ایک گٹھری بنا کر اسے اپنے سیاہ بیگ میں ٹھونسنے

www.novelsclubb.com

لگی۔

"وہ آدمی جو تمہارا پیچھا کر رہا ہے۔"

پھر اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر کھڑکی کی جانب دیکھا۔

"مجھے لگتا ہے وہ یہاں ہے۔" اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سرد ہوتے ماحول میں جذب ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"——وہ یہاں ہے۔"

"کیا؟"

زوبیا نے حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات لیے کہا۔

"تم اس کاٹیج کی طرف مت آنا۔ مجھے لگتا وہ آدمی یہاں آگیا ہے۔"

ماریہ اسے تنبیہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماریہ تم وہاں سے فورا نکلو! "زوبیا چیخی۔ "اس کے پاس بندوق ہے۔ اس نے مجھ پر گولی بھی چلائی تھی۔"

اپنے پیچھے محسوس ہونے والی آہٹ پر اس نے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں اندھیرے میں اسے

کوئی نظر نہ آیا۔زوبیا کے پسینے چھوٹنے لگے۔اگر وہ آدمی ماریہ کے کاٹیج کے پاس ہے تو پھر یہ آواز کس کی تھی؟

"زوبیا تم اس واچ ٹاور کو تلاش کرو۔اب صرف وہی آدمی ہماری مدد کر سکتا ہے۔"

ریڈیو سے ماریہ کی آواز آئی۔

زوبیا کو اندھیرے میں کبھی چہرے تو کبھی الٹی سیدھی چیزیں نظر آرہی تھیں۔اس کا دماغ اسے دھوکہ دے رہا تھا۔وہ تیز تیز قدم لیتی وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ماریہ پلیز اپنا دھیان رکھنا۔میرے ریڈیو کی بیٹری ختم ہونے والی ہے۔"

وہ ریڈیو سینے سے لگائے اندھیرے میں دوڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ جو کوئی بھی تھا واپس جنگل کی جانب جا چکا تھا۔ وہ پیروں کے نشان کسی جانور کے نہیں تھے کیونکہ ماریہ نے کسی انسانی سائے کو وہاں دیکھا تھا اور یوں چوری چھپے کون کسی کی کھڑکی سے اندر جھانکتا ہے؟ ایسے میں اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ کون ہو سکتا تھا۔ یہ علاقہ کسی سائیکو کے کھیل کا میدان تھا اور شاید اس کا نشانہ لڑکیاں تھیں۔

ماریہ ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مڑوڑتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ ریڈیو اس نے بند کر دیا تھا کیونکہ زوبیا کی جانب سے "بیٹری ختم" جیسا کچھ کہا گیا تھا۔ غالباً اس کے ریڈیو کی بیٹری ختم

www.novelsclubb.com

ہونے والی تھی یا پھر وہ ماریہ کو بیٹری سنبھال کر استعمال کرنے کا مشورہ دے رہی تھی۔

اس نے چینل 54 پر رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔زوہاد نے کہا تھا وہ ان دونوں کی مدد کرے گا لیکن اس وقت وہ دونوں ہی مصیبت میں تھیں۔زوہاد کی موجودگی میں ایک سائیکو یہاں بندوق کی نوک پر لڑکیوں کو نشانہ بنا رہا تھا اور اسے معلوم نہیں؟ ماریہ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔اسے یہ سب کس قدر مشکوک لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً دس منٹ تک بے چینی سے کاٹیج میں ٹہلنے کے بعد اس نے پھر سے ریڈیو آن کیا اور اس بار خوش قسمتی سے چینل 54 رینج میں تھا۔

"ماریہ صاحبہ، کیا یہ آپ ہیں؟"

وہی ازلی پر سکون لہجہ۔

"جی۔ میں ہی ہوں۔"

ماریہ کا حلق خشک ہو رہا تھا۔اس کے پاس پینے کا پانی ختم ہو چکا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟ باہر برف باری دوبارہ سے شروع ہو گئی ہے۔"

"آپ نے ریسکیو سروسز کو فون کیا؟"

www.novelsclubb.com

ماریہ نے اس کا سوال سراسر نظرانداز کر دیا۔

"جی۔" زوہاد نے تھوڑا توقف کیا۔"ان کا کہنا ہے کہ برفانی تودا گرنے سے دربند ہائی وے کا داخلی راستہ مکمل طور پر غیر فعال ہے۔اس لیے انہوں نے شہر کی ٹیم کو روانہ کیا ہے

لیکن موسم بہت خراب ہے۔انہیں پہنچنے میں دیر ہو سکتی ہے۔"

برفانی تودے کے گرنے اور دربند ہائی وے کے داخلی راستے کے بند ہونے کے بارے میں وہ پہلے سے جانتی تھی۔اس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔وہ تذبذب کا شکار تھی۔کرسی پر بیٹھے اپنے گھٹنے کو غیر ارادی طور پر ہلاتے ہوئے وہ کسی سوچ میں گم تھی۔پھر جیسے کسی فیصلے پر پہنچ کر وہ بولی۔

"مجھے لگتا ہے میرے کاٹیج کے باہر کوئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟"

اس بار زوہاد کے لہجے میں حیرت کا عنصر واضح تھا۔

"میں نے کسی کے جوتوں کے نشانات دیکھے ہیں۔۔برف میں۔"

ماریہ کی آنکھیں سامنے کھڑکی پر ٹکی تھیں۔

"کیا آپ نے کسی کو دیکھا؟"

"ایک سایا۔ مجھے لگتا ہے کوئی ہے یہاں پر۔"
اسے لگا جیسے پردے میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔ مگر وہ اس کا وہم تھا۔

"آپ گھبرائیں مت۔"
www.novelsclubb.com
زوہاد کی آواز کاٹیج میں گونجی۔ اس وقت بالکل تنہائی میں ریڈیو سے نکلتی یہ آواز ماریہ کا باہر کی دنیا سے ایک واحد تعلق تھا۔

"آپ یہاں کے واچ ٹاور میں کام کرتے ہیں اور آپ کی ناک کے نیچے کوئی سر پھرا

بندوق لیے زوبیااور مجھے ہراساں کررہاہے۔"ماریہ نے حتی الامکان غصے کودبانے کی کوشش کی تھی۔لیکن اس کی اینگر مینیجمنٹ کلاسسزاس کے کسی کام نہ آئی تھیں۔اس کا غصہ جوں کاتوں تھا۔

"بندوق؟کیامطلب؟"زوہادچونکا۔"کیاآپ کادوبارہ زوبیاسے رابطہ ہواہے؟"

"ہاں اوراس نے مجھے بتایاکہ کوئی آدمی بندوق لیےاس کا پیچھاکررہاہے۔"

ماریہ کابس نہیں چلارہاتھاکہ وہ زوہادکواس کی نااہلی پردوچار باتیں بھی سنادیتی۔یہ کس قسم کاواچ ٹاور تھا؟

"کیاانہوں نے آپ کوبتایاکہ وہ اس وقت کہاں ہیں؟"

زوہادنے عجلت میں دریافت کیا۔

"کسی جنگل میں۔" ماریہ نے ذہن پر زور دینے کی کوشش کی۔ "جہاں سے آگے ڈھلوان ہے۔"

اس سے زیادہ تفصیلات کی امید رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

"ایسے تو یہاں بہت سے مقامات ہیں۔"

زوہاد نے گویا خود کلامی کی۔ وہ اگر دربند کی صرف ایک پہاڑی سر کرتا تو اسے اس جیسے چھ مقامات نظر آجاتے۔

"آپ ہماری کوئی خاص مدد نہیں کر رہے ہیں۔"

ماریہ نے دانت پیسے۔ واچ ٹاور میں کام وہ کرتا ہے اور معلومات اسے میں فراہم کروں؟

www.novelsclubb.com

"میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں۔آپ سے بات ختم کرتے ہی میں نے اپنے قریبی مقامات پر نظر ڈالی تھی لیکن مجھے زوبیا یا کوئی اور یہاں نہیں ملا۔"

زوہاد کی بات مکمل ہونے پر ماریہ بدستور خاموش رہی۔وہ مضطرب تھی۔پریشان تھی۔ کیا وہ زوہاد پر بھروسہ کر سکتی تھی؟کیا وہ سچ کہہ رہا تھا؟

"دیکھیں ماریہ صاحبہ۔"اس نے گویا ماریہ کی کیفیت کو بھانپ لیا تھا۔"مجھے یہ نوکری جوائن کیے مشکل سے ایک ہفتہ ہوا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے نوٹس کیا ہے کہ میرے ساتھ کام کرنے والے لوگ کچھ عجیب عجیب سی باتیں کرتے ہیں۔"

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

ماریہ کی تیوری پر بل چڑھے۔

"مجھے لگتا ہے کوئی ان پہاڑوں میں چھپ کر غیر قانونی سرگرمیاں سرانجام دے رہا ہے۔میری ڈیوٹی کی پہلی رات مجھے جنگل میں ایک روشنی دیکھائی دی تھی۔وہاں کا جائزہ لینے پر مجھے وہاں کوئی نہیں ملا۔جب میں نے یہ بات اپنے ساتھی کو بتائی تو اس نے کہا کہ یہ میرا وہم ہے۔"

ماریہ نے حیرت سے دریافت کیا۔

"یعنی آپ کہنا چاہتے ہیں کہ کوئی خطرناک انسان اس وقت ہمارے درمیان ہے؟"

"ہو سکتا ہے۔"زوہاد کا لہجہ پر سوچ تھا۔"اس لیے مجھے آپ دونوں کی فکر ہو رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

فکر؟کسی کو ماریہ کی فکر تھی۔پتہ نہیں کیوں لیکن ایک غیر شناسا سے جذبے نے اس کی دل میں انگڑائی لی۔آج تک کبھی کسی نے ماریہ کا خیال نہیں رکھا تھا۔کبھی کسی کو اس کی فکر نہیں ہوئی تھی۔وہ تاعمر تنہا زندگی گزارنے کا عہد کر چکی تھی پھر علیان نے اس کی دل کی سرزمین پر قدم رکھا۔خیر اب وہ بھی اس کا ماضی بن چکا تھا۔اس وقت وہ بالکل اکیلی تھی۔

"مجھے بھی زوبیا کی فکر ہے۔"ماریہ دھیمے لہجے میں کہنے لگی۔"پتہ نہیں کون اس کے پیچھے پڑا ہے۔پتہ نہیں وہ کیا چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے چینل 55 پر رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی شاید کسی تکنیکی خرابی کے باعث رابطہ نہیں ہو سکا۔"

"میری تو زوبیا سے کچھ دیر پہلے ہی بات ہوئی ہے۔"ماریہ تعجب سے بولی۔

کہیں زوہاد مجھے بے وقوف تو نہیں بنا رہا؟اس کے اینگر ایشوز کے ساتھ ساتھ ٹرسٹ ایشوز نے بھی سر اٹھایا۔

"ہو سکتا ہے آپ کا ریڈیو زوبیا کے ریڈیو کی فریکونسی کو میچ کر رہا ہو۔"زوہاد گویا اسے سمجھانے لگا۔"اکثر ایسا ہوتا ہے۔کچھ ریڈیو ہر فریکونسی کیچ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔"

"اب کیا ہو گا؟"

www.novelsclubb.com

وہ ناامید نہیں ہونا چاہتی تھی۔لیکن وہ اس انجان انسان سے امید بھی کیا کر سکتی تھی؟

"اگر آپ کا دوبارہ زوبیا سے رابطہ ہو تو انہیں واچ ٹاور آنے کا مشورہ دیں۔انہیں کہیں واچ ٹاور دور سے بھی دیکھائی دے جائے گا۔اس کی لوکیشن مشرق کی جانب ہے۔"

"اور۔۔میں؟"

اس نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری۔

"آپ۔۔اس وقت وہ کاٹیج آپ کے لیے محفوظ جگہ ہے۔میرا اٹاور کاٹیج سے کافی دوری پر ہے۔اگر آپ باہر نکلیں اور وہ آدمی آس پاس گھات لگائے بیٹھا ہو تو۔۔مشکل ہو جائے گی۔"

وہ پیشہ ورانہ انداز میں کہہ رہا تھا لیکن ماریہ کا موڈ بگڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں یہاں قید نہیں رہ سکتی۔مجھے یہاں سے جانا ہے۔میری بہن——"

اس نے بات دانستہ ادھوری چھوڑ دی۔

"آپ کی بہن؟"

دوسری جانب سے سوال کیا گیا۔

"میری بہن کو اس وقت میری ضرورت ہے۔" اس نے انگلیوں کی مدد سے اپنا ماتھا مسلا۔ "وہ شاید جانتی بھی نہیں ہے کہ میں اس وقت کہاں ہوں۔۔۔ میرا فون بھی ڈیڈ ہے۔"

ماریہ کے لہجے سے بے بسی ٹپک رہی تھی۔

"کیا آپ اپنی بہن کا نمبر مجھے دے سکتی ہیں؟ میں آپ کی طرف سے ان سے بات کر کے انہیں آپ کی موجودہ صورتحال کے بارے میں آگہی فراہم کر سکتا ہوں۔"

زوہاد نے گویا مشورہ دیا۔

"مجھے۔۔ نمبر یاد نہیں۔"

ماریہ کو اپنی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کیا زوہاد اسے جج کرے گا؟ کیا وہ یہ سمجھے گا کہ میں ایک اچھی بہن نہیں ہوں؟

زوہاد نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"کسی اور قریبی یا رشتے دار کا نمبر؟"

اس کے ذہن میں علیان کا خیال آیا لیکن اس کے پاس ماریہ کے کسی رشتے دار کا نمبر نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔"

مردہ سے انداز میں کہا۔

ماریہ نے بے چینی کی کیفیت میں بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ وہ کرسی پر آگے پیچھے حرکت کر

رہی تھی۔اس کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں اس وقت آپ پریشان ہیں لیکن یہ پریشانی بس کچھ ہی گھنٹوں کی ہے۔"

زوہا داس کی ہمت باندھنے کی کوشش کر رہا تھا۔"یہاں کی مقامی پولیس خراب موسمی صورتحال میں بھی اپنا کام بہت ایمانداری سے نبھاتی ہے۔یہ زرا سا طوفان ان کو زیادہ دیر روک کر نہیں رکھ سکتا۔"

www.novelsclubb.com

پاکستانی پولیس اور ایمانداری؟ ماریہ کو اچنبھا ہوا۔

"ان کے آجانے سے صرف ایک مسئلہ حل ہو گا۔میری زندگی میں اس وقت ہزار مسئلے چل رہے ہیں۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی۔کاٹیج کی تنہائی اس پر حاوی ہونے لگی تھی۔اسے تنہائی سے خوف نہیں آتا تھا مگر وہ تنہا رہنا بھی نہیں چاہتی تھی۔کیونکہ اکیلا پن اسے مجبور کرتا کہ وہ ماضی،حال اور مستقبل کے تمام اندیشوں کے بارے میں سوچنے لگے۔اس کا نتیجہ ہمیشہ برا ہی نکلتا تھا۔اگر اس وقت وہ زوہاد سے باتیں کر کے خود کو کمپوزر کھ سکتی تھی تو ایسا ہی سہی۔

دوسری جانب سے زوہاد کی آواز میں کچھ تبدیلی آئی۔شاید وہ کسی چیز سے ٹیک لگاتے ہوئے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مسئلے مسائل کس کی زندگی میں نہیں ہوتے ماریہ صاحبہ؟اگر آپ ایک ایسا آدمی مجھے ڈھونڈ کر دکھا دیں جو اپنی زندگی سے 100% مطمئن ہے تو وعدہ کرتا ہوں میں اپنی جاب چھوڑ دوں گا۔"

وہ بہت ہلکے پھلکے سے انداز میں بولا تھا۔اب تک ان کی گفتگو بہت لیے دیے سی رہی

تھی۔

ماریہ نے ناک سے ایک سانس خارج کی۔

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ آپ اپنی نوکری کو خیر آباد کہنے کے لیے ہر دم کوشاں رہتے ہیں؟"

ایک پھیکی سی مسکراہٹ نے اس کے چہرہ کا احاطہ کیا۔

زوہاد ہلکا سا ہنسا۔

www.novelsclubb.com

ان کے درمیان موجود برف پگھلنے لگی۔

"چلیں آپ مجھے بتائیں آپ کے ساتھ کیا کیا مسائل ہیں؟ ہو سکتا ہے میں آپ کو کوئی

مخلصانہ مشورہ دے دوں؟"

ماریہ خاموش ہو گئی۔اس کے مشورے سے کون سا اس کی زندگی نے بدل جانا ہے؟

جب ماریہ کچھ نہ بولی تو زوہاد نے خود ہی بات آگے بڑھائی۔

"آپ کی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔وہاں سے شروعات کریں؟"

"آپ کو واچ ٹاور میں کوئی کام نہیں ہے کیا؟"

ماریہ نے طنز کیا۔

"مجھے ہر گھنٹے دو گھنٹے بعد موسم کی تبدیل ہوتی صورتحال کے ڈیٹا کی مانیٹر میں اینٹری کرنی پڑتی ہے۔ساتھ ہی میں آس پاس کے علاقوں کی دوربین سے وقتاً فوقتاً نگرانی بھی کرتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسے اپنی نوکری کے بابت بتانے لگا۔"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ان کاموں سے فارغ ہوا ہوں۔ باہر تیز برف باری جاری ہے۔ایسے میں انسان بور ہو جاتا ہے۔"

ادھر ماریہ کارپوریٹ کی غلامی کر کے تھک گئی تھی اور یہاں یہ موصوف اتنی آسان نوکری کر رہے تھے۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوبارہ کھڑکی کے پاس پہنچ گئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ڈر ہے کہ وہ آدمی دوبارہ کاٹیج کے باہر نہ آجائے۔"

ماریہ کھڑکی سے پردہ ہٹاتے ہوئے بولی۔

"آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے آپ اپنا دفاع کر سکیں؟"

زوہاد کی بات پر ماریہ نے کاٹیج کے اندر ایک نظر دوڑائی۔

زوہاد کی آواز پھر سے سنائی دی۔

"کوئی بھاری وزنی شہ؟ یا پھر کوئی دھات کی بنی ہوئی چیز؟"

ماریہ کی نگاہیں آتش دان کے پاس کھڑی دھاتی اسٹک پر گئی۔وہ دھات کی ایک لمبی روڈ تھی جس کے دستے پر موٹا چمڑا لگا تھا۔ماریہ اسی جانب چل دی۔ہاتھ میں اٹھانے پر وہ زیادہ وزنی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہاں ایک اسٹک ہے۔شاید اس سے آتش دان کے اندر موجود لکڑیوں وغیرہ کو اٹھایا جاتا ہے۔"

اسٹک ساتھ لا کر وہ واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔

"گڈ۔ وہ دھات کی ہو گی۔" زوہاد پر جوش انداز میں بولا۔ "اگر وہ آدمی آپ کو دوبارہ پریشان کرے تو یہ اسٹک سیدھا اس کے سر پر مار یے گا۔"

ماریہ نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ "آپ بھول رہے ہیں کہ اس کے پاس ایک بندوق ہے۔"

زوہاد اپنی کمزور یادداشت پر تھوڑا شرمندہ ہوا۔ "ارے ہاں۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔" وہ ہمیشہ سے اندھیرے میں روشنی کی کرن ڈھونڈ لینے کا قائل تھا۔

اتنے optimistic لوگ بھی ہوتے ہیں اس دنیا میں؟ ماریہ نے سر جھٹکتے ہوئے سوچا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں ماریہ صاحبہ۔آپ پریشان مت ہوں۔سب ٹھیک ہو جائے گا اور۔۔۔"

زوہاد کی آواز ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگی اور بلآخر رابطہ منقطع ہو گیا۔سگنل چلا گیا تھا۔

ماریہ کو ایک دم اپنے چاروں اور اندھیرا پھیلتا محسوس ہوا۔زوہاد سے بات کرتے وقت اس ویران سے کاٹیج کا ماحول یکسر تبدیل ہو گیا تھا مگر اب۔۔

ایک شخص بھی کتنا کچھ بدل سکتا ہے اور وہ بھی بغیر کوشش کیے۔زوہاد جاوید ایک بہت منفرد قسم کا شخص تھا۔

ماریہ نے ریڈیو کان کے قریب سے ہٹا لیا۔وہ بے بسی سے سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گئی۔ کچھ ٹھیک نہیں ہونے والا تھا۔اس کی چھٹی حس اسے بار بار یہاں سے بھاگ جانے کو کہہ رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔

ٹھک ٹھک ٹھک۔

اس نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا۔ کوئی دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ کون ہو سکتا ہے؟ کہیں وہ بندوق والا آدمی تو نہیں؟

ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک۔

www.novelsclubb.com

اس بار دستک تیز تھی۔

ماریہ نے کرسی کے پاس موجود دھاتی اسٹک دوبارہ تھام لی۔ دروازہ زور زور سے بجنا

شروع ہو گیا۔

"کون ہے؟"

ماریہ نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

ابھی دوسری جانب سے وہ مجرم کہے گا کہ میں ہوں دروازہ کھولو۔اس نے اس گھٹن زدہ ماحول میں بھی استہزایہ سا سوچا۔

www.novelsclubb.com

"دروازہ کھولو۔"

ایک نسوانی آواز سماعت سے ٹکرائی۔

ماریہ کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔پھر اس کا دل زور سے دھڑکا۔زوبیا؟

مگر وہ تسلی کر لینا چاہتی تھی۔

"تم کون ہو؟"

اس نے دوبارہ پوچھا۔

"میں اس کاٹیج کی مالکن ہوں۔"

جواب دیا گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ تذبذب کی کیفیت میں دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔اس کاٹیج کی مالکن؟ یہ آواز زوبیا کی نہیں تھی لیکن یہ اس بندوق والے آدمی کی آواز بھی نہیں ہو سکتی تھی۔

"باہر بہت ٹھنڈ ہے۔ کیا تم پلیز دروازہ کھولو گی؟"

عورت نے اس بار قدرے اونچی آواز میں کہا۔

ہمت جتا کر ماریہ نے دروازہ کھول دیا پر ہاتھ میں پکڑی اسٹک اس نے ہنوز جکڑی ہوئی تھی۔

دروازہ دھیرے سے کھلتا چلا گیا۔ چوکھٹ پر ایک سایا کھڑا تھا۔ اس نے ہاتھ میں ایک لالٹین اٹھا رکھی تھی۔ لالٹین کی روشنی میں سائے کی چھوٹی آنکھوں نے ماریہ کا سر تا پیر جائزہ لیا پھر وہ خراماں خراماں چلتی اندر آ گئی۔

وہ عمر میں ماریہ سے کچھ بڑی معلوم ہوتی تھی۔ ٹخنوں تک آتی ہلکی گلابی رنگ کے گاون اور سیاہ پینٹ میں ملبوس اس نے اوپر سے موٹی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ پیر گرم جوتوں میں مقید

تھے جبکہ سر پر جیکٹ کی ہڈ ڈال رکھی تھی۔

اس کے باریک لبوں میں جنبش ہوئی۔

"تم کون ہو؟"

"ماریہ۔"

ماریہ کے منہ سے غیر ارادی طور پر نکلا۔

www.novelsclubb.com

وہ اب چلتے ہوئے آتش دان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔اس نے لالٹین فرش پر رکھ دی۔

"کیا تم یہاں سیر و تفریح کی غرض سے آئی ہو؟"

عورت نے ہاتھوں سے دستانے اتار کر ہتھیلیوں کو آتش دان کی جانب کرتے ہوئے سوال

کیا۔جب وہ بولتی تھی تو اس کی آنکھیں ساکت رہتیں۔

ماریہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"میں شہر کی طرف جا رہی تھی۔موسم خراب تھا اس لیے یہاں پناہ لینی پڑی۔"

گاڑی خراب ہونے کا ذکر وہ جان بوجھ کر حذف کر گئی۔

"یہ میرا کاٹیج ہے۔اسے پناہ گزینوں کے لیے ہی بنوایا گیا ہے۔"

اس کی نظریں آتش دان میں بھڑکتے شعلے پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہاں تھیں؟"

ماریہ اپنی جگہ ساکت کھڑی رہی۔

عورت نے ابرو اچکائی۔ ظاہر ہے وہ اس کے سوال کا مفہوم نہیں سمجھی تھی۔

"میرا مطلب ہے۔۔" ماریہ نے گلا کھنکھارا۔ "میں کافی دیر سے اس کاٹیج میں ہوں لیکن میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔"

"میں سامنے جنگل میں رہتی ہوں۔"

عورت نے سر کی مدد سے کاٹیج کی ایک جانب اشارہ کیا۔ "وہاں میرا گھر ہے۔"

www.novelsclubb.com

پھر اس نے تیز نگاہوں سے کاٹیج پر ایک سرسری نظر ڈالی۔

"کیا تم اکیلی ہو؟"

ماریہ کا جبڑا تنا۔ اس کی گرفت مٹھی میں جکڑی اسٹک پر مضبوط ہوئی۔

"ڈرو مت۔"اس کے چہرے پر آتے تناو کو محسوس کرتے ہوئے وہ عورت بولی۔"میں تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی غرض سے یہاں نہیں آئی ہوں۔"

اور میں کل پیدا ہوئی ہوں۔ماریہ نے طنزیا سوچا۔

"آپ اس جنگل میں تنہا رہتی ہیں؟"

اس نے لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں۔"

اس کا سرد اور پر سکون لہجہ ماریہ کو چبھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس وقت یہاں کیسے آئیں؟ کوئی کام تھا آپ کو؟"

وہ کسی پولیس افسر کی طرح سوال پر سوال داغ رہی تھی۔

اگر عورت نے اس کے لہجے کی سرد مہری کو محسوس کیا بھی تھا تو اس کے چہرے پر کوئی خاص آثار نہیں ابھرے تھے۔

"میں نے دور سے کاٹیج کے اندر روشنی دیکھی۔ جتنی لکڑیاں میں آتش دان میں ڈال کر گئی تھی اس حساب سے آگ کو اب تک بجھ جانا چاہیے تھا۔" اس نے نگاہوں کا رخ ماریہ کی جانب موڑا۔ "بس یہی دیکھنے چلی آئی کہ کسی کو میری مدد کی ضرورت تو نہیں۔"

"آپ ہمیشہ سے اس جنگل میں رہتی ہیں؟"

ماریہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

عورت نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

تو پھر زوہا دنے اس عورت کا تذکرہ کیوں نہیں کیا؟

"یہاں پر کھانے پینے کا سامان نہیں ہے۔اگر تم چاہو تو میرے ساتھ میرے گھر چل سکتی ہو۔"

عورت اب اس کی طرف پوری گھوم چکی تھی۔اس کا قد ماریہ سے کافی اونچا تھا۔

"نہیں شکریہ میرے پاس کھانا ہے۔"

ماریہ ہنوز اسے گھورتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں اچھی سی کافی تیار کر دوں گی۔" عورت نے الماری پر پڑے انسٹنٹ کافی کے ریپر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "تازہ کافی کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔"

"نہیں۔" وہ جھٹ سے بولی۔ "آپ کا بہت شکریہ لیکن مجھے انسٹنٹ کافی پینے کی عادت ہے۔" "جھوٹ بولنے میں کیا جائے گا۔

اب وہ دونوں اک دوسرے کے مقابل کھڑی تھیں۔ماحول میں تپش کے ساتھ ایک تناو ہر گزرتے لمحے بڑھتا جا رہا تھا۔ عورت کے کاٹیج میں قدم رکھنے کے بعد سے اب تک ماریہ اپنی جگہ سے ہلی نہیں تھی۔ پسینے کی ایک لکیر اس کی کمر سے ہوتے ہوئے اس کی ریڑھ کی ہڈی تک پہنچی۔

"کیا آپ ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی ادھر آئی تھیں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے عورت کے چہرے پر نظریں گاڑے رکھیں۔

"نہیں۔" لہجہ اسپاٹ تھا۔ "تم کیوں پوچھ رہی ہو؟" اس نے تیز نظروں سے ماریہ کو گھورا۔

"مجھے لگا تھا شاید میں نے کھڑکی کے باہر کسی کا سایا دیکھا۔ ہو سکتا ہے یہ صرف میرا وہم ہو۔"

اس نے بات کو رفع دفع کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

وہ جوتوں کے نشانات اس کا وہم ہر گز نہیں تھے لیکن کچھ تو تھا جو اسے اس عورت سے تفصیلات چھپانے کے لیے اکسا رہا تھا۔

"یہ علاقہ خالی ہے۔یہاں کوئی آتا جاتا نہیں ہے۔"وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کھڑکی تک پہنچی۔پھر اس نے انگلی کی مدد سے پردے کا کونا ہٹا کر باہر جھانکا۔

"ہاں اگر موسم کی خرابی کی وجہ سے تمہاری طرح کوئی اور بھی یہاں پناہ لینے آیا ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتے۔"

اب وہ کھڑکی کے پاس سے ہٹتے ہوئے بولی۔

"اگر مجھے پتہ ہوتا یہاں کوئی لڑکی ہے تو میں تمہارے لیے گرم شال لے آتی۔برفانی طوفان میں آتش دان کی تپش کے باوجود یہ کاٹیج ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔"

اس کا رخ پھر سے ماریہ کی جانب تھا۔

"کیا آپ کے پاس فون ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں۔میرے گھر پر۔"

ماریہ نے ہونٹ چبایا۔

"کیا آپ اپنا فون یہاں لا سکتی ہیں؟مجھے ضروری کال کرنی ہے مگر میرے فون کی بیٹری ڈیڈ ہے۔"

"کیا تم واقعی میں میرے ساتھ میرے گھر نہیں جانا چاہتی؟میں سچ میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔"

اس کا انداز ابھی بھی لیا دیا سا تھا۔

اس کا ٹیج میں اکیلے پوری رات گزارنا خطرناک تھا۔وہ سر پھرا ابھی پورے علاقے میں

دندناتے ہوئے گھوم رہا تھا۔ مگر کیا وہ اس انجان عورت پر بھروسہ کر سکتی تھی؟

اسے کشمکش میں دیکھ کر وہ عورت بولی۔

"میں سمجھ سکتی ہوں اس صورتحال میں تم کسی کے ساتھ نہیں جانا چاہو گی۔ مگر یہ کاٹیج میرا ہے۔ میں نے اسے لوگوں کی مدد کیے لیے ہی بنایا ہے۔"

کس پر اعتبار کرے۔ کس کا یقین کرے؟ زوہا نے اسے کاٹیج میں ہی رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن اگر وہ آدمی یہاں آگیا تو؟ پھر میں کیا کروں گی؟ اس کے پاس بندوق ہے۔۔ میں اس سے اپنا دفاع کیسے کروں گی؟

اس آدمی کی نسبت اس عورت سے اپنا دفاع کرنا تھوڑا آسان ہوتا۔ بس ایک فون کال کر کے میں واپس آجاوں گی۔ اگر اس عورت نے کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے کی کوشش کی تو میں اپنا

دفاع کرنا جانتی ہوں۔ماریہ نے اس کے ساتھ جانے کی ہامی بھر لی۔

وہ دونوں ساتھ کاٹیج سے باہر آئیں۔عورت ایک ہاتھ میں لالٹین تھامے ہوئے تھی جبکہ دوسری لالٹین ماریہ کے ہاتھ میں تھی۔باہر تیز ہوا میں راستہ ڈھونڈنا مشکل تھا مگر وہ عورت اس کی رہنمائی کر رہی تھی۔سفید برف پر دور سے وہ دونوں زرد ٹمٹماتے تاروں جیسی معلوم ہو رہی تھیں۔

ماریہ نے گیلے کپڑے بیگ سے نکال کر واپس آتش دان کے سامنے پھیلا دیے۔ریڈیو اس نے اپنے بیگ میں ڈال دیا تھا۔اس بات سے وہ عورت انجان تھی۔

www.novelsclubb.com

گھنا جنگل ختم ہوتے ہی سامنے میدانی علاقہ شروع ہو گیا۔ کچھ دور چلنے پر درختوں کے ایک جھنڈ کے عقب میں اسے وہ جگہ نظر آ گئی جہاں اسے قید رکھا گیا تھا۔ یہ ایک چھوٹی سی کمرے نما جگہ تھی جس کے چاروں اطراف لکڑی کی چار دیواری تھی۔ اوپر لکڑی کی ہی چھت تھی۔ اس کا دروازہ اس وقت کھلا ہوا تھا۔ جیسے کہ زوبیا نے اسے چھوڑا تھا۔ اندر اندھیرا تھا۔ مگر وہ جانتی تھی وہاں فرش پر رسیوں کا ایک گچھا تھا اور ساتھ ہی ایک ٹیپ جس سے اسے یہاں جکڑ کر رکھا گیا تھا۔ کچھ گھنٹوں قبل رونما ہونے والے واقعات اس کی یادداشت کے پردے پر تازہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

جب اس کی آنکھ کھلی تھی تو اسے سوائے اندھیرے کے اور کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پہلے پہل تو اسے لگا کہ اس کی بینائی چلی گئی ہے۔ مگر کچھ دیر اندھیرے میں گھورتے رہنے کے بعد اسے تھوڑا تھوڑا اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ جس جگہ موجود ہے وہاں اندھیرا ہے۔ اٹھنے کی کوشش

کرتے ہوئے اسے جسم میں شدید اکڑن کا احساس ہوا۔ تبھی اسے پتہ چلا کے اس کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور پیروں کا بھی یہی حال تھا۔

جب لب ہلانے کی کوشش کی تو کچھ چپچپا سا محسوس ہوا۔ایک ٹیپ جو کہ بڑی بے رحمی سے اس کے منہ پر لگایا گیا تھا۔اس وقت وہ ایک کروٹ پر لیٹی تھی اور پیچھے کی جانب سے ٹھنڈی ہوا اس کی ریڑھ کی ہڈی میں اتر رہی تھی۔

اس نے سر اٹھا کر اپنے کندھے کی جانب دیکھا۔اس اندھیرے میں اسے کیا دیکھائی دیتا۔ پیٹھ کے بل لیٹ کر اس نے خود کو پیچھے کی جانب گھسیٹا۔یوں کہ اس کا سر کسی ٹھوس سطح سے ٹکرایا۔اب اس نے اپنے بازوں کی پوری قوت سے خود کو زمین پر سے اٹھانے کی کوشش کی۔وہ کچھ اوپر کو اٹھی اور پھر اس نے اپنے تلوں کو فرش پر رگڑ کر خود کو مزید پیچھے کیا۔اب اس کے سر کا پچھلا حصہ کسی دیوار سے ٹک گیا۔اس بار اپنی کمر اور ٹانگوں کو آڑا ترچھا کر کے وہ بیٹھنے میں

کامیاب ہو گئی۔اتنی جدوجہد کے بعد اس کی کمر پسینے میں بھیگ گئی تھی۔جبکہ ماتھے پر بکھرے بال بھی چہرے پر چپک گئے تھے۔

اس نے خود کو تھوڑا اور پیچھے کیا یوں اس کی کمر بھی اس دیوار سے جا ملی۔انگلیوں سے ٹٹولتے ہوئے اس نے محسوس کیا کہ دیوار پر سیمنٹ یا پلاستر کے بجائے کوئی اور ٹیکسچر تھا۔لکڑی کا ٹیکسچر۔سطح کھرکھری تھی۔اور جگہ جگہ گیپ تھا جس سے سرد ہوا اس کی کمر پر آئے پسینے کو خشک کر رہی تھی۔اس نے آگے جھکتے ہوئے انگلیاں مزید اوپر کیں۔یہ لکڑی سے بنا کوئی دروازہ تھا یا پھر کوئی دیوار۔اسی سطح کا سہارا لیتے ہوئے وہ کھڑی ہو گئی۔اب وہ اندھیرے میں چاروں اطراف اچک اچک کر انگلیوں کی مدد سے ٹٹولتی رہی۔وہ چل نہیں سکتی تھی کیونکہ اس کے پیر بھی مضبوطی سے کسی چیز سے باندھے گئے تھے۔یوں ہی اچکتے ہوئے اس کا توازن بگڑا اور اس کا چہرے بری طرح سے سامنے لکڑی کی سطح سے ٹکرایا۔درد کی شدت سے اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔گال تپ رہا تھا گویا کسی نے اسے تھپڑ رسید کیا ہو۔خود کو کسی طور

www.novelsclubb.com

سہارا دیتے وہ دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئی۔

ایک جگہ انگلیاں پھیرتے ہوئے کوئی چیز اس کی انگلی میں چبھی۔درد کی ٹھیس کی وجہ سے اس نے فوراً ہاتھ پیچھے کر لیے۔اب تو آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے۔وہ کلبلا کر رہ گئی۔وہ کس مصیبت میں پھنس گئی تھی۔یہ کوئی گھٹیا قسم کا پرینک تھا؟کیا حازک اور باقی سب اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی مذاق کر رہے تھے؟

اس خیال کے آتے ہی اس کے پورے بدن میں تپش سی دوڑ گئی۔اس نے دوبارہ احتیاط سے اس جگہ کو چھوا۔وہ کوئی نوکیلی چیز تھی جو دیوار کی سطح سے دو انچ باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ہاتھ لگانے پر وہ دھاتی معلوم ہوئی۔شاید کوئی کیل۔

زوبیا کی اس جانب پشت تھی سو اس نے دونوں کلائیاں کیل کی طرف کیں یوں کہ کیل

اب کلائیوں کے درمیان میں تھی۔ پھر وہ رسی کو کیل سے رگڑنے لگی۔ نجانے ایسے کرتے ہوئے کتنی بار اس کی کلائی پر کھروچ آئی مگر اس نے ہمت نہیں ہاری اور بالآخر رسی ڈھیلی پڑنے لگی۔ تھوڑی دیر میں رسی کا ایک حصہ ادھڑ گیا تھا۔ جب زوبیا نے زرا زور دیا تو رسی کھل گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں کو باری باری سہلایا۔ پھر جھک کر پیروں کو رسی سے آزاد کیا۔

اس بار اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے اطراف کا اندازہ لگایا۔ اور اسے لکڑی کا وہ دروازہ مل گیا۔ اس کی خوش قسمتی تھی کہ دروازہ دھکا دینے پر کھل گیا تھا۔ جب اس نے باہر قدم رکھا تو ہوا کے سرد جھونکوں نے اس کا استقبال کیا۔ اندر کی نسبت یہاں کچھ روشنی تھی۔ جو کہ بلاشبہ لکڑی کے اس کمرے نما جگہ کے عقب سے آ رہی تھی۔

اسے وہاں سے کسی کی سرگوشیوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ زوبیا دبے قدموں اس جانب چل دی۔ وہ بھی لکڑی کا ایک کمرہ سا تھا۔ وہ اس وقت دائیں جانب کی دیوار

کی اوٹ میں کھڑی تھی۔

اندر کسی چراغ یا لیمپ کی زرد روشنی پھیلی تھی اور اسی روشنی کے بیچ سامنے کی دیوار پر ایک بڑا سایا نظر آرہا تھا۔وہ کسی کی پرچھائی تھی۔کمرے کے داخلی جانب ایک میز تھی جس کے کونے پر ایک ریڈیو رکھا تھا۔سایا ساکت کھڑا تھا مگر وقفے وقفے سے وہ کچھ کہہ رہا تھا۔شاید وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

زوبیا نے ہاتھ آگے بڑھا کر ریڈیو اٹھایا لیکن اس کے ہاتھوں کی لرزش کی وجہ سے ریڈیو کے برابر میں رکھا پین ہولڈر لڑک کر ایک جانب اوندھا گر گیا۔

آواز پر صرف زوبیا ہی نہیں چونکی بلکہ اس سائے کے حرکت کرتے ہونٹ بھی تھمے۔

بھاگو زوبیا! بھاگو!

اس کی چھٹی حس پھڑکی اور پھر اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ وہ ریڈیو جیکٹ کی جیب میں اڑستے دوسری سمت میں موجود جنگل کی جانب دوڑنے لگی۔ اسے پہلی بار اس تعاقب کار کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا مگر زوبیا نے دوبارہ مڑ کر نہیں دیکھا۔

زوبیا حال میں واپس آگئی۔ اسے اس جنگل کی مخالف سمت جانا تھا۔ سو اس نے ایسا ہی کیا۔ کچھ دور چلنے پر ہی اسے ایک کھلی جگہ نظر آئی۔ اگر برف نہ پڑ رہی ہوتی تو شاید اسے وہ راستہ ضرور نظر آتا جو کہ یہاں سے سیدھا ہائی وے کی طرف جاتا تھا۔ فلحال وہ گھنٹوں تک آتی برف میں کسی انجان منزل کی جانب رواں دواں تھی۔

www.novelsclubb.com

کاٹیج سے ماریہ کے ساتھ اس عورت کو نکلتا دیکھ کر وہ کاٹیج کی عقبی دیوار کے پاس ہی جھک گیا۔وہ دونوں لالٹین تھامے کاٹیج کی دائیں جانب موجود جنگل کی طرف جانے لگیں۔جب وہ دونوں کافی دور چلی گئیں تو سائے نے عقبی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کاٹیج کے داخلی دروازے کا رخ کیا۔دروازے پر کوئی لاک نہیں تھا۔جیسے کہ دستور تھا۔کاٹیج کی مالکن اسے یوں ہی کھلا چھوڑ جاتی تھی۔سایا دبے قدموں چلتا اندر پہنچ گیا۔آتش دان سے آتی روشنی کاٹیج کے ایک کونے کو روشن رکھ رہی تھی۔جبکہ سامنے دیوار پر صرف ایک ہی لالٹین موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے کاٹیج کی تلاشی لی۔اسے ماریہ کے آدھے گیلے کپڑے ملے۔ساتھ ہی گیلا تولیہ بھی رکھا تھا جس سے ماریہ نے اپنے بال خشک کیے تھے۔

سائے نے تولیہ اٹھا کر چہرے کے قریب کیا۔ایک لمبی سانس اندر کھینچی۔

"امیزنگ۔"

اس کے باریک ہونٹوں میں جنبش ہوئی۔

"تو یہ ہے تمہاری خوشبو۔"تولیہ کرسی پر اچھالا۔"آئی لائک اٹ۔"

پھر اس نے الماری کے اوپر کا معائنہ کیا۔وہاں کافی کے خالی ریپر،چاکلیٹ بار اور جھوٹے برتن رکھے تھے۔چاکلیٹ بار آدھی سے زیادہ کھائی ہوئی تھی لیکن ایک ٹکڑا ابھی بھی ریپر میں موجود تھا۔سائے نے ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈالا۔پھر اسے دانتوں تلے چباتے ہوئے کمرے پر ایک بھرپور نگاہ ڈالی۔گدے کے ایک کونے میں اسے ماریہ کا فون دکھا۔اس نے شاید جان بوجھ کر اسے یہاں چھوڑا تھا۔وجہ؟نامعلوم۔

سائے نے جیکٹ کی جیب کھولی اور موبائل اس میں ٹھونستے ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔

"وقت آگیا ہے کہ تم سے ملاقات کی جائے۔ماریہ۔"

ایک زہریلی مسکان چہرے پر سجائے وہ لمبے لمبے ڈانگ بھرتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے مجھے اپنا نام نہیں بتایا۔"

انہیں جنگل میں چلتے کچھ ہی دیر گزری تھی۔ماریہ کے سوال کرنے پر عورت نے اس کی

طرف چہرہ گھمایا۔

"شمائلہ۔"

اس سے زیادہ اس نے کچھ نہ کہا۔

ماریہ نے دوسرا سوال کیا۔

"آپ ہمیشہ سے یہاں اکیلی رہتی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

برف میں پیر رکھنا ایک مشکل ترین عمل تھا لیکن شمائلہ بڑے آرام سے چلتی جا رہی تھی۔

"میرے ساتھ میرا شوہر اور بیٹا رہتے تھے لیکن ایک برفانی تودے نے ان دونوں کو مجھ سے چھین لیا۔تب سے میں یہاں اکیلی رہتی ہوں۔"

اس نے سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے جواب دیا۔لالٹین کی زرد روشنی میں ماریہ کو اس کے چہرے پر ایک سایا آکر گزرتا ہوا دکھا۔

"آپ نے۔۔ کبھی شہر جانے کا نہیں سوچا؟"

"مجھے اپنی زندگی اکیلے ہی گزارنی ہے۔پھر وہ ان پہاڑوں میں ہو یا شہر میں اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے۔"شمائلہ نے ایک سانس خارج کی۔اس کی آنکھوں میں کچھ جھلکا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے اپنے اطراف ایک نظر دوڑائی۔چاروں اور گویا برف کا قالین بچھا تھا۔

"آپ نے کبھی یہاں کسی مشکوک شخص کو دیکھا ہے؟"

اس نے گھمبیر لہجے میں دریافت کیا۔

"نہیں۔"

شائلہ اسی ازلی اسپاٹ انداز میں بولی تھی۔

چند لمحیں خاموشی سے گزر گئے۔شائلہ اسے راستے کی رہنمائی کرتی جا رہی تھی۔ان کے دونوں اطراف جنگل تھا۔قد آور درختوں کے سروں نے گویا آسمان کو چھپا رکھا تھا۔

"کیا آپ اس لڑکی کے بارے میں کچھ جانتی ہیں۔"ماریہ نے گردن گھما کر شائلہ کی جانب دیکھا۔"جو آج رات ٹریل ۵ سے لاپتہ ہو گئی ہے؟"

www.novelsclubb.com

شائلہ کی نظریں ہنوز راستے پر ٹکی تھیں۔

"میں نے اس بارے میں کچھ نہیں سنا۔"

اس کے بعد ماریہ نے اس سے مزید اس بارے میں کوئی سوال کرنا بہتر نہیں سمجھا۔شائلہ سچ بول رہی تھی یا جھوٹ؟یہ تو بس خدا جانتا تھا۔

ماریہ نے لالٹین کی روشنی میں گھڑی دیکھی۔وہ لوگ جب کاٹیج سے نکلے تھے اس وقت 02:28کا وقت تھا۔اب گھڑی 02:56کا عندیہ دے رہی تھی۔

"اور کتنی دور ہے آپ کا گھر؟"

اس نے گردن سیدھی کر کے سامنے کی جانب دیکھا۔کہیں شائلہ اسے بے وقوف بنا کر اس آدمی کے حوالے کرنے تو نہیں جا رہی تھی؟ماریہ نے اپنا فون کاٹیج ہی میں چھوڑ دیا تھا شاید اس طرح اگر پولیس کو اس کی لاش نہیں ملے تو کم از کم اس کا فون تو کاٹیج کے قریب ٹریس ہو جائے گا۔شائلہ کا دھیان گدے کے اس کونے پر نہیں جائے گا اور امید ہے ماریہ کے فون سے دانیہ کو بھیجا گیا پیغام بھی انہیں مل جائے۔

www.novelsclubb.com

"ہم پہنچ گئے۔"

شائلہ تیزی سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔

وہ لوگ درختوں کے جھنڈ سے باہر آ گئے تھے۔ سامنے ایک چھوٹا سا علاقہ تھا۔ وہیں تعمیر کیا گیا تھا وہ کاٹیج۔ یہ پچھلے کاٹیج کی نسبت کافی کشادہ تھا۔ اسے ایک بڑے رقبے پر بنایا گیا تھا۔ یہاں بھی کھڑکیوں سے زرد روشنی باہر جھانک رہی تھی۔ تیزی سے کاٹیج کی سیڑھیاں چڑھ کے شائلہ نے بھاری لکڑی کا دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

"اندر آ جاو۔"

کہتی وہ کاٹیج کی دہلیز پار کر گئی۔

ماریہ قدرے جھجھکتے ہوئے اندر گئی۔شائلہ نے دروازے کے پاس موجود موٹے قالین پر اپنے جوتے اتارے۔

"تم بھی جوتے اتار دو۔"

اس نے ماریہ کو ہدایت دی۔

ماریہ ایک گھٹنے کے بل بیٹھ گئی۔لالٹین اس نے فرش پر ہی رکھ دی۔جوتے اتارتے وقت اس نے کاٹیج کا ایک سرسری سا معائنہ کیا۔

www.novelsclubb.com

یہاں بھی ایک کونے میں آتش دان تھا۔اس کے باہر کی جانب سرخ اینٹوں کا ڈیزائن بنا تھا۔آتش دان بہت بڑا تھا اس لیے اندر موجود لکڑیاں بھی تعداد میں زیادہ تھیں۔آتش دان کی تپش در و دیوار کو حرارت بخش رہی تھی۔اس کے عین سامنے ایک دبیز صوفہ رکھا تھا جس پر

بنائی کا سامان نظر آرہا تھا۔ساتھ ہی ایک آرام دہ کمبل بھی موجود تھا۔

دونوں لالٹینوں کو شمائلہ نے اٹھا کر سامنے دیوار پر ٹانگ دیا۔ماریہ نے جیکٹ اتار کر پاس موجود ایک چھوٹی میز پر رکھی۔

"تم بیٹھو میں کافی بناتی ہوں۔"

شمائلہ کہہ کر ایک دروازے کی جانب بڑھی گئی جو کہ شاید کاٹیج کی عقبی جانب واقع کچن تھا۔

www.novelsclubb.com

"پہلے۔۔"ماریہ کی آواز پر شمائلہ ٹھہری۔"اگر پہلے مجھے فون مل جاتا تو۔۔"

ماریہ نے ہونٹ دانتوں تلے چبایا۔

"تم صوفے پر بیٹھ جاو۔ کمبل رکھا ہے۔" شمائلہ نے ہاتھ سے اس جانب اشارہ کیا۔ "میں بس دو منٹ میں کافی بنا کر لاتی ہوں۔"

ماریہ کا جبڑا تنا۔ اس عورت کا مسئلہ کیا تھا؟ ماریہ کا جواب سنے بغیر وہ کچن میں داخل ہو گئی۔ اس کے جانے کے بعد ماریہ نے ایک لمبی سانس خارج کی۔ پھر وہ چھوٹے قدم لیتی صوفے تک پہنچ گئی۔ اپنا بیگ اس نے ایک کونے پر رکھ دیا۔ پھر وہ کمبل کو چھوئے بغیر صوفے پر بیٹھ گئی۔ وہ نرم بھی تھا اور گرم بھی۔ کاٹیج کے اس گدے سے سو گنا بہتر۔

www.novelsclubb.com

کچن سے برتوں کی کھڑ کھڑاہٹ کی آوازیں آنے لگیں۔

پلیز میری کافی میں زہر کی مقدار کم رکھنا۔ اس نے دل ہی دل میں بڑبڑاتے ہوئے سر

صوفے کی پشت سے ٹکا دیا۔

کچھ ہی دیر بعد شائلہ ہاتھوں میں ٹرے لیے وہاں نمودار ہوئی۔اس نے اپنی جیکٹ اتار دی تھی۔اس کے گاون میں ماریہ کو اس کی عمر کافی کم لگی۔

ٹرے اس نے صوفے کے درمیان میں رکھ دی پھر بنائی کا سامان ایک طرف کر کے وہ ماریہ کے برابر میں بیٹھ گئی۔ٹرے میں کافی کے دو کپ اور سینڈوچ رکھے تھے۔دونوں کپوں سے گرم بھاپ اڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس سب کی کیا ضرورت تھی؟"

ماریہ کچھ ہچکچائی۔

شمائلہ کی آنکھوں کے دونوں اطراف جھریاں نظر آئیں۔

"ضرورت تھی۔"

پھر اس نے کپ اٹھا کر ماریہ کی طرف بڑھایا۔اس سے اٹھتی اشتہا انگیز خوشبو نے ماریہ کو اپنی جانب کھینچا۔اس نے کپ تھام لیا۔

"تم نے کمبل نہیں اوڑھا؟"

شمائلہ بھی کپ اٹھاتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

شائلہ نے کافی کا ایک لمبا گھونٹ بھرا۔ماریہ کا دل تیزی سے دھڑکا۔اسے کافی نہ پینے کا کوئی بہانہ تلاشنا ہوگا۔شائلہ جانچتی نگاہوں سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو پڑھ رہی تھی۔

"گھبراؤ مت۔اس میں زہر نہیں ہے۔"کافی کی چسکی لیتے ہوئے وہ بڑے اطمینان سے کہنے لگی۔"تمہیں مار کر مجھے کچھ نہیں ملنے والا۔"

ماریہ کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔شائلہ نے کپ دوبارہ ٹرے میں رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں جو بھی پریشانی لاحق ہے۔اس کی زمہ دار میں نہیں ہوں۔"وہ اب ٹانگ پر ٹانگ ڈالے پورے وقار سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ماریہ نے تھوک نگلا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟"

"کاٹیج کی کھڑکی کے باہر جوتوں کے نشانات تھے۔"

شائلہ نے پشت صوفے سے ٹکاتے ہوئے کہا۔

"کوئی تمہارا پیچھا کر رہا ہے۔"

اس کی آنکھوں میں ایک غیر معمولی چمک ابھری۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کا ہاتھ ہلکا سا لرزا۔

"اسی لیے میں تمہیں یہاں لے آئی۔"

وہ ہموار لہجے میں بولی۔

ماریہ نے کپ ٹرے میں رکھا۔اب وہ شمائلہ کی جانب گھومی۔

"جوتوں کے نشانات جنگل کی طرف سے آئے تھے۔آپ مجھے یہاں جان بوجھ کر لائی ہیں۔"

ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آواز اونچی ہو گئی۔اس کی آنکھوں میں اندیشے منڈلانے لگے۔البتہ شمائلہ نے اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا۔

www.novelsclubb.com

"جوتوں کے نشانات دوبارہ کاٹیج کی طرف گئے تھے۔"پھر اس نے ابرو اچکائی۔"تم نے کاٹیج کی پچھلی جانب نہیں دیکھا تھا؟"

ماریہ کو اپنے بازوں اور گردن پر رونگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔اس نے سچ میں

کاٹیج کی عقبی جانب نہیں دیکھا تھا۔

شائلہ نے ایک سانس خارج کی۔

"فکر مت کرو۔ یہاں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔"

"کیونکہ یہاں آپ مجھے نقصان پہنچانے والی ہیں؟"

ماریہ نے ٹھہر ٹھہر کر پوچھا۔اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

شائلہ نے میکینکی انداز میں اپنی گھنی پلکیں جھپکائیں۔ پھر اس نے گردن پیچھے کی جانب جھٹکی اور ہنسنے لگی۔ماریہ چہرے پر تذبذب کے تاثرات لیے اسے گھور رہی تھی۔ہنستے ہنستے شائلہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"یار تم۔۔"وہ ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔"لگتا ہے تم سسپنس فلمیں بڑے شوق سے دیکھتی ہو۔"

ماریہ خاموش رہی۔

اب کی بار شمائلہ قدرے سنبھل کر بولی۔

"میں کوئی سیریل کلر نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ہر سیریل کلر یہی کہتا ہے۔"

ماریہ سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئی۔

شمائلہ نے تائید میں سر کو جنبش دی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو۔" پھر وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ "لیکن تمہارا پیچھا کرنے والا کوئی مرد ہے۔"

ماریہ نے ہاتھوں کی مٹھی بنائی۔

"وہ جوتے کا نشان کسی آدمی کے جوتے کا تھا۔اتنا بڑا پیر کسی عورت کا نہیں ہو سکتا۔"

"ہو سکتا ہے تم دونوں ساتھ کام کر رہے ہو؟"
ماریہ نے ترچھی نظروں سے اس کے چہرے کا جائزہ لیا لیکن وہاں تو بلا کا اطمینان تھا۔

"ہو سکتا ہے۔" اس نے کندھے جھٹکے۔ "تم کافی پیو ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

اب تو ماریہ مر کر بھی وہ کافی نہیں پینے والی تھی۔

"مجھے فون کرنا ہے۔"

اس نے بہانہ تراشا۔کسی طرح اسے شائلہ کا دھیان بھٹکا کر یہاں سے نکلنا تھا۔اسے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔

شائلہ نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔تم یہیں رکو میں فون لے کر آتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اتنا کہہ کر وہ کھڑی ہو گئی۔ماریہ نے گردن اٹھا کر اس کی طرف نا سمجھتے ہوئے دیکھا۔

"فون یہاں نہیں ہے؟"

"وہ میرے مرحوم شوہر کا فون ہے۔" شائلہ روانی سے بولی۔ "جب سے ان کی موت ہوئی ہے میں نے ان کا سامان پاس موجود گودام میں رکھ دیا ہے۔"

ماریہ کے ماتھے پر شکن اجاگر ہوئی۔

"کیا آپ نے کبھی اس فون کو استعمال نہیں کیا؟"

شائلہ نے سر کو نفی میں جنبش دی۔

"نہیں۔ ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ جب وہ کافی دیر خاموش رہی تو شائلہ نے پوچھا۔

"کیوں کیا ہوا؟"

ماریہ نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ اس میں کریڈٹ ہو گا یا۔۔ نہیں؟"

مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔مجھے یہاں بالکل نہیں آنا چاہیے تھا۔اس کے دماغ میں گویا ایک ساتھ کئی دھماکے ہو رہے تھے۔

"میں فون لاتی ہوں۔"

شائلہ کہتے ہوئے کچن میں چلی گئی۔پھر جب وہ لوٹی تو اس نے جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ماریہ کو دیکھے بغیر وہ کاٹیج کا دروازہ کھول کر باہر چل دی۔

شائلہ کے باہر جاتے ہی ماریہ نے بیگ سے ریڈیو نکالا۔زوبیا سے اس کا رابطہ نہیں ہو سکا البتہ زوہا اسے مل گیا۔

www.novelsclubb.com

"پچھلی بار سگنل کا کچھ مسئلہ تھا۔ معذرت چاہتا ہوں۔"

زوہاد بولا۔

"کوئی بات نہیں۔" ماریہ کاٹیج کی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ بیگ اس کے کندھے پر لٹک رہا تھا۔ "مجھے یہاں ایک عورت ملی ہے۔"

"عورت؟"

www.novelsclubb.com

"اس کا نام شمائلہ ہے۔ اس کا کہنا ہے وہ یہاں اکیلی رہتی ہے۔"

اسے باہر شمائلہ نظر نہیں آئی۔

"ان کی لوکیشن کیا ہے؟"

زوہاد نے فوراً پوچھا۔

"مغربی سمت والے جنگل میں اس کا گھر ہے۔"

"مغربی علاقے کی نگرانی ایک دوسرا واچ ٹاور کرتا ہے۔" زوہاد نے کچھ توقف کیا۔

"لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں کوئی رہتا بھی ہے۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ کو شائلہ دیکھائی دی۔ وہ ہاتھ میں لالٹین اٹھائے کاٹیج کی عقبی جانب جا رہی تھی۔

"میں اس کے ساتھ یہاں آگئی ہوں۔"

"کیا؟" زوہاد کی آواز گونجی۔ "ماریہ صاحبہ آپ کو اس کاٹیج سے باہر نہیں نکلنا چاہیے تھا۔ یہ جگہ خطرناک ہو سکتی ہے۔"

شاید وہ لگے ہاتھوں ماریہ کو احمق اور بے وقوف جیسے القاب سے بھی نواز دیتا۔ ماریہ نے سوچا تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔

شائلہ اب نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔ ماریہ کھڑکی کے پاس ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔ باہر ہلکی ہلکی برف گر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔" ماریہ تنک کر بولی۔ "وہ آدمی کاٹیج کے باہر دوبارہ سے آیا تھا۔ اس بار تو شائلہ نے بھی اس کے جوتوں کے نشانات دیکھے ہیں۔"

زوہاد کسی سوچ میں گم ہو گیا۔

"شمائلہ کے پاس موبائل ہے۔" ماریہ دھیمی آواز میں بولی۔

"اس نے کہا اور آپ نے مان لیا؟" زوہاد اب واضح طور پر چڑ گیا تھا۔ "اور آپ موبائل کا کیا کریں گی؟"

"پولیس کو کال۔"

ماریہ نے اٹل لہجے میں جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"پولیس کو میں نے پہلے ہی اطلاع دے دی ہے۔ وہ لوگ راستے بلاک ہونے کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہیں۔"

زوہاد تحمل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے زوہاد پر بھی بھروسہ نہیں تھا۔اس جیسی زندگی گزارنے والے بھلا کب کسی پر بھروسہ کرتے ہیں؟

ماریہ کے خاموش رہنے پر وہ دوبارہ بولا۔

"ماریہ صاحبہ آپ اپنی جان خطرے میں ڈال رہی ہیں۔اگر جوسایا آپ نے کھڑکی کے باہر دیکھا تھا کیا پتہ وہ یہی عورت ہو؟"

www.novelsclubb.com

ماریہ نے ایک ہاتھ کی مٹھی بنائی۔وہ اس بارے میں پہلے ہی سوچ چکی تھی۔

"آپ کو وہاں نہیں جانا چاہیے تھا۔"

اس بار زوہاد قدرے نرم لہجے میں گویا ہوا۔

ماریہ نے کھڑکی سے باہر ایک نظر ڈالی۔وہاں شائلہ نہیں تھی۔ایک فون لانے میں اسے اتنا وقت لگ رہا تھا؟

"شائلہ نے کہا تھا کہ وہ کاٹیج اسی کا ہے۔"

زوہاد فوراً سے بھی پہلے بولا۔

"جہاں تک میں جانتا ہوں ہائی وے کے پاس موجود کاٹیج کسی آدمی نے بنوایا تھا۔"

"ہو سکتا ہے وہ اس کا شوہر ہو؟"

ماریہ نے اپنا اندازہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"ماریہ صاحبہ آپ پلیز وہاں سے نکلیں۔" زوہاد اس سے التجا کر رہا تھا۔ "مجھے یہ سب بہت مشکوک لگ رہا ہے۔"

"مجھے اس وقت فون کی ضرورت ہے۔ مجھے دانیہ تک پہنچنا ہے۔ آپ نہیں جانتے وہ۔۔" اس کے گلا رندھا گیا۔ "میری بہن بہت تکلیف میں ہے اس وقت۔"

اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہونے لگے۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی اور زوہاد نامی اس انجان انسان کے سامنے تو بالکل بھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

"میں سمجھ سکتا ہوں۔ آپ ایسا کریں فون ملتے ہی وہاں سے فرار اختیار کریں۔ اس وقت ان حالات میں آپ کسی پر بھی بھروسہ مت کریں۔ سنا آپ نے؟"

زوہاد نے اس سمجھایا۔

کسی پر بھی؟تم پر بھی نہیں؟ماریہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ اسے باہر سے سرگوشیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ایک منٹ۔"

وہ کہتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی۔دروازہ کھولنے کے بجائے ماریہ نے جھک کر کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کاٹیج سے کچھ فاصلے پر شمائلہ کھڑی کسی لمبے قد والے آدمی سے باتیں کر رہی تھی۔اس کی کھڑکی کی جانب پیٹھ تھی جبکہ اس کے مقابل کھڑے آدمی کے کندھے پر ایک بندوق موجود تھی جسے دیکھتے ہی ماریہ کے جسم کا لہو خشک ہو گیا۔

شمائلہ اس آدمی سے ملی ہوئی ہے؟ماریہ کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔

"ماریہ صاحبہ؟"

ریڈیو سے آواز ابھری۔

"وہ۔۔آدمی۔۔اور شمائلہ۔۔"

ماریہ اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے؟کیا وہ آدمی وہاں ہے؟اور شمائلہ؟اسے کیا ہوا؟"

"اندر کوئی نہیں ہے۔"

شمائلہ کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

ماریہ نے چونک کر اسے دیکھا۔آدمی کے چہرے پر برہمی کے تاثرات امنڈ آئے۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو۔"

"ایک منٹ زوہاد۔تم انتظار کرو۔"

اس نے ریڈیو آن رکھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم برف میں جوتوں کے نشان چھپا کر مجھے الو بنالو گی؟"

اس نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

ماریہ نے نیچے کی جانب دیکھا۔وہاں واقعی صرف شائلہ کے جوتوں کے نشان تھے جو کاٹیج کی سیڑھیوں سے شروع ہو کر عقب تک جاتے تھے۔اس نے کسی طرح ماریہ اور اپنے کاٹیج میں

داخل ہونے والے نشانات مٹا دیے تھے۔

"باہر کے کاٹیج سے دو لوگوں کے نشانات اس جنگل تک آئے ہیں۔"

آدمی اونچی آواز میں بولا۔

"ہو سکتا ہے وہ کوئی اور ہو۔ میں صبح سے اپنے کاٹیج سے نہیں نکلی۔"

وہی ازلی اطمینان تھا لہجے میں۔

www.novelsclubb.com

"میں خود دیکھ لیتا ہوں۔"

کہتے ہوئے وہ آدمی کاٹیج کے دروازے کی جانب بڑا۔

"تم جو کوئی بھی ہو اپنی بدمعاشی کہیں اور جا کر دکھانا۔" شائلہ اس کا راستہ روکتے ہوئے

بولی۔

ماریہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی محسوس ہوئی۔یہ سب غلط ہو رہا تھا۔اسے شمائلہ کو اس آدمی سے الجھنے سے روکنا ہو گا کہیں ایسا نہ ہو وہ اسے کوئی نقصان پہنچا دے۔

"میرے راستے سے ہٹ جاو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔"

وہ غرایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرا گھر ہے۔"وہ دونوں ہاتھ پھیلائے اس کے مقابل کسی دیوار کی مانند کھڑی تھی۔

"میری اجازت کے بغیر تم یہاں قدم نہیں رکھ سکتے۔"

آدمی نے شمائلہ کو ایک جانب دکھا دیا جس سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے برف

میں ایک طرف گر گئی۔لالٹین اس کی ہاتھ سے دور جا گری۔ماریہ کو ہوش آ گیا۔اس نے بیگ میں ہاتھ ڈال کر پیپر اسپرے کی بوتل باہر نکالی۔

"زوہاد؟"

اس نے بیک وقت ریڈیو میں کہا۔

ریڈیو سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔آدمی دروازے تک پہنچ چکا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتا شائلہ نے لالٹین کھینچ کر اس کے سر پر دے ماری۔شیشے کے باریک ٹکڑے چاروں اور بکھر گئے۔ماریہ سانس روکے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔اگلے ہی لمحے آدمی نے ایک بڑا ہاتھ آگے بڑھا کر شائلہ کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا۔

"نہیں!"

www.novelsclubb.com

ماریہ چلائی جس پر اس آدمی نے پہلی بار کھڑکی کے اس پار سے اسے دیکھا۔

جب ان کی آنکھیں چار ہوئیں تو وہ زہر خندہ انداز میں مسکرایا۔ماریہ کو اس وقت اس سے شدید نفرت محسوس ہوئی۔اگر اس کا بس چلتا تو شاید آج رات وہ اس کی جان لے لیتی۔اس نے پہلے زوبیا کو پریشان کیا اور اب انہیں۔

"اسے چھوڑ دو!"

ماریہ اندر سے چیخی۔

"تمہیں میں چاہیے ہوں نا؟" کہتے ہوئے اس نے دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔"میں آرہی ہوں مگر اسے جانے دو۔"

www.novelsclubb.com

پیپر اسپرے اس نے کمر کے ساتھ بیلٹ میں اڑسی۔ پیر جوتوں میں ڈالے۔ جب اس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو وہ جام تھا۔ ماریہ کا ماتھا ٹھنکا۔ اس نے اس بار پوری قوت سے ہینڈل کو حرکت دینے کی کوشش کی مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ ماریہ بھاگ کر کھڑکی سے پاس گئی۔ اس نے دیکھا کہ آدمی ایک بھاری بھرکم ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر رکھے ہوئے تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے ابھی تک شائلہ کے بال پکڑے ہوئے تھے۔ اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ شائلہ کو مجبوراً اپنے پنجوں پر کھڑے ہونا پڑ رہا تھا ورنہ تو اس کے بال سر سے جدا ہو جاتے۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہو؟ دروازہ کیوں بند کیا ہوا ہے؟"

ماریہ کی آواز لڑکھڑائی۔

"میں نے دروازہ کھول دیا تو پھر مزہ نہیں آئے گا۔" اس نے بتیسی دیکھاتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" ماریہ کا پارہ چڑھ گیا۔ "میں نے کہا دروازہ کھولو!"

آدمی نے شمائلہ کو فرش پر دھکا دیا۔ وہ اوندھے منہ نیچے گری۔

"رک جاو!"

ماریہ نے کھڑکی پر ہاتھ مارا۔ ٹھنڈا یخ شیشہ لرزا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم کیا کر رہے ہو؟ تمہیں مجھ سے۔۔ مجھ سے کام ہے نا؟" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس آدمی کو کیسے روکے۔ "اسے کیوں تکلیف دے رہے ہو؟"

"کیونکہ اس میں مزہ آئے گا۔"

وہ کسی طوطے کی طرح بول رہا تھا۔اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔ماریہ کو اس وقت وہ انسان معلوم نہ ہوا۔آدمی نے ایک لات شائلہ کے پیٹ میں رسید کی جس سے وہ بلبلا اٹھی۔پھر اس نے ایک جوتا شائلہ کے سر پر رکھا اور پوری قوت سے اسے دبایا جس سے شائلہ کا چہرہ نیچے موجود برف میں دھنس گیا۔

"مت کرو! مت کرو ایسا!"

ماریہ کی آنکھوں کے کونے گیلے پڑ گئے۔

www.novelsclubb.com

شائلہ دونوں ہاتھوں کی مدد سے اس کا پیر اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس آدمی میں کسی حیوان کی مانند طاقت تھی۔ماریہ بے قابو ہو گئی۔اس نے دونوں ہاتھوں سے کھڑکی کو پیٹنا شروع کر دیا لیکن اس سے کچھ نہیں ہونے والا تھا۔

آدمی نے بلآخر پیر ہٹالیا۔شمائلہ نے تکلیف کی شدت سے آنکھیں بھینچی ہوئی تھیں۔ایک آنسو لڑکتا ہوا اس کے گال پر بہہ گیا۔

"مجھ سے جھوٹ بولنے کا انجام جانتی ہو؟"

حیوان نے شمائلہ کی جانب جھکتے ہوئے سوال کیا۔

شمائلہ نے آنکھیں نیم وا کرتے ہوئے کھڑکی کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھوں میں تیرتا کرب اور مایوسی ماریہ کا کلیجہ چیر رہا تھا۔اس نے ماریہ کو وہاں سے بھاگنے کا اشارہ کیا۔

نہیں۔۔نہیں۔۔آج نہیں۔۔

ماریہ کے پورے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی۔اس کے چاروں اور سرگوشیاں ہونے لگیں۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے۔آنکھیں سختی سے موند لیں مگر آوازیں کسی قدر کم نہ ہوئیں۔

("بھاگ جاو یہاں سے۔")

("ماریہ بھاگو!")

ماریہ نے سر جھٹکا۔نہیں! اپنے ذہن میں ہوتی بازگشت کا گلا گھونٹا۔

www.novelsclubb.com

آج وہ اسے ایسا کرنے نہیں دے سکتی۔آج نہیں۔اب وہ بچی نہیں تھی۔اب وہ۔۔اب وہ لڑ سکتی تھی۔اس نے فوراً آنکھیں کھولیں۔انگلیاں ابھی بھی کپکپا رہی تھیں۔

سامنے کا منظر وہی تھا۔وہ آدمی شمائلہ کو بالوں سے پکڑ کر اٹھا رہا تھا۔

ماریہ ایڑھیوں پر گھومی۔اس نے کچن کا رخ کیا۔وہاں ایک انگیٹھی رکھی تھی۔دیوار گیر چھوٹی سی لکڑی کی الماری میں مصالحے اور کھانے پینے کی کچھ چیزیں تھیں۔کچن کی کھڑکی آدھی کھلی تھی لیکن اس میں آہنی سلاخدار گرل لگی تھی۔ماریہ وہاں سے دوڑتے ہوئے سیدھا بیڈ روم میں گئی۔وہاں کی کھڑکی پر ویسی ہی سلاخیں تھیں۔وہ یہاں سے باہر نہیں نکل سکتی تھی۔وہ بدحواسی کے عالم میں دوبارہ دروازے کے پاس آئی۔کھڑکی سے باہر جھانکا۔آدمی نے شمائلہ کو کاٹیج کے ستون سے لگایا ہوا تھا۔اس کا ایک ہاتھ اس کی گردن کے گرد حائل تھا۔شمائلہ کی آنکھیں باہر آرہی تھیں۔اس کی کنپٹی کی رگیں پھٹنے کو تھیں۔وہ دونوں ہاتھ اس آدمی کے ہاتھ پر رکھتے خود کو چھڑانے کی ایک ناممکن سی کوشش کر رہی۔اس کے پیر ہوا میں معلق تھے۔اتنی طاقت صرف کرنے کے باوجود وہ حیوان بڑے آرام سے ایک ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر رکھے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے آتش دان کا رخ کیا۔اس نے آتش دان کے پاس کھڑی لوہے کی اسٹک اٹھائی۔

وہ شمائلہ کو مرنے نہیں دے گی۔آج رات وہ ان میں سے کسی کو مرنے نہیں دیگی۔

اور پوری قوت سے کھڑکی کے شیشے پر وار کیا۔

www.novelsclubb.com

کانچ کے چھوٹے بڑے ٹکڑے فرش پر ہر طرف بکھر گئے۔ایک آدھ ذرہ اس کے پیر سے بھی ٹکرایا جس سے اسے اپنے پیر میں ہلکی سی جلن محسوس ہوئی۔اس کی ماں نے ایک ہاتھ

سے اسے اپنے سینے کے قریب کیا۔ جبکہ دوسری جانب اس نے دانیہ کو سینے سے لگایا ہوا تھا۔

"میں کہتا ہوں ابھی بھی وقت ہے۔" سامنے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے کی دوسری جانب سے ایک مرد کا چہرہ اندر جھانک رہا تھا۔

"ابھی بھی وقت ہے دروازہ کھول دو۔" اس نے ہاتھ میں ایک بیس بال بیٹ اٹھایا ہوا تھا۔ "ورنہ اگر میں نے اپنے طریقے سے دروازہ کھولا تو تم تینوں میں سے آج ایک بھی زندہ نہیں بچے گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کی آواز کمرے کے در و دیوار سے ٹکرائی تھی۔ کھڑکی پر لوہے کی موٹی گرل لگے ہونے کی باعث وہ ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جبکہ کمرے میں داخل ہونے والے دروازے کے سامنے انہوں نے بڑی ٹیبل رکھ کر راستہ بند کر دیا تھا۔

"ممی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

دانیہ روتے ہوئے ماں کے گلے لگ گئی۔اس کے گال بھیگ گئے تھے۔کانوں سے کچھ نیچے آتے بال آنسوں کی وجہ سے چہرے پر چپک گئے تھے۔ماں نے اس کے گال کو ہتھیلی سے صاف کیا پھر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے سرگوشی کی۔

"دانیہ بیٹا۔ماما کو معاف کر دینا۔ماما آپ کو اچھے پاپا نہیں دے سکیں۔"

ماں سسکیاں لینے لگی۔

www.novelsclubb.com

دس سالہ ماریہ اپنی ماں اور چھوٹی بہن کو روتے بلکتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔اسے اس وقت اپنا باپ دنیا کا سب سے برا انسان لگا تھا۔

"تم ڈرو مت دانیہ۔" ماریہ نے بہن کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے کہا۔ "آج میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔"

اور ہوا بھی ویسا ہی تھا۔ کمرے کا دروازہ توڑ کر وہ اندر آ گیا تھا۔ بیس بال بیٹ کے ایک ہی وار میں ماں دوبارہ فرش سے نہیں اٹھ سکی لیکن آنکھیں بند ہونے سے قبل ماں نے اشارہ کرتے ہوئے ماریہ کو بہن کو ساتھ لے کر بھاگ جانے کو کہا تھا۔

"بھاگ جاو ماریہ۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ نے ماں کی بات مان لی تھی۔ وہ دونوں صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی محلے سے بہت دور نکل آئی تھیں۔ اپنے قاتل باپ کے سائے سے میلوں دور۔ جہاں پھر کبھی دانیہ اور ماریہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔

کھڑکی کا کانچ ٹوٹ کر ادھر ادھر بکھر گیا لیکن بیچ میں فاصلے سے لگی سلاخوں کو ہٹانا ناممکن تھا۔کانچ کے ٹوٹنے کی آواز پر آدمی نے اس جانب مڑ کر دیکھا۔شائلہ کی گردن کے گرد اس کی گرفت ڈھیلی پڑی۔وہ یکدم فرش پر ڈھیر ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

آدمی نے اپنے کندھے سے بندوق اتار کر ماریہ کا نشانہ لیا۔گولی بجلی سے بھی تیزی سے اس کے سر کے اوپر سے گزری۔اگر ماریہ صحیح موقع پر نیچے نہ بیٹھی تو ابھی یہاں اس کی لاش پڑی ملتی۔ایک اور گولی چلی جو سامنے کاٹیج کی دیوار میں گھس گئی۔ماریہ دونوں ہتھیلیوں سے کان

ڈھکتے گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے دائیں جانب موجود کھڑکی کی طرف بڑھی۔یہاں بھی سلاخیں لگی تھیں۔وہ چاہ کر بھی یہاں سے باہر نہیں جاسکتی تھی۔اس نے سراسیمگی کی حالت میں یہاں وہاں دیکھا۔تبھی دروازے کے ہینڈل گھمانے کی آواز آئی۔ماریہ نے لکڑی کی کرسی دروازے کے ہینڈل کے نیچے رکھی۔اس سے اسے اضافی وقت مل سکتا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم پوری زندگی اس کاٹیج میں دم دبا کر چھپی رہو گی؟"

دروازے کے ہینڈل کے ساتھ زور آزمائی کرتے ہوئے وہ غصے سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے کاٹیج کے کونے میں رکھے فیول ٹینک کا ڈھکن کھولا۔کین ابھی آدھا لبریز تھا۔اچانک کاٹیج کی در و دیوار دھل کر رہ گئے۔وہ آدمی اپنی پوری قوت سے دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ماریہ نے آتش دان سے سلگتی ہوئی ایک لکڑی اٹھائی۔

"لگتا ہے تم نہیں چاہتی کہ یہ عورت زندہ رہے۔"

اس کا اشارہ لازمی طور پر شمائلہ کی طرف تھا۔

بجلی کی سی تیزی سے ماریہ نے دروازے کے پاس موجود کرسی کو لات ماری۔ کرسی ایک آواز کے ساتھ دور جا گری۔ ماریہ اب دروازے کی ایک جانب کھڑی تھی۔ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور بندوق کی نال دیکھائی دی۔ ماریہ سانس روکے کھڑی تھی۔ اس نے آئل والا کین اوپر کو اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی آدمی اندر داخل ہوا وہ فورا دروازے کی دائیں جانب مڑا جہاں ماریہ کھڑی تھی۔ ماریہ نے ایک ہاتھ میں پکڑی لکڑی کو زور سے اس کی جانب مارا جو اس کی بندوق سے ٹکراتے ہوئے اس کے سر کو لگی۔ پھر اس نے کین سے تیل اس پر اچھال دیا۔ آدمی نے ایک ہاتھ مارا جس سے ماریہ دیوار سے ٹکرائی لیکن اس کا توازن برقرار رہا۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی بندوق اس

کی جانب کرتا ماریہ لکڑی اس کے قریب لا چکی تھی۔

آدمی نے ٹر گرد بایا۔ماریہ نے آنکھیں بند نہیں کیں۔

ایک کلک کی آواز آئی۔

آدمی جس کا اوپری حصہ اب تیل سے تر تھا اس نے حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے اپنی بندوق کی جانب دیکھا۔پھر کچھ سمجھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں خوف کے سائے منڈلانے لگے۔لکڑی سے نکلتا آگ کا شعلہ اس کے بے حد قریب تھا۔ماریہ کی آنکھوں میں بھی اسی شعلے کا عکس رقص کر رہا تھا۔

"تم اپنی دو گولیاں پہلے ہی استعمال کر چکے ہو۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ کی آواز پر آدمی نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔اس کا چہرہ تیل سے بھیگ گیا تھا۔ بال ماتھے پر چپکے ہوئے تھے۔پھر اس کی نظریں ماریہ کے ہاتھ میں پکڑی لکڑی پر گئیں۔اس کے بندوق تھامے ہاتھ میں زرا سی حرکت ہوئی۔اسے بس اپنی جیب سے گولیاں نکالنے تک کی مہلت چاہیے تھی۔

"کوشش بھی مت کرنا۔" ماریہ دھاڑی۔

اس کا جیب کی طرف بڑھتا ہاتھ بیچ میں ہی ٹھہر گیا۔پھر اس آدمی نے بندوق کا دستہ پوری قوت سے ماریہ کے چہرے کی جانب مارا لیکن وہ تیار تھی۔اس نے ایک جانب ہٹتے ہوئے ایک کہنی پوری طاقت سے اس آدمی کے جبڑے میں پوست کی۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے کو ہٹا۔اس نے غصے سے ماریہ کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔ماریہ نے سلگتی لکڑی اس کے سامنے لہرائی۔آدمی اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

بس ایک سیکنڈ لگا تھا۔ایک سیکنڈ پہلے تک وہ دونوں ایک دوسری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے۔وہ آدمی وحشت اور بے یقینی کی کیفیت میں اور ماریہ کسی فاتح کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔

آگ کا ایک شعلہ اٹھا۔جو اس آدمی کے ہاتھوں سے ہوتا ہوا اس کے بازوں، سینے اور پھر چہرے تک پہنچ گیا۔ماریہ چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپتی باہر نکلی۔اندر اس آدمی کی دلفراش چیخیں فضا میں بلند ہو رہی تھیں۔ماریہ سیدھا شمائلہ کے پاس آئی۔وہ زمین پر بیٹھی آنکھیں پھاڑے اندر کی جانب دیکھ رہی تھی۔اس کی گردن پر انگلیوں کے نشان واضح تھے۔ماریہ نے جا کر اسے کندھوں سے اٹھایا۔اس کے ہونٹ کی ایک جانب سے خون بہہ رہا تھا جبکہ جس گال پر اس آدمی نے جوتا رکھا تھا وہ سرخ پڑ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کے گھر کے لیے معذرت۔"

اسے سہارا دے کر جنگل کی جانب چلتے ہوئے ماریہ بولی۔

"کوئی بات نہیں۔"

اس نے خشک ہوتے حلق سے بامشکل کہا۔ان کی جان بچ گئی تھی یہی بہت تھا۔

ماریہ اپنی جیکٹ کاٹیج کے اندر ہی بھول آئی تھی اس لیے باہر آتے ہی ٹھنڈ اس کی ہڈیوں تک کو جھنجھوڑنے لگی۔وہ دونوں کچھ ہی دور آئے تھے جب شعلوں کی لپیٹ میں وہ آدمی اندھا دھند بھاگتے ہوئے کاٹیج سے باہر آیا۔جیسے ہی وہ سیڑھیوں کے پاس پہنچا وہ لڑکھڑاتے ہوئے نیچے گرا۔برف پر گرتے ہی اس نے برف میں لوٹ پوٹ ہونا شروع کر دیا۔

گرم آگ کے زخموں پر ڈھنڈی برف۔

وہ چیختا ہوا ہاتھ پیر مارتا رہا اور کچھ ہی دیر میں آگ بجھ گئی۔اس نے مزید کوئی حرکت نہیں کی وہ بے سدھ سا وہیں پڑا رہا۔

"چلیں ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔"

شائلہ کے بازو کو تھامتے ماریہ اسے لے کر جنگل کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com

ہلکی برف باری میں زوبیا کو دور سے ہی درختوں کے سروں سے جھانکتا واچ ٹاور دیکھائی

دے گیا۔وہ لکڑی سے بنا چھوٹے کیبن جیسا تھا جسے اس وقت چاروں کونے پر لکڑی کے مضبوط ستونوں نے زمین کی سطح سے دس فٹ بلندی پر اٹھایا ہوا تھا۔لکڑی کا ایک زینہ دائرے کی سی صورت میں کیبن تک جاتا تھا۔

کیبن کی بالکونی میں لگی سرچ لائٹ کی روشنی دور تک جا رہی تھی۔واچ ٹاور پر نظر پڑتے ہی اسے اطمینان کا ایک احساس محسوس ہوا۔ماریہ نے اسے کہا تھا کہ واچ ٹاور تلاش کرے۔ یہاں موجود انسان ضرور ان کی مدد کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے دونوں ہاتھوں کو منہ کے قریب کرتے ہوئے خود کو حرارت دی۔اس نے ریڈیو نکال کر آن کیا۔دوسری جانب سگنل موجود تھے۔

"ماریہ؟کیا تم مجھے سن سکتی ہو؟"

"ہاں۔"

دوسری جانب سے فوراً کہا گیا۔

"ماریہ مجھے واچ ٹاور دیکھائی دے رہا ہے۔"

زوبیا دبی دبی خوشی سے اسے بتانے لگی۔وہ ابھی سے گھر واپس جانے کی خوشی محسوس کر سکتی تھی۔پاپا اور حازک سے دوبارہ ملاقات کا سوچ کر ہی اس کا دل قلابازیاں کھانے لگا۔

"زوبیا میری بات دھیان سے سنو۔"ماریہ کی آواز نہایت سنجیدہ تھی۔"تم ابھی واچ ٹاور سے کتنی دوری پر ہو؟"

زوبیا نے دوبارہ واچ ٹاور کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"واچ ٹاور میرے بالکل سامنے ہے۔"اس نے کہا۔"کیوں؟"

"زوبیا تم فوراوہاں سے نکلو۔وہ جگہ خطرناک ہے۔"
ماریہ کی گھبرائی ہوئی آوازاس کی سماعت سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

لیمپ کی زرد روشنی سارے میں پھیلی تھی۔اس وقت وہ سایا بند کھڑکی کے ساتھ کرسی رکھے بیٹھا تھا۔پاور بینک اس کی دائیں جانب موجود چھوٹی میز پر دھرا تھا۔ہاتھ میں پکڑے موبائل میں 17% فیصد چارجنگ مکمل ہوگئی تھی۔موبائل آن کرتے ہی نوٹیفیکیشنز کی بھرمار لگ گئی تھی۔فلحال وہ ان تمام میسجز کو نظرانداز کرتے ہوئے گیلری میں تصاویر دیکھنے

میں مگن تھا۔

ایک تصویر میں ماریہ کسی گوری رنگت والے شخص کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی تھی۔اس نے ٹخنوں تک آتی سفید فراک پہنی تھی۔سر پر سفید جالی دار دوپٹہ اٹکایا تھا۔ہاتھوں کی کلائیاں گلاب کے پھولوں سے مزین تھیں۔

اس کے ساتھ کھڑے شخص نے ہلکی آف وائٹ ویسٹ کے ساتھ سفید کرتا پجامہ پہن رکھا تھا۔دونوں کی انگلیوں میں منگنی کی انگوٹھی جگ مگ کر رہی تھی۔ماریہ کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی۔اس کی بڑی بھوری آنکھوں میں دلی خوشی جھلک رہی تھی۔اس کے گھنگریالے بال اس وقت کندھوں تک کھلے ہوئے تھے۔

اس نے انگلی کی مدد سے تصویر دائیں جانب سوائپ کی۔اگلی تصویر ماریہ کے ساتھ صوفے

پر بیٹھی ایک لڑکی کی تھی۔ماریہ اسی سفید جوڑے میں تھی جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی نے ہلکی جامنی رنگت کا کامدار سوٹ پہنا ہوا تھا۔

ان کی شکلیں مختلف تھیں۔لڑکی کی رنگت ماریہ سے گوری تھی۔اس کے بال سیاہ اور سیدھے تھے لیکن ان کی آنکھوں میں مماثلت تھی۔وہ آنکھیں اپنے اندر ہی اندر کوئی راز سموئے ہوئے تھیں۔وہ راز جس سے ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا واقف نہ تھا۔مگر اب شاید اس تیسرے کو ان کے راز کی بھنک پڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

سائے کے باریک لبوں کے کونے اوپر کو اٹھے۔

"کیا آپ ٹھیک ہیں؟"

ماریہ نے کاٹیج کی دیوار سے ٹیک لگائی شائلہ سے پوچھا۔

اس کے ہونٹ کا ایک حصہ سوجن کا شکار تھا۔گلے پر نشان اب بھی واضح تھے۔وہ دونوں بڑی مشکل سے برف باری میں راستہ ڈھونڈتے ہوئے واپس کاٹیج پہنچی تھیں۔ماریہ نے آتے ہی فوراسے کرسی دروازے کے سامنے رکھ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم میری فکر مت کرو۔"

شائلہ نے سر کاٹیج کی دیوار سے ٹکاتے ہوئے تکان زدہ لہجے میں کہا۔

ماریہ نے اپنے سیاہ بیگ سے ریڈیو نکال کر چینل 54 ٹرائی کیا لیکن سگنل نہیں تھے۔

"یہ ریڈیو تمہارے پاس تھا؟"

اسے ریڈیو سے سر کھپاتا دیکھ شمائلہ نے دریافت کیا۔

"جی۔" ماریہ کچھ شرمندہ ہوئی۔ "معاف کیجیے گا میں نے آپ کو بتایا نہیں۔"

شمائلہ نے سر ہلایا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں سمجھ سکتی ہوں۔"

ماریہ اب اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کیا آپ نے سچ میں پہلے کبھی اس آدمی کو نہیں دیکھا تھا؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ وہ کون ہے اور تم سے کیا چاہتا ہے۔"

شائلہ کے انداز سے اخلاص جھلک رہا تھا۔

"وہ ایک مجرم ہے۔" ماریہ چلتے ہوئے شائلہ کے پاس پہنچ گئی۔اس کی سیاہ میرون نیک اکا دکا جگہوں پر گیلی تھی۔ پینٹ پر ابھی بھی برف لگی تھی۔اس وقت اس کے پاس گرم جوڑا نہیں تھا۔اسے بادل ناخواستہ انہیں کپڑوں میں بچی کچی رات بسر کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹریل ۵ سے جو لڑکی لاپتہ ہوئی ہے وہ اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔"

وہ بھی کاٹیج کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔اب وہ اور شائلہ قریب بیٹھے تھے۔آتش دان میں سلگتی لکڑیاں ماحول کو گرم رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھیں مگر درجہ حرارت بدستور گرتا جا رہا تھا۔ماریہ نے ہاتھ کی گھڑی میں وقت دیکھا۔

03:29۔

یہ رات ختم ہونے کا نام کیوں نہیں لے رہی؟

"اس لڑکی جس کا نام زوبیا ہے اس کا مجھ سے اس ریڈیو کی مدد سے رابطہ ہوا تھا۔"

ماریہ نے ہاتھ میں پکڑے ریڈیو کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"کہاں ہے وہ؟"

"آخری بار جب میری اس سے بات ہوئی تھی تو وہ کسی ڈھلوان والی جگہ سے ایک جنگل کی طرف جا رہی تھی۔اس کا کہنا ہے کہ اسے وہیں ہوش آیا تھا۔"

ماریہ زوبیا کے ساتھ ہونے والی گفتگو دہرانے لگی۔

"تم اسے کہو کہ وہ یہاں آجائے۔"

شمائلہ نے اسے مشورہ دیا۔اس آدمی سے مد بھیڑ کے بعد وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی بھی لڑکی تنہا اس درندے کا سامنا کرے۔

"اس وقت مجھے کاٹیج میں خطرہ محسوس ہوا اس لیے میں نے اسے قریبی واچ ٹاور ڈھونڈنے کو کہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ نے ایک سانس خارج کرتے ہوئے سر کی پشت کو دیوار سے ٹکا دیا۔

یہ رات نجانے اور کتنی اذیتیں اس پر اتارنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"واچ ٹاور؟"

شائلہ نے چہرہ ماریہ کی جانب موڑا۔اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں مگر ماریہ یہ نہ دیکھ سکی کیونکہ وہ ہتھیلیوں کی مدد سے اپنی آنکھیں مل رہی تھی۔

"ہاں۔"

ماریہ نے سر کو جنبش دی۔

"اسی ریڈیو سے میری واچ ٹاور کے اندر موجود زوہاد نامی شخص سے بات ہوئی تھی اور اسی نے مجھے بتایا تھا کہ یہ جگہ کافی مشکوک ہے۔"

اس نے آنکھیں موند لیں۔اس کی پتلیوں کی پچھلی جانب ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔سکون کے دو پل بھی کافی ہوتے اگر وہ اسے میسر آتے۔

www.novelsclubb.com

"یہاں تو کوئی واچ ٹاور نہیں ہے۔"

شائلہ بدستور اسے دیکھ رہی تھی۔

"شاید آپ اس بارے میں نہیں جانتی ہوں۔"

ماریہ اس سے بحث کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

شائلہ نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔میں اس علاقے کے کونے کونے سے واقف ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"فارسٹ ڈپارٹمنٹ نے یہاں دو سال پہلے ایک واچ ٹاور قائم کیا تھا جس کے لیے انہوں نے پاس ہی موجود جنگل کی لکڑی استعمال کی تھی مگر وہ واچ ٹاور پچھلے دو سالوں سے غیر فعال ہے۔"

شمائلہ نے مزید معلومات فراہم کیں۔اس نے اس سے آگے بھی کچھ کہا لیکن ماریہ کو لگا جیسے آس پاس کوئی دھماکہ ہوا ہو۔ گویا کوئی برفانی تودا عین اس کے اوپر آکر گرا ہو۔وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"کیا کہا؟"

اسے اپنی سماعت پر شک ہو رہا تھا۔

"ماریہ، یہاں کوئی واچ ٹاور نہیں ہے۔"

اس بار شمائلہ نے ٹھہر ٹھہر کر جواب دیا۔

ماریہ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔وہ شمائلہ کا چہرہ تکے گئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ زوہاد۔۔"

اس کے ہونٹوں سے نکلا۔

"تم فوراً زوبیا کو وہاں جانے سے روکو۔"

لیکن ماریہ اس سے پہلے ہی ریڈیو آن کر چکی تھی۔

"اوہ خدا! یہ میں نے کیا کر دیا۔"

کپکپاتے ہاتھوں سے چینل 55 کا بٹن دباتے ہوئے وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"زوبیا وہ جگہ خطرناک ہے۔"

کیبن کی زرد روشنی میں میز پر رکھے ریڈیو سے آتی ماریہ کی آواز سارے میں گھل رہی تھی۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"

اس بار زوبیا کی آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

لکڑی کی اس چوڑی میز پر علاقے کے نقشے اور کچھ تصاویر پھیلی ہوئی تھیں۔ ساتھ ہی ایک گرم بھاپ اڑاتا کافی کا مگ دھرا تھا۔ ٹیبل لیمپ کی زرد روشنی میں میز کے ایک کونے پر دو سیاہ بوٹ چمکے۔

"زوبیا وہ واچ ٹاور اصلی نہیں ہے۔ یہاں کوئی واچ ٹاور سرے سے ہے ہی نہیں۔"

ماریہ بدحواسی کی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔

"ماریہ تم نے ہی تو مجھے کہا تھا کہ واچ ٹاور ڈھونڈو۔"

زوبیا کو اس کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔ماریہ کو اچانک سے کیا ہو گیا تھا؟

"ہاں۔ لیکن وہ زوہاد۔۔اس کمینے نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ نے دانت پیسے۔اگر زوہاد اس کے سامنے ہوتا تو وہ اس کی گردن دبوچنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

میز سے کچھ فاصلے پر لکڑی کی کرسی پر جھولتے زوہاد نے اچانک آنکھیں کھولیں۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔" ماریہ نے بات جاری رکھی۔ "تم ایسا کرو میں تمہیں جو راستہ بتا رہی ہوں تم اس سے سیدھا اس کاٹیج تک پہنچ جاو۔"

"تمہیں پکا یقین ہے کہ یہاں کوئی واچ ٹاور نہیں ہے؟ کیونکہ مجھے واچ ٹاور اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھائی دے رہا ہے۔ اندر بتی بھی جل رہی ہے۔"

زوبیا کو ماریہ کی مخلصی پر شک نہیں تھا مگر ہو سکتا تھا کہ اسے کسی قسم کی کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔

www.novelsclubb.com

زوہاد ٹانگوں کی قینچی بنائے، جوتے میز کے کنارے سے ٹکائے بیٹھا تھا۔ البتہ اب اس کی آنکھیں باہر موجود ٹھنڈ سے بھی زیادہ سرد تھیں۔

"میرے ساتھ یہاں کی مقامی خاتون ہیں۔وہ یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتی ہیں کہ یہاں کوئی واچ ٹاور نہیں ہے۔"

"لیکن___"

زوبیا کچھ کہنا چاہتی تھی مگر ماریہ نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا۔

"جلدی کرو زوبیا! ہمارے پاس وقت نہیں ہے!"

www.novelsclubb.com

"ماریہ۔"زوہاد گنگنایا۔"اوہ ماریہ۔"

پھر وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔لیمپ کی روشنی کے نیچے اس کی سنہری آنکھیں چمکی تھیں۔

"جب سے تم دربند آئی ہو۔میرے لیے مسلسل معاملات بگاڑتی جارہی ہو۔"

اس نے سامنے میز پر رکھے موبائل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔جس میں ماریہ کی منگنی کی تصویر روشن تھی۔

"لگتا ہے وقت آگیا ہے کہ ہم اس کھیل کو یہیں ختم کردیں۔"

کیبن نے سفاک مردانہ آواز سنی تھی۔

www.novelsclubb.com

کام بہت آسان تھا جیسا ہمیشہ ہی ہوتا تھا۔انہیں ایک خوبصورت لڑکی اغوا کرنی تھی جسے

بعد میں سرحد کے دوسرے پار سمگل کر کے وہ لوگ لاکھوں کا سودا کر سکتے تھے۔ لیکن موسم کی خرابی نے ان کے منصوبے میں تاخیر ڈال دی۔ بیشتر سڑکیں برف کی وجہ سے بلاک تھیں اور جن لوگوں کو "سامان" لینے آنا تھا وہ آج رات نہیں آ سکتے تھے۔ اس لیے زوہاد کو زوبیا کو ایک رات قید رکھنا تھا۔ یہ کام بھی آسان تھا مگر اس کے کم عقل ساتھی کی ناسمجھی کی وجہ سے وہ بھاگ نکلی۔

زوہاد کا تعلق اس علاقے سے نہیں تھا۔ برف میں چلنا اور اس قدر ٹھنڈ برداشت کرنے کا اس کا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا سو آج رات زوبیا کو ڈھونڈ کر واپس لانے کی ذمہ داری دایال کی تھی۔

"کیا بک رہے ہو؟ وہ ایک بالش کی لڑکی تمہیں بے وقوف بنا کر وہاں سے بھاگ نکلی؟"

زوہاد ریڈیو منہ کے قریب کیے دھاڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

باہر ہلکی برف باری جاری تھی۔وہ اس وقت کیبن کی بند کھڑکی کے پاس بیٹھا تھا۔کیبن کے اندر موجود ہیٹر کی بدولت ماحول گرم تھا۔

"اس نے میرے منہ پر برف کا گولہ مارا اور جب تک میں سنبھلتا وہ بھاگ نکلی۔"

دوسری جانب سے دایال کی آواز سنائی دی۔

"برف کا گولہ تھا یا بم کا گولہ جو تمہیں سنبھلنے میں اتنی دیر لگ گئی۔"

www.novelsclubb.com

زوہاد کے کشادہ ماتھے پر ایک شکن نمودار ہوئی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دایال کی جان نکال دے۔ایک ہی تو کام دیا تھا اسے وہ بھی اس سے نہیں ہو پایا۔

"معافی چاہتا ہوں۔"

دایال شرمندگی سے بولا۔

زوہاد کھڑکی کے پاس سے ہٹ گیا۔وہ اس وقت سیاہ ٹرٹل نیک کے ساتھ سیاہ ہی پتلون پہنے ہوئے تھا۔اس کا لمبا سیاہ کوٹ دروازے کے ہک سے لٹک رہا تھا۔

"اسی لیے میں نے تمہیں کہا تھا کہ لڑکی کو لے کر سیدھا ہانجوڑ کے لیے نکل جاتے ہیں۔" وہ چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔اس کی کنپٹی کے پاس ایک رگ پھڑکی۔

www.novelsclubb.com

دایال نے اس کا پورا پلین غارت کر دیا تھا۔اگر وہ لوگ وقت رہتے دربند سے چلے جاتے تو نہ موسم کی خرابی ان کے آڑے آتی اور نہ معاملات اس قدر بگڑتے۔

"باس۔معاف کر دیں۔پلیز مجھ سے غلطی ہو گئی۔"

دایال التجائی انداز میں بولا۔اس کی تو مت ماری گئی تھی جو وہ لڑکی یہاں سے بھاگنے میں کامیاب ہو گئی۔وہ اپنے باس کے غصے سے بخوبی واقف تھا۔

"چاہے کچھ بھی ہو جائے مجھے وہ لڑکی چاہیے۔"زوہاد کیبن میں ٹہلتے ہوئے چلایا۔"کل صبح ہوتے ہی برف ہٹانے کا عمل شروع ہو جائے گا اور دوپہر سے پہلے ہر حال میں ہمیں اس کی ڈیلیوری کروانی ہے۔"

اور شومئ قسمت کچھ ہی دیر میں ایک لڑکی نے اس سے رابطہ کیا۔زوبیا بھاگتے وقت ان کا ریڈیو ساتھ لے کر بھاگی تھی۔اس لیے زوہاد کو لگا کہ وہ زوبیا ہے اور اسی وجہ سے اس نے واچ ٹاور کے ایک ذمہ دار اور باشعور عملہ ہونے کا ڈھونگ کیا۔زوبیا نے اس کی شکل نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی اس کی آواز سنی تھی۔دایال نے اسے بے ہوشی کی حالت میں ٹریل ۵ سے اغوا کیا تھا۔ہو سکتا تھا زوہاد کسی طرح اسے بہلا پھسلا کر واپس بلا لیتا۔لیکن جس لڑکی نے اس سے رابطہ

www.novelsclubb.com

کیا تھا وہ زوبیا نہیں بلکہ ماریہ تھی۔اور تو اور زوبیا کی ماریہ سے بات چیت بھی ہو گئی تھی۔

اگر ماریہ یہاں سے نکل کر پولیس یا ریسکیو سروسز کو زوبیا، زوہاد یا اس بندوق والے آدمی (دایال) کے بارے میں کچھ بھی بتاتی تو ان کا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا۔تب زوہاد نے دایال کو نئی ذمہ داری سونپی۔ماریہ کو اس تک لانے کی ذمہ داری۔زندہ یا مردہ۔

پچھلے ایک گھنٹے میں دایال نے اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔آخری بار اس نے زوہاد کو بتایا تھا کہ وہ کاٹیج کے باہر موجود جوتوں کے نشانات کا پیچھا کر رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"اس کڑکڑاتی ٹھنڈ میں مجھے صرف تم دونوں کی وجہ سے باہر نکلنا پڑ رہا ہے۔" اپنا لمبا سیاہ کوٹ پہنتے ہوئے زوہاد بڑبڑایا تھا۔

"قسم کھاتا ہوں تم دونوں سے اپنے ایک ایک نقصان کی بھرپائی کرواوں گا۔"

"مجھے یہاں جو مقامی خاتون ملی ہیں۔ان کا نام شمائلہ ہے۔وہ اس علاقے کو بہت اچھے سے جانتی ہیں۔وہ تمہاری راہنمائی کریں گی تم بس ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلتی جاو۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ نے ریڈیو شمائلہ کو تھمادیا۔

"واچ ٹاور کی عقبی جانب ایک کچا راستہ ہے۔"

شمائلہ بولنے لگی۔"برف کی وجہ سے تمہیں وہ دیکھائی نہیں دے گا مگر تم بس ناک کی

سیدھ میں چلتی جاو۔ تقریباً بیس منٹ بعد تم ایک پہاڑی پر پہنچ جاو گی۔ وہاں سے نیچے تمہیں بالکل سامنے ہی یہ کاٹیج نظر آجائے گا۔"

زوبیا کو واچ ٹاور میں کوئی ہل چل ہوتی محسوس ہوئی۔ وہ فوراً پاس موجود درخت کے پاس بیٹھ گئی۔ واچ ٹاور کی بالکونی سے ایک سایا گزرا جو اب سیڑھیوں کی جانب اپنا راستہ بنا رہا تھا۔ زوبیا درختوں کے درمیان سے واچ ٹاور کی عقبی جانب جانے لگی۔

"وہ——وہ آدمی واچ ٹاور سے نیچے آرہا ہے۔"

اس نے ریڈیو میں سرگوشی کی۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟" ماریہ چونکی۔ "تم کہیں چھپ جاو۔"

"میں چھپ نہیں سکتی۔ وہ جانتا ہے کہ میں کہاں ہوں۔"

وہ سایا تیزی سے سیڑھیاں اترتا اسی جانب آنے لگا۔

"کیسے ؟اسے کیسے پتہ چلا؟" ماریہ کی گھبرائی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

اسے نہیں معلوم مگر وہ جانتی تھی وہ آدمی اسے نہیں چھوڑنے والا۔

"اوہ نو۔۔ کہیں وہ ہماری باتیں سن تو نہیں رہا؟"

دفعتاً ماریہ نے خدشہ ظاہر کیا۔

زوہاد تیزی سے زوبیا کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔ان دو لڑکیوں نے اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔انہیں تو وہ آج نہیں بخشنے والا۔

"وہ جانتا ہے! وہ جانتا ہے میں یہی ہوں۔"

زوبیا بدحواسی میں چلائی۔

اس نے ایک جانب دوڑ لگا دی۔جب اس نے ہاتھ میں پکڑے ریڈیو پر نظر ڈالی تو وہاں لال بتی تیزی سے جل بجھ رہی تھی۔اس وقت صرف اس کی قسمت ہی اسے دھوکہ نہیں دینے والی تھی بلکہ یہ ریڈیو بھی اپنی آخری سانسیں گن رہا تھا۔

"اگر تمہاری میرے پاپا سے ملاقات ہو تو ان سے کہنا کہ میں——"

www.novelsclubb.com

زوبیا بھاگ رہی تھی لیکن برف میں اس کے پیر دھنستے جا رہے تھے۔ برف باری عروج پر پہنچ گئی تھی۔ اسے راستہ تک دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یخ ہوا کے جھونکے اس کی جلد کو چیرتے جا رہے تھے۔

"میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں——"

اس کی پلکیں بھیگنے لگیں۔ اور ساتھ ہی اوپر سے گرتی برف اس کے بالوں سمیت پلکوں پر بھی جمنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"زوبیا؟ زوبیا؟"

ماریہ چلائی۔

اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرتے جا رہے تھے۔ وہ بھاگ رہی تھی لیکن وہ جانتی

تھی اتنی برف میں وہ تیز رفتاری سے نہیں بھاگ سکتی تھی۔ بلخصوص تب جب زوہا اس کے اتنے قریب تھا۔اس کا سانس پھولنے لگا۔ پینٹ گھٹنوں سے نیچے پوری طرح بھیگ چکی تھی۔ جوتے بھی گیلے ہونے کی وجہ سے اس کے تلوں کو ٹھنڈا کر رہے تھے۔اس رات بھر کی بھاگ دوڑ نے اسے دماغی اور جسمانی دونوں لحاظ سے بے حد تھکا دیا تھا۔

"میری مدد کرنے کا بہت شکریہ ماریہ۔" اس کے گلے میں آنسوں کا ایک پھندا بندھ گیا تھا۔"اور حازک سے کہنا کہ میں ــــ"

www.novelsclubb.com

پھولتی سانسوں کے درمیان وہ بمشکل کہہ پائی۔

"میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں۔"

تبھی ریڈیو کی بتی آخری بار جلی اور پھر یوں بجھی کہ دوبارہ اس میں کوئی حرکت نہ ہو سکی۔

زوبیا روتے ہوئے بھاگ رہی تھی۔ ٹھنڈے گالوں پر گرم آنسو بہتے جا رہے تھے۔اس کی ناک لال سرخ ہو گئی تھی۔وہ منہ سے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ دھویں کی صورت میں باہر آ رہی تھی۔ برف باری کے شور میں اسے معلوم نہ ہوا لیکن زوہاد اس کے عقب میں تھا۔ پیچھے سے ایک بازو زوبیا کی گردن کے گرد حائل ہو گیا۔اس نے ایک چیخ ماری پھر دونوں کہنیاں اپنے حریف کے سینے میں پیوست کیں مگر اس پر زوبیا کے وار کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

اس ہاتا پائی میں ریڈیو اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا۔ماریہ سے اس کا رابطہ پہلے ہی ختم ہو گیا تھا لیکن ریڈیو کا لمس اس سیاہ رات میں اس کی تنہائی کو کم کرنے کا ایک ذریعہ بن گیا تھا۔ اب وہ مکمل طور پر اکیلی تھی۔

"بہت بھگایا تم نے آج مجھے۔" اس نے زوبیا کے کان کے پاس سرگوشی کی۔"اب بس۔"

www.novelsclubb.com

زوبیا کی ہچکی بندھ گئی۔

"اب اور نہیں۔" اس کا چہرہ زوبیا کے سر کے بہت قریب تھا۔

سسکیاں لیتے ہوئے زوبیا نے سر کو پیچھا کی جانب جھٹکا لیکن زوہاد پہلے ہی اس حملے کے لیے خود کو تیار کر چکا تھا اس لیے اس نے ایک ہاتھ سے زوبیا کے سر کے بال جکڑ لیے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا۔" اس نے زوبیا کو ایک جھٹکا دیا۔ "اب بس۔ بہت ہو گیا۔"

درد کی شدت سے زوبیا کراہنے لگی۔ یہ رات ایسے ختم نہیں ہو سکتی۔ زوبیا کی کہانی کا انجام اس قدر بھیانک نہیں ہو سکتا۔

ایک تیز دھار آلہ زوبیا کو اپنی گردن پر محسوس ہوا۔اس نے بشمکل تھوک نگلا۔زوہا اپنے ہونٹ اس کے سر کے قریب لے آیا۔پھر اس نے ایک گہری سانس اندر کھینچی۔زوبیا کا پورا جسم تھر تھرایا۔آنسو بدستور آنکھوں سے ٹپک رہے تھے۔دل اپنوں کی یاد میں بلک رہا تھا اور دماغ یہ ماننے کے لیے کسی طور راضی ہی نہ تھا کہ خدا نے اس کی زندگی کا اختتام اس طرح لکھا تھا۔

"ناوبی آگڈ گرل۔"

اس کے منہ سے آتی گرم ہوا زوبیا کے کان کی لو کو چھو رہی تھی۔زوبیا نے ایک جھرجھری لی۔وہ اس وقت بالکل بے بس اور لاچار تھی۔

زوبیا کا دل چاہ رہا تھا کہ ابھی اسی وقت یہ زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں دفن ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

اس جیسے درندے کے ہتھے چڑھنے سے موت قبول کرنا سو گنا زیادہ بہتر تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ آج زوہا داسے اتنی آسان موت دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

"زوبیا؟"

ماریہ ریڈیو کو منہ کے قریب کرتے ہوئے چیخی۔ مگر دوسری جانب ابدی سکوت پھیل چکا تھا۔

"زوبیا؟!"

اس کی آواز کاٹیج میں گونجی۔اس کا تنفس تیز ہو گیا۔وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی مگر کچھ بہت

www.novelsclubb.com

ہی برا ہو گیا تھا۔ماریہ کا ریڈیو والا ہاتھ ایک جانب ڈھلک گیا۔وہ سکتے کی سی کیفیت میں کھڑی خلا میں گھور رہی تھی۔یہ اس نے کیا کر دیا تھا؟زوبیا کی مدد کرنے کے بجائے اس نے اس کی جان مزید خطرے میں ڈال دی تھی۔

"ماریہ۔"

شائلہ نے اسے پیچھے سے پکارا۔

"ہاں۔"

ماریہ کو اپنی آواز کھائی سے آتی سنائی دی۔

"تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔تم نے صرف زوبیا کی مدد کرنے کی کوشش کی ہے۔"

ماریہ کے اندر اٹھتے طوفان کو محسوس کرتے ہوئے شائلہ اسے سمجھانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اس سب میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔"

وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے اس کے قریب آگئی۔

زوبیا ہنوز آنکھیں کاٹیج کی دیوار پر گاڑے کھڑی رہی۔ شائلہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ ماریہ کے ہونٹ تھرتھرائے۔ پہلے دانیہ سے اس کا رابطہ ٹوٹ گیا اور اب زوبیا۔۔ اس کے دل پر گویا چھریاں چل رہی تھیں۔ ضبط کا بندھن توڑتے ہوئے آنسوں آنکھوں کے کناروں پر پہنچ گئے۔ ماریہ نے سختی سے آنکھیں بند کرلیں۔ گھڑی کی سوئیاں آگے بڑھتی جارہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

بلآخر ماحول کے بوجھل پن کا وزن برداشت نہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

"وہ ہماری باتیں کیسے سن سکتا ہے؟"

"اگر وہ بھی وہی چینل استعمال کر رہا ہو جو تم دونوں استعمال کر رہی تھیں تو وہ آسانی سے تم دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سن سکتا ہے۔"

شائلہ اب چلتے ہوئے اس کے مقابل کھڑی ہو گئی۔

"کیا ایسا واقعی ممکن ہے؟"

اس بار ماریہ نے شائلہ کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا۔اس کی آنکھوں میں لال لکیریں بننے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

شائلہ نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

"ہاں۔اور اگر وہ تم لوگوں کی باتیں سن رہا تھا تو تم لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگا ہو گا۔"

یعنی وہ اب تک ان کے مابین ہونے والی تمام گفتگو سن چکا تھا؟ پچھتاوے کے ساتھ ساتھ

ایک اور تازہ احساس اسے دل کی گہرائیوں میں اترتے ہوئے محسوس ہوا۔ نفرت۔

"تم اب کیا کرنا چاہتی ہو؟"

جب وہ کافی دیر کچھ نہیں بولی تو شائلہ نے خود ہی سوال کیا۔

"مجھے نہیں پتہ۔"

اس نے خود کلامی کی۔ پھر وہ دروازے کے ساتھ ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ اس نے سر دونوں ہاتھوں میں گرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"آج رات سب غلط ہو رہا ہے۔ سب کچھ۔ پہلے دانیہ کے شوہر کی موت ہو گئی، پھر میری گاڑی خراب ہو گئی، زوبیا کے پیچھے کوئی پڑ گیا اور اب۔۔"

وہ آنکھیں بند کیے تاسف سے کہہ رہی تھی۔

"دانیہ تمہاری بہن ہے؟"

شائلہ کے سوال کرنے پر ماریہ نے محض سر ہلانے پر اکتفاد کیا۔

"مجھے آج رات وہاں ہونا چاہیے تھا۔اس کے ساتھ۔"

زوبیا کے ساتھ ساتھ اسے دانیہ کی بھی فکر لاحق تھی۔پتہ نہیں وہ کس کشمکش میں پھنس گئی تھی۔دربند اس پر زندگی کے کسی امتحان کی طرح نازل ہوا تھا۔وہ امتحان جس کے لیے کبھی کسی نے اسے تیار ہی نہیں کروایا۔جب کوئی مر جاتا ہے تو انسان اپنے وجود کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو دوبارہ سے کیسے جوڑتا ہے؟جب کوئی زندگی سے زچ آکر موت کو گلے لگانا چاہتا ہے تو اسے واپس خوشیوں تک کیسے لایا جاتا ہے؟جب ایک سنسان پہاڑی علاقے میں کوئی خطرناک آدمی تمہارا پیچھا کر رہا ہو تو خود کو اس سے کیسے بچایا جاتا ہے؟ان سوالوں کے جوابات کس کے

پاس تھے؟کسی نے کبھی اسے یہ سب کیوں نہیں سکھایا؟وہ یہ رات کیسے گزارے؟وہ آخر کرے تو کیا کرے؟

وہ انگلیوں کی مدد سے اپنی کنپٹی سہلانے لگی۔شائلہ بنا کچھ کہے اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ کسی کے حوصلے ٹوٹتے ہیں،جب قیامت برپا ہوتی ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔یہ بات اس سے بہتر بھلا کون جانتا تھا۔جب کسی اپنے کے کھونے کی اطلاع ملتی ہے یا جب یہ وسوسہ دل کے ایک کونے تک رسائی حاصل کر لیتا ہے کہ اب شاید ہماری ان سے دوبارہ کبھی ملاقات نہ ہو سکے گی تو جو اذیت انسان محسوس کرتا ہے شائلہ وہ سب سہ چکی تھی۔اس نے بھی ایک ساتھ دو لوگوں کو کھویا تھا۔اپنے سہاگ اور اپنے لختے جگر کو۔

ماریہ ہونٹ چبا رہی تھی۔دربند کے سارے پہاڑوں کا بوجھ اس کے ناتواکندھوں پر آن گرا تھا۔اس نے اپنی پوری زندگی بس لڑتے ہوئے تو گزاری تھی۔کبھی اپنے باپ اپنے حقوق

کی جنگ، کبھی رشتے داروں کے طعنوں کے بعد اپنی بقا کی جنگ اور کبھی انجان لوگوں سے اپنی دفاع کی جنگ۔ وہ ہمیشہ اپنی زات کے لئے اکیلے لڑی تھی۔ مگر انسان کب تک تنہا لڑ سکتا ہے؟ وہ تھک گئی تھی۔ وہ اکتا گئی تھی۔ بے زار آ گئی تھی ایسی تکان زدہ زندگی سے۔ جہاں پل بھر کی خوشی اور سکون کی خاطر اسے ہر ایک سے الجھنا پڑے۔

خدایا اس رات کو ختم کر دے۔ اس کے دل نے ندا بلند کی۔

شائلہ نے ماریہ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حرارت کا احساس ماریہ کے لرزتے وجود کو کچھ تقویت بخشتا ہوا گزرا۔ اس نے سر اٹھا کر شائلہ کی جانب دیکھا۔ دونوں آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"ہمت مت ہارنا ماریہ۔ ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکل آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں کی نرمی ماریہ نے پہلی بار نوٹس کی۔

"مجھے زوبیا کو بچانا ہو گا۔" ماریہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "مجھے کچھ کرنا ہو گا۔"

پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے جانا ہو گا۔"

"کہاں؟"

www.novelsclubb.com

شائلہ کی متلاشی نگاہوں نے اسے دیکھا۔

"زوبیا کی مدد کرنے۔"

ماریہ کا لہجہ اٹل تھا۔

وہ دانیہ کے پاس بھلے ہی نہیں تھی لیکن زوبیا کے قریب تو تھی اور زندگی چاہے اسے کتنے ہی تھپڑ مارے وہ بھی اتنی جلدی ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی۔اب جنگ ہے تو پھر جنگ ہی سہی۔

شائلہ بھی کھڑی ہو گئی۔

"وہ بندوق والا آدمی اگر اس زوہاد نامی شخص کے ساتھ کام کر رہا ہے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ کوئی گروہ نہ ہو۔"

شائلہ نے خدشہ ظاہر کیا۔

"گروہ ہے یا نہیں اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔مجھے ہر حال میں دانیہ کو بچانا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

شائلہ نے ابرو اچکائی۔

"میرا مطلب——زوبیا۔"

ماریہ کہتے ہوئے اپنے سیاہ بیگ کی جانب بڑھ گئی۔

"تم اس وقت ہوش کے بجائے جوش سے کام لے رہی ہو۔" شائلہ بھی اس کے پیچھے آگئی۔ "وہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔ تمہیں ان سے یوں اکیلے نہیں لڑنا چاہیے۔"

ماریہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"میں اور کیا کر سکتی ہوں؟"

www.novelsclubb.com

"وہ بندوق والا آدمی۔۔اس کے پاس بندوق ہے۔اگر ہم میرے کاٹیج واپس چلیں تو ہو سکتا ہے وہ بندوق ہمارے ہاتھ لگ جائے۔"

شائلہ پرامید سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔"اور تو اور وہاں فون بھی ہے جس سے ہم پولیس کو مدد کے لیے بلا سکتے ہیں۔"

مگر ماریہ نے سر نفی میں ہلایا۔پھر گھڑی شائلہ کی نگاہوں کے سامنے کی۔وقت تھا 04:17۔

www.novelsclubb.com

"یہاں سے جنگل تک جانے میں بہت وقت لگے گا اور اگر اب تک اس آدمی کو ہوش آگیا ہو تو وہ کسی پاگل کتے کی طرح ہمیں ڈھونڈ رہا ہو گا۔وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں۔"

"جو تم کر رہی ہو وہ بھی خطرے سے بھرپور ہے۔یوں اکیلے نہتی ایک مجرم کے پاس جانا

کہاں کی عقلمندی ہے؟"

شائلہ نے قدرے اونچی آواز میں کہا تھا۔اسے ماریہ سے اس احمقانہ رویہ کی توقع نہیں تھی۔

"آپ سے کس نے کہا کہ میں نہتی ہوں؟"

ماریہ کی آنکھیں غیر معمولی انداز میں چمکیں۔

شائلہ نے کچھ نا سمجھتے ہوئے اسے دیکھا۔ماریہ دوبارہ اپنے سیاہ بیگ کی طرف متوجہ ہوئی۔ اپنے پیچھے ہونے والی آہٹ پر اس نے مڑ کر دیکھا۔شائلہ گدے پر سے اپنی جیکٹ اٹھا رہی تھی۔

"کیا کر رہی ہیں آپ؟"

ماریہ فوراً اس کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں اکیلے جانے نہیں دوں گی۔اور ویسے بھی میں یہاں کے راستوں کو جانتی ہوں۔"

وہ جیکٹ سیدھی کر رہی تھی۔

"نہیں شائلہ۔آپ نے پہلے ہی میرے لیے بہت کچھ کر دیا ہے۔یقین جانیں میں آپ کا احسان پوری زندگی یاد رکھوں گی۔"

ماریہ نے جیکٹ اس کے ہاتھ سے لے لی۔

"تم نے بھی تو میری جان بچائی ہے۔"

شائلہ کی آنکھوں کی پاس جھریاں نمودار ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"کاش میں آپ کے لیے اس سے کچھ زیادہ کر پاتی لیکن فلحال میرے پاس یہی ہے۔"
کہتے ہوئے ماریہ نے بیگ سے ایک بوتل نکال کر شائلہ کے سامنے کی۔

"یہ کیا ہے؟"
شائلہ نے اسے ایک ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا۔

"پیپر اسپرے۔" ماریہ بولی۔ "اگر وہ بندوق والا آدمی دوبارہ یہاں آیا تو آپ اپنے آپ کو کسی حد تک محفوظ رکھ پائیں گی۔ آتش دان کے پاس روڈ تو ویسے بھی موجود ہی ہے۔" اس نے سر سے اس جانب اشارہ کیا۔ یہ وہی اسٹک تھی جسے ماریہ نے خود کو شائلہ سے محفوظ رکھنے کے لیے اٹھایا تھا۔ کچھ ہی گھنٹوں میں سب کچھ کتنا بدل گیا تھا۔ جو اس کی مدد کرنے کا ڈھونگ کر رہا تھا اصل مجرم ہی وہی تھا اور جس سے ماریہ کو خوف محسوس ہوا تھا وہ تو بس ایک عام سی عورت تھی۔ خیر ماریہ کے لیے وہ اتنی عام بھی نہیں تھی کیونکہ اس نے ماریہ کی مدد جو کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور تم؟"

اس نے ماریہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔

"آپ میری فکر مت کریں۔"

ماریہ کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ آئی۔

پھر اس نے اپنا بیگ الماری کے اوپر رکھ دیا۔

"تم ریڈیو اپنے ساتھ لے جاو اور میری جیکٹ بھی۔"

شائلہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیا فائدہ؟"

اس کے چہرے پر ایک سایا سا آکر گزر گیا۔اسے نہیں لگتا تھا کہ زوبیا سے اب اس کا رابطہ ہو پائے گا۔

شائلہ نے ریڈیو اٹھا کر اس کے ہاتھ میں تھمایا۔پھر اپنی جیکٹ ماریہ کے ہاتھ سے لے کر اس کے کندھوں پر اوڑھائی۔

"تم نہیں جانتی لیکن وہ زوہاد یقیناً تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کرے گا۔"

www.novelsclubb.com

شائلہ کو یقین تھا کہ زوہاد ایک نمبر کا سائیکو تھا اور ایسے لوگ نارمل حرکتیں نہیں کرتے۔

جیکٹ پہن کر مایہ نے ریڈیو کو جیکٹ کی جیب میں رکھ کر کاٹیج کے اندر ایک سرسری نظر ڈالی۔ اس کے کپڑے اور بیگ یہیں پر تھے۔اسے ان چیزوں کی ضرورت نہیں تھی۔پھر اس نے اپنی

پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔اس کا موبائل وہاں نہیں تھا۔اس نے گدے کے ارد گرد چیک کیا لیکن موبائل کہیں بھی نہیں تھا۔

ماریہ نے چونک کر شائلہ کی جانب دیکھا جو پہلے ہی الجھے ہوئے انداز میں اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"میرا فون۔۔وہ یہاں نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

پھر وہ شائلہ کی جانب سے جواب سنے بغیر الماری کی طرف گئی۔ریپر اٹھا کر دیکھا۔ چاکلیٹ بار غائب تھی۔ماریہ نے ایک ہاتھ مارتے ہوئے ریپر فرش پر پھینک دیا۔اسے ایسا برتاؤ کرتا دیکھ شائلہ بھی وہیں آ گئی۔

"کیا ہوا؟"

ماریہ نے غصے سے دانت پیسے۔

"ہماری غیر موجودگی میں وہ یہاں آیا تھا۔میرا فون لے گیا وہ۔"

اس نے ضبط سے کام لیتے ہوئے گالی منہ سے نکلنے نہیں دی۔

اگر وہ گالی دے بھی دیتی تو شائلہ کو کوئی اعتراض نہ ہوتا۔وہ تو خود دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نواز چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماریہ نے سر جھٹکا۔

"رہنے دیں۔ابھی ہمارے پاس زیادہ پیچیدہ مسئلے ہیں جنہیں حل کرنا ضروری ہے۔"

شمائلہ نے سر ہلاتے ہوئے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

"اگر دو گھنٹے تک میں یازو بیا واپس نہیں آ سکے تو پلیز پولیس کو اطلاع کر دیجیے گا۔"

ماریہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

شمائلہ کی آنکھوں میں تیرتا پانی گواہ تھا کہ وہ ایسا ہی کرے گی۔اس نے آگے بڑھ کر ماریہ کو گلے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

"تم فکر مت کرو۔میں موقع ملتے ہی اپنے کاٹیج واپس جاوں گی۔"

اس نے ماریہ کی پیٹ تھتھپاتے ہوئے سرگوشی کی۔

ایک عجیب سا احساس ماریہ کو اپنے اندر اترتا محسوس ہوا۔یہ منظر وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔

اس کہانی کا انجام اچھا نہیں ہوا تھا۔

"چلتی ہوں۔"

شائلہ سے الگ ہوتے ہوئے ماریہ دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"دروازہ بند رکھیئے گا۔"

پھر اس نے پیچھے دیکھے بغیر دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔ شائلہ لڑکھڑاتے ہوئے دہلیز تک آئی۔ باہر کا منظر سفید تھا۔ اس کے درمیان سیاہ جیکٹ پہنی ماریہ آگے بڑھتی گئی۔ یوں کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اسے واچ ٹاور تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ کیونکہ وہ مشرق میں واقع تھا۔ یہ جان کر ماریہ کو سخت طیش آیا کہ زوہا دا تنے وقت سے اس کے اس قدر قریب موجود تھا۔ برف باری طوفانی شکل اختیار کر چکی تھی۔ آس پاس موجود درخت ہوا کے تھپیڑوں سے لرز رہے تھے۔ ماریہ لالٹین کو خود کے قریب کرتے ہوئے ٹھنڈ سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ اس وقت واچ ٹاور کے سامنے کھڑی تھی۔ واچ ٹاور کی بالکونی میں موجود سرچ لائٹ روشن تھی۔ اندر کی بتیاں بھی جل رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ماریہ دو قدم آگے بڑھی تو اسے اس کے جوتے کے نیچے کچھ ٹھوس محسوس ہوا۔ جب اس نے برف ہٹا کر دیکھا تو وہ ریڈیو تھا۔ زوبیا کا ریڈیو۔

ماریہ نے بٹن دبایا مگر وہ آن نہیں ہوا تبھی ماریہ کے ریڈیو میں ہلچل ہوئی۔

"ماریہ صاحبہ، کیا حال ہیں؟"

وہی شناسا آواز جسے اب تک سن کر ماریہ کی ڈھارس بندھتی تھی لیکن اس بار معاملہ اس کے برعکس تھا۔

"زوبیا کہاں ہے؟"

ماریہ سیدھا مدعے پر آگئی۔

www.novelsclubb.com

"ارے مجھے تو لگا تھا کہ زوبیا آپ کے ساتھ ہے۔"

زوہاد مزے لیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"بکواس مت کرو۔" ماریہ نے برہمی سے کہا۔ "سیدھے سیدھے بتاؤ زوبیا کہاں ہے؟"

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ٹاور کی طرف جا رہی تھی۔ گھٹنوں تک آتی برف میں چلنا مشکل ہو رہا تھا۔

"زوبیا کو چھوڑو۔ کیا تمہیں پتہ ہے تمہارا فون اس وقت کہاں ہے؟"

زوہاد آپ سے سیدھا تم پر آ گیا۔ ڈھونگ کرنے کی مزید ضرورت نہیں رہی تھی۔ جب سارے پتے کھل کر سامنے آ گئے تھے تو ایسا ہی سہی۔

"اس ویرانے میں ایک ہی سائیکو ہے جو میرا فون چرا سکتا ہے۔"

ماریہ چبا چبا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

زوہاد نے ایک قہقہہ بلند کیا۔

"تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میں نے تمہارا فون چارج کر دیا ہے۔"

ہوا کے شور میں بھی اس کی آواز ہموار سی معلوم ہوتی تھی۔ وہ یقیناً کسی بند جگہ پر تھا۔

"میں نے تم سے پوچھا زوبیا کہاں ہے؟"

وہ اب ٹاور سے کچھ ہی گز کے فاصلے پر تھی۔

www.novelsclubb.com

زوہاد شوخی سے بولا۔

"ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ پوچھو گی نہیں کہ تمہارے فون میں مجھے کیا ملا؟"

ماریہ نے سر اٹھا کر ٹاور کی بالکونی کی جانب دیکھا۔ اتنی شدید برف باری میں یہ بتانا مشکل

تھا کہ وہ اسے دیکھ سکتا تھا یا نہیں۔

"چلو تم نہیں پوچھ رہی تو میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔"

ریڈیو سے دوبارہ آواز آئی۔

"تمہارا جو وہ منگیتر ہے نا؟ کیا نام ہے اس کا؟" زوہاد یاد کرنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "علیان؟ ہاں۔ علیان نے کافی پیغامات بھیجے ہیں۔ بیچارا تم سے بے وفائی کرنے پر معافی مانگ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس کے لہجے سے واقعی ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے ماریہ پر ترس آ رہا ہے۔

ماریہ نے دانت پیسے۔ یہ گھٹیا شخص اس کے پرائیوٹ چیٹس پڑھ چکا تھا۔

"زوہاد۔۔یاجو بھی تمہارا نام ہے۔میں تم سے آخری بار پوچھ رہی ہوں کہ زوبیا کہاں ہے؟"

اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔

"——اور وہ ایک لڑکی ہے۔دانیہ۔"

زوہاد اپنی ہی دھن میں بولتا جا رہا تھا۔

دانیہ کے نام پر ماریہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔اس کے قدم وہیں زنجیر ہوئے۔

"اس نے تمہیں کافی کالز کیں تھیں۔تمہارا میسج اسے سینڈ ہوا تھا مگر افسوس۔۔"

اس نے جملہ دانستہ ادھورا چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

"ک۔۔۔کیا؟ کیا ہوا ہے؟"

اسے ناچاہتے ہوئے بھی پوچھنا پڑا۔

"ہاں۔بہت برا ہوا۔"

وہ ترس کھا رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟ کیا کیا ہے تم نے؟"

اسے لگ رہا تھا جیسے وہ بیچ بازار بھیک مانگ رہی ہو۔

"کسی تنزیلہ مامی نے میسج کیا تھا۔"

ماریہ کا دل بیٹھنے لگا۔ تنزیلہ مامی نے کبھی اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کے پاس تو ان کا نمبر بھی سیو نہیں تھا۔

کہیں۔۔۔دانیہ۔۔؟اس سے آگے اس کے دماغ نے سوچنے سے انکار کر دیا۔

"بتادوں؟"

زوہا اس صورتحال سے خوب لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"کیا۔۔"اس نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری۔"کیا کہہ رہی ہیں تنزیلہ مامی؟"

اسے یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے جس قدر کرب سے گزرنا پڑا وہ صرف وہی جانتی تھی۔

کڑاکے کی ٹھنڈ میں بھی اس کی ہتھیلیوں پر پسینہ آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ایسے بتادوں گا تو پھر سارا سسپنس بگڑ جائے گا نا؟"

وہ ایک ادا سے بولا۔

ماریہ روہانسی صورت لیے مٹھیاں بھینچنے لگی۔اسے سخت ملال ہو رہا تھا۔اس کی گاڑی عین دربند ہائی وے کے درمیان خراب ہونے کا۔اس کے اس کاٹیج میں پناہ لینے کا۔زوبیا کا ایسی صوتحال میں پھنس جانے کا اور اس کی بہن۔۔پتہ نہیں وہاں شہر میں اس کے ساتھ کیا ہو گیا تھا۔

"چلو ایک کھیل کھیلتے ہیں۔"

زوہاد پھر سے گویا ہوا۔

"مجھے تمہارے ساتھ کوئی کھیل نہیں کھیلنا۔"

ماریہ اب تیز تیز قدم لیتی واچ ٹاور کی سیڑھیوں تک پہنچ گئی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے تو کھیلنا ہے۔اس کھیل کا نام ہے کہ کیا ماریہ زوبیا کو وقت رہتے بچا پائے گی؟"
اس نے مصنوعی انداز میں کہا۔

ماریہ کو اپنی گردن پر رونگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔

"اب دیکھو نہ۔"اس نے کافی کے مگ سے ایک لمبا گھونٹ بھرا۔"ایک پتلی ٹی شرٹ اور معمولی سی پینٹ میں انسان اس ٹھنڈ کو کیسے برداشت کر سکتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

ماریہ ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر چڑھ رہی تھی۔

"اب اس کے پاس نہ سوئٹر ہے، نا کوئی جیکٹ۔اس کے جوتے بھی میں نے اتار دیے

ہیں۔"

وہ اتنی آسانی سے یہ سب کہہ رہا تھا گویا یہ اس کے روز کا معمول ہو۔

ماریہ اب آدھے سے زیادہ زینہ چڑھ چکی تھی۔

"ایسے میں اس طوفانی برف باری کے ساتھ اگر کوئی کسی ایسے انسان کو درخت سے باندھ دے تو اس کا کیا حشر ہو گا؟"

اس نے دوبارہ ایک گھونٹ بھرا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ واچ ٹاور کے دروازے کے سامنے تھی۔ باہر ہوتی برف باری اور تیز ہوا کے شور کی وجہ سے اسے اندر کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔

پھر وہ ایک براڈکاسٹر کی مانند کہنے لگا۔

"اب دیکھنا یہ ہے کہ ماریہ صاحبہ، دی ہیروئن آف ٹونائٹس اسٹوری کیا اسے بچا پائیں گی؟"

ایک ہی جھٹکے میں ماریہ دروازے کو لات مارتے اندر داخل ہو گئی۔ وہاں ایک خالی میز کے اوپر زرد روشنی دیتا لیمپ اس کا منہ چڑا رہا تھا۔ ماریہ نے ایک سرسری نگاہ کیبن میں ڈالی مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ تبھی اس کی نظر میز کے اوپر پڑے کاغذ پر گئی۔ اس نے کاغذ اٹھا کر دیکھا۔ اس پر ایک تحریر درج تھی۔

www.novelsclubb.com

"مائی ڈیئر ماریہ، ویلکم ٹو دربند۔ امید ہے تمہیں یہاں بے حد مزہ آئے گا۔ فقط تمہارا زوہاد۔"

ماریہ کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھرے اس نے کاغذ مڑوڑ کر ایک طرف پھینک دیا۔

"زوبیا کہاں ہے؟!"

وہ ریڈیو میں چیخی۔اس کی آواز سے گویا کیبن کے در و دیوار ہل کر رہ گئے۔اس علاقے میں نہ جانے کتنے درخت تھے اور کہاں کہاں۔وہ زوبیا کو کیسے تلاش کر سکتی تھی؟

زوہاد کو ماریہ کا غصہ کرنا بہت بھایا تھا۔

"تم پیار سے پوچھو۔" پھر وہ جلدی سے بولا۔"اور ہاں آخر میں پلیز کا اضافہ ضرور کرنا۔"

"مردود! حیوان! زوبیا کہاں ہے؟" پھر ماریہ نے اپنے لہجے کو حتی الامکان نرم کرتے

www.novelsclubb.com

ہوئے کہا۔"پلیز؟"

ریڈیو سے ایک قہقہہ بلند ہوا جو ماریہ کو اپنے چاروں اطراف گونجتا محسوس ہوا۔

"یار آئی لائک اٹ۔تمہارا attitude۔"

ماریہ جھلائی۔

"بکواس بند کرو۔"

www.novelsclubb.com

وہ ٹاور کا دروازہ ایک آواز سے بند کرتی تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔

"تمہیں پتہ ہے مجھے ایسی ہی خرانٹ لڑکیاں پسند ہیں جو میرا لہو گرما دیں۔"

شان سے کہا گیا تھا۔

"اور مجھے تم جیسے حیوان سخت ناپسند ہیں۔" وہ زہر اگل رہی تھی۔ "جنہیں دیکھ کر میرا خون کھول اٹھتا ہے۔"

تبھی اس نے ریڈیو کے پاس ایک سرخ بتی جلتی بجھتی دیکھی۔ بیٹی لو ہو چکی تھی۔

"ماریہ ڈارلنگ تم نے آج رات میرا بہت نقصان کیا ہے۔" زوہاد اپنی کرسی پر جھولتے ہوئے اس سے کہنے لگا۔ "تمہاری وجہ سے میرا وہ احمق سا ساتھی کہیں مر کھپ گیا ہے اور اوپر سے میری ڈیل بھی خراب ہو گئی ہے۔"

"بہت اچھا ہوا۔" ماریہ مصنوعی خوشی سے گویا ہوئی۔ "اور میں آگے مزید نقصان کرنے

www.novelsclubb.com

کاارادہ بھی رکھتی ہوں۔امید کرتی ہوں کہ اس بار نقصان تمہارا زاتی ہو گا۔جانی نقصان۔"

"تم نے میرے پاس کوئی اور چوائس نہیں چھوڑی ہے۔"زوہاد کا لہجہ سیکنڈ میں تبدیل ہوا۔"چلو ایک ہنٹ دیتا ہوں تمہیں۔ٹاور کی دائیں جانب جو ڈھلوان ہے۔وہاں سے بالکل سامنے والے جنگل میں ہے زوبیا۔"

"اور میں تمہاری بات کا یقین کیوں کروں؟"

منہ سے اس نے کہہ تو دیا تھا لیکن اس کے قدم اس ڈھلوان کی جانب خود بہ خود بڑھ گئے کیونکہ وہ جانتی تھی اس وقت زوہاد کی بات کا یقین نہ کرنے کا کوئی آپشن نہیں تھا اس کے پاس۔

"مرضی تمہاری ہے۔"

ریڈیو کلک کی آواز کے ساتھ بند ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

ریڈیو میز کے ایک کنارے رکھ کر اس نے ماریہ کا فون اٹھایا۔اسکرین پر اس کی منگنی کی تصویر پر انگلیوں سے زوم کیا۔

"تم بالکل حرا جیسی ہو۔بے گناہ،ذہین اور پر کشش مگر۔۔حرا خوش قسمت تھی۔ماریہ تم خوش قسمت نہیں ہو۔"

اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا تھا۔

گھڑی کی سوئیاں الٹی سمت گھومنے لگیں اور وقت پیچھے کی جانب سرکنے لگا۔

شہباز نے شہر سے ایک لڑکی اغوا کی تھی۔اس وقت زوہاد ہانجوڑ میں تھا۔شہباز اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے لڑکی کو مال بردار ٹرک میں چھپا کر ہانجوڑ لے آیا۔وہ کسی یونیورسٹی کی طلبہ تھی اور شہباز نے اسے شام کے اوقات میں اغوا کیا تھا۔اس کی جیبوں سے موبائل،شناختی کارڈ اور ایک کریڈٹ کارڈ ملا تھا۔نام تھا حرا جعفر۔

جب زوہاد نے اسے پہلی بار دیکھا تو وہ ایک بوسیدہ سے کمرے میں بند تھی۔یہ ان کا ٹھکانہ تھا۔جنگل کے بیچوں بیچ۔

www.novelsclubb.com

ہانجوڑ کے پہاڑ اور جنگلات صرف اپنی خوبصورتی کہ لیے ہی مشہور نہیں تھے۔ہاں سبزے اور ہر طرف پھیلی اس جنت نما جگہ کو دیکھ کر کسی کی بھی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں مگر ان گھنے جنگلات اور بلند و بالا پہاڑیوں کو زوہاد جیسے لوگ بڑی بے دردی سے پامال کرتے تھے۔

حرا کے ہاتھ اور پیروں کو رسی سے باندھا گیا تھا۔منہ پر ٹیپ لگا تھا۔وہ کریم کلر کے سوئٹر کے ساتھ نیلی جینز پہنے ہوئے تھی اس کی آنکھیں ہانجوڑ کے پہاڑوں کی طرح سبز تھیں۔سرخ گلاب کی مانند گال اور اس کے بال۔۔۔سنہری گھنگریالے۔

زوہاد جاوید جذبات کے معاملے میں بہت بدبخت ثابت ہوا تھا۔آج تک کسی کو اس کے پتھر دل نے بخشا نہیں تھا اور نہ ہی اس کا دل کبھی کسی کے لیے موم ہوا۔وہ قسمت کے لحاظ سے خود کو دھنی گردانتا تھا آخر کو وہ ان لڑکیوں کو بیچ کر کروڑوں کما چکا تھا۔اس سب کے باوجود محبت کے معاملے میں وہ خود کو بدقسمت سمجھتا اور اس میں کچھ غلط بھی نہیں تھا۔پھر بھی حرا جعفر پر نظر پڑتے ہی اس کے دل نے ایک آہ بھری تھی۔

کاش ہم زندگی کے کسی اور مقام پر ملے ہوتے۔

www.novelsclubb.com

"سہیل نے فون کیا ہے۔مال آج رات ہی ڈیلیور کرنا ہو گا۔"

شہباز نے اپنے باس کو آگاہ کیا۔

زوہاد ہنوز سامنے موجود فرشتے پر آنکھیں ٹکائے کھڑا تھا۔حرا بھی اسے گھور رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں اس وقت ان دونوں کے لیے سخت نفرت تھی۔

"ان سے کہو۔۔سامان اگلے ہفتے ڈیلیور ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

زوہاد نے حرا پر نظریں مرکوز کیے سرد لہجے میں کہا۔

پاس کھڑا شہباز سٹپٹا کر رہ گیا۔اس نے ایک بڑی رقم جوئے میں ہاری تھی اور آج رات ہی قرض داروں کو واپسی کی یقین دہانی کروائی تھی۔

"لیکن باس——" وہ کسی طرح زوہاد کو رام کرنا چاہتا تھا البتہ اس سے قبل کے وہ بات پوری کرتا زوہاد نے ایک ہاتھ ہوا میں اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"جیسا کہا ہے ویسا کرو۔" اس نیم تاریک کمرے میں اس کی آواز کا رعب ہر سو پھیل سا گیا۔

شہباز نے سر جھکا لیا۔ وہ زوہاد سے بحث کرنا افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ زوہاد ایک کرسی کھینچ کر حرا کے مقابل براجمان ہو گیا۔

"تم نے کچھ کھایا پیا نہیں ہو گا نا؟" خود کلامی کرتے ہوئے وہ گویا ہوا۔ "معافی چاہتا ہوں میرا اسسٹنٹ کافی بد تمیز ثابت ہوا ہے۔" اس کی آواز کھنکتی ہوئی معلوم ہوئی۔

حرا نے نظروں کا زاویہ بدلا۔وہ اس وقت اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔اس کی گھنی اور دبیز پلکوں پر پانی کے قطرے چمکے۔

"بتاؤ۔کیا کھاؤ گی؟"

وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے وہ دونوں اس وقت کسی فینسی ریستوران میں ڈنر کرنے آئیں ہوں۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر خاموشی سے وہ حرا کی جانب سے کسی قسم کے جواب کا منتظر رہا پھر اچانک جیسے اسے کچھ یاد آ گیا۔

"ارے۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔"معافی چاہتا ہوں۔میں بھول ہی گیا تھا کہ

تمہارے منہ پر تو ٹیپ لگا ہے۔"

پھر اس نے انگلیوں کی مدد سے حرا کے منہ پر لگے ٹیپ کو ہٹایا۔ حرا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔ اس کے گلابی ہونٹ اس وقت سرخ ہو رہے تھے۔

"چلو۔ اب بتاؤ۔" وہ دوبارہ کرسی پر براجمان ہو گیا۔ "کیا کھانا پسند کرو گی؟"

"مجھے یہاں سے جانا ہے۔"
حرا کی سرد آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

زوہاد کے دل نے ایک انگڑائی لی۔ اس کی آواز اسی کی طرح تھی۔ نازک، بھینی اور سحر انگریز۔

www.novelsclubb.com

"سنا تم نے؟"

حرا اب اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی۔

"کان ہیں میرے پاس۔وہ بھی دو۔"

زوہاد نے سینے پر ہاتھ باندھے۔اس کی سیاہ شرٹ کے آستین کہنیوں تک فولڈ تھے جس سے اس کے بازوں باآسانی دیکھے جا سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

حرا نے ایک سانس خارج کی۔پھر خشک ہوتے لبوں کو تر کیا۔اس کے تیز پرفیوم کی خوشبو زوہاد کو اپنے ارد گرد مہکتی محسوس ہو رہی تھی۔اسے لگ رہا تھا وہ اس وقت اس گھنے جنگل کے تنگ کمرے کے بجائے ہانجوڑ کی سب سے خوبصورت ترین پہاڑی پر کھڑا ہو جہاں سدا بہار پھولوں کی مہک اس کا طواف کر رہی ہو۔

"آئی لائک یور پرفیوم۔"

اس نے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ سجائی۔ دکھنے میں وہ کسی سے کم نہیں تھا۔ چھ فٹ کو چھوتا قد۔ کسرتی جسم۔ چوڑے شانے۔ وہ اگر کرمنل نہ ہوتا تو ضرور ماڈلنگ کے میدان میں جھنڈے گاڑتا۔ حرا خاموش رہی۔ اسے اس مجرم سے بات کر کے کیا ملتا؟

"پرفیوم کا نام نہیں بتاؤ گی؟"

اس نے ایک ابرو اچکائی۔ وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ حرا سے بات چیت کا خواہاں تھا۔ بھلے ہی وہ کوئی غیر ضروری بات ہی کیوں نہ ہو۔ وہ بس اسے بولتے ہوئے سننا چاہتا تھا۔ دیکھنا چاہتا تھا۔

زوہاد جاوید کا دماغ نہیں دل خراب ہو گیا تھا۔ کیونکہ حرا جعفر نے سیدھا اس کے دل پر وار

www.novelsclubb.com

کیا تھا۔

"تم لوگ میرے ساتھ کیا کرنے والے ہو؟"

اس نے سوال کے بدلے سوال کیا۔

زوہاد نے ٹانگ پر ٹانگ ڈالتے ہوئے جواب دیا۔

"شہباز تمہیں ایک ہیومن ٹریفکنگ گروہ کو بیچنا چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اور تم؟"

حرا نے دوبارہ سوال کیا۔اس کی انگلیوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔

زوہاد کرسی کو آگے گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔اب اس کے اور حرا کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں

بچا تھا۔دونوں بازوں گھٹنوں پر ٹکاتے وہ آگے کو جھکا۔حرا نے ایک سانس اندر لی۔وہ بڑے اطمینان سے حرا کے چہرے پر آتے اتار چڑھاؤ کو پڑھتا رہا۔پسینے کی ایک لکیر حرا کے ماتھے سے ہوتے ہوئے اس کے کان تک پہنچی۔

"کیا تم جاننا چاہتی ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں؟"

اس نے دونوں ہاتھ حرا کی کرسی کے دونوں بازوں پر رکھ دیے۔

حرا کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی محسوس ہوئی۔

"ہاں۔"

خشک ہوتے حلق کے ساتھ وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

www.novelsclubb.com

زوہاد نے نجانے کہاں سے ایک تیز دھار چاقو نکالا۔ کرسی کو پیچھے دھکا دے کر وہ حرا کے مقابل کھڑا ہو گیا۔

کرسی پوری وقت سے فرش سے ٹکرائی۔ نیم تاریک کمرے میں ایک دھماکے کے سی آواز گونجی۔

حرا کو گردن اٹھا کر اسے دیکھنا پڑ رہا تھا۔ زوہاد کا چہرہ حرا اور اوپر جلتے کم پاور والے بلب کے بیچ آڑ پیدا کر رہا تھا۔

"میں چاہتا ہوں۔۔"

پھر وہ تھوڑا جھکا۔ اس نے چاقو کی نوک سے حرا کے ماتھے پر آتی ایک لٹ کو پیچھے ہٹایا۔ حرا سانس لینا بھول گئی۔ زوہاد ایک ہی وار میں اس کی زندگی کی ڈور کاٹ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ مزید جھکتے ہوئے اپنا چہرہ حرا کے انتہائی قریب لے آیا۔ حرا نے جھرجھری لیتے ہوئے گردن موڑ دی۔ اسے زوہاد کی سانس اپنے کان کے بے حد قریب محسوس ہوئی۔ ساتھ ہی انسٹنٹ کافی کی بُو اور ایک مردانہ پرفیوم جو کہ بے حد ہلکا تھا۔

"کہ تم مجھے اپنے پرفیوم کا نام بتاؤ۔"

اس نے حرا کے کان کے پاس سرگوشی کی۔

www.novelsclubb.com

حرا اس کا پچھلا سوال لگ بھگ بھول گئی تھی۔ یکدم اس کا چہرہ غصے سے تمتمانے لگا۔ اس نے سر جھٹک کر اپنا ماتھا زوہاد کی ناک سے ٹکرایا۔ وہ ایک ہی جھٹکے میں پیچھے ہٹا۔

"ناٹ بیڈ۔" ایک ہاتھ سے ناک سہلاتے ہوئے وہ بولا۔ ایک مسکراہٹ نے اس کے

لبوں کا احاطہ کیا۔

"لیکن آج رات تمہیں ڈنر نہیں ملے گا۔"

ازلی مطمئن لہجے میں کہہ کر وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ تقریباً دوڑتی ہوئی وہاں تک پہنچی۔ پھر لالٹین کی روشنی میں احتیاط سے ڈھلوان اترنے لگی۔ لیکن اس نے کبھی زندگی میں پہاڑ نہ تو چڑھے تھے اور نہ ہی اترے۔ ہانجوڑ میں بھی وہ شہری آبادی کا حصہ رہی تھی۔ اس لئے دو قدم لیتے ہی تیسرے پر وہ پھسلتے ہوئے نیچا آ رہی۔

برف میں وہ کسی گیند کی مانند لڑھکتے ہوئے نیچے گری۔اسے لگا تھا کہ پوری دنیا چکرانے لگی تھی۔جب وہ بلآخر ڈھلوان کی تہہ میں رکی تو لالٹین اس سے کچھ فاصلے پر اوندھی پڑی تھی۔ چہرے سے برف ہٹاتے ہوئے وہ بیٹھ گئی۔اس کے گال ٹھنڈے یخ ہو رہے تھے۔ہتھیلیوں سے گالوں کو سہلانے پر خون کا دوران دوبارہ سے چلنے لگا۔اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر لالٹین اٹھانی چاہی لیکن تب ہی اس کی نظر برف کے ایک ڈھیر سے نکلتے اس انسانی ہاتھ پر گئی۔ماریہ سہم کر پیچھے کو ہٹی۔ہاتھ کی صرف انگلیاں برف سے باہر جھانک رہی تھیں۔باقی دھڑ برف میں کہیں چھپا ہوا تھا۔ماریہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔

www.novelsclubb.com

کہیں یہ۔۔زوبیا تو نہیں؟

نہیں! زوہاد نے کہا تھا اس نے اسے کسی درخت سے باندھ رکھا ہے اور۔۔۔۔اور۔۔۔۔اس کا

دلیلیں دیتا دماغ ایک دم سے خاموش ہوا تھا۔ پھر کسی انجان آواز نے ذہن میں بازگشت کی۔

"تم زوہاد کی بات کا یقین کیوں کر رہی ہو؟"

ٹھنڈ تو پہلے ہی تھی۔ ہوائیں بھی اس کے گرد محو رقص تھیں۔ مگر اب تو سردی اس کے اندر تک اترتی جا رہی تھی۔ ایک کپکپاتا ہاتھ منہ پر رکھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ یہ سب نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ یہاں سے کہیں دور چلے جانا چاہتی تھی جہاں اس بھیانک رات کا کوئی وجود نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک بھیانک رات تھی۔دردناک،اذیت ناک اور ڈراونی۔

پاپا گھر میں داخل ہوئے تو وہی روز روز کی چپکلش شروع ہو گئی۔وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی پلاسٹک کے سپاہیوں کو مورچے کے سامنے کھڑا کر رہی تھی۔ان کے ہاتھوں میں ننھی ننھی بندوقیں تھیں۔کچھ ہی دیر میں ان کا اپنے دشمنوں سے سامنا ہونا تھا۔آج انہیں ہر قیمت پر جیتنا تھا۔

دانیہ پاس والے پلنگ پر آنکھیں موندے لیٹی تھی۔چادر کو اس نے سر تک لیا ہوا تھا لیکن قالین پر بیٹھی ماریہ جانتی تھی کہ اس کی بہن جاگ رہی تھی۔

"میں تنگ آ گئی ہوں تمہارے ان روز روز کے تماشوں سے۔" کچن سے اس کی ماں کی آواز سنائی دی۔"آخر کب تک برداشت کروں؟"

"تومت کرو برداشت؟ کس نے کہا ہے تم سے کہ یہاں رہو؟"

اس کے پاپا گلا پھاڑ کر چلائے۔

"تم مجھے یہاں سے جانے ہی نہیں دیتے۔ مجھے قید کر کے رکھا ہے تم نے یہاں پر!۔"

جواباماں بھی چیخی تھی۔

"آواز نیچی۔"

ایک تھپڑ کی آواز گھر میں گونجی۔

"نہیں! آج میں چپ نہیں بیٹھوں گی۔ آج میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

سب کچھ آناً فاناً ہوا تھا۔ماریہ اور دانیہ ماں کو بچانے گئے اور پھر ماں نے ان دونوں سمیت خود کو کمرے میں بند کر لیا کیونکہ پاپا نے بیس بال بیٹ اٹھا لیا تھا۔

"جان سے مار دوں گا میں تم تینوں کو! آج قصہ ہی ختم۔"

ماریہ ڈر سہم کر نہیں بیٹھنا چاہتی تھی کیونکہ ایسا تو وہ روز کرتے تھے اور اس کی وجہ سے اس کا باپ مزید شیر ہوتا جا رہا تھا۔وہ اپنی ماں اور چھوٹی بہن کو اس اذیت بھری زندگی سے رہائی دلوانا چاہتی تھی۔اس لیے جب ماں نے آنکھیں بند کرنے سے پہلے اشارہ کیا تو وہ دانیہ کو گھر کے مرکزی دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے خود اوپری منزل کی جانب بھاگی۔

اس کا رخ پاپا کے کمرے کی جانب تھا۔دروازہ کھول کر وہ اندر گئی اور سیدھا ان کی فائلوں والی الماری کھولی جس کی سب سے نچلی دراز میں وہ ریوالور موجود تھا۔اس نے اکثر اسٹڈی میں

بیٹھے اپنے باپ کو یہ ریوالور صاف کرتے دیکھا تھا اور وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا میگزین بھرا ہوا رکھتے تھے۔ان کے اتنے دشمن تھے کہ وہ ہر دم کسی آفت کے لیے تیار رہتے۔ریوالور کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اس نے دروازے کی جانب دیکھا۔اب بس اسے نیچے جا کر اپنے باپ کا کام تمام کرنا تھا۔جب وہ نیچے پہنچی تو دانیہ سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی۔اپنی بہن کو نیچے آتا دیکھ وہ اس کی طرف لپکی۔

"آپی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔چلیں نا۔یہاں سے چلیں۔"

وہ ماریہ کی آستین پکڑ کر رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

یکدم ماریہ کو کچن میں آہٹ محسوس ہوئی۔اس کا باپ کچن کی دہلیز کے پاس کھڑا تھا۔اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔آنکھیں شاک سے پھیلی تھیں۔البتہ بیس بال بیٹ ابھی بھی اس کی گرفت میں تھا جس کی ایک جانب سرخ دھبہ لگا تھا۔

وہ ابھی ابھی اپنی بیوی کے مردہ جسم کو دیکھ کر آرہا تھا۔ وکیل ہونے کی حیثیت سے وہ جانتا تھا کہ یہ ایک اوپن اینڈ شٹ کیس تھا۔ محلے والے اس بات کے گواہ تھے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ کیسا سلوک رکھتا تھا اوپر سے اس کی دونوں بیٹیوں نے اسے ان کی ماں کو قتل کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ اسی کشمکش میں تھا کہ اس نے اپنی بیٹیوں کو سیڑھوں پر کھڑا پایا۔ وہ دونوں اسے جس طرح دیکھ رہی تھیں اس سے اسے پھانسی کا پھندا اپنے گلے کے گرد تنگ ہوتا محسوس ہوا۔ اسے ثبوت مٹانا تھا۔ لیکن اس سے پہلے اسے ان چشم دید گواہان سے چھٹکارا حاصل کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ ریوالور والا ہاتھ کمر کے پیچھے کیے باپ کو دیکھ رہی تھی جو دھیرے دھیرے سیڑھیوں کے قریب آتا جا رہا تھا۔

"دانیہ۔تم اپنے کمرے میں جا کر دروازہ اندر سے بند کر لو۔"

ماریہ نے بہن کا بازو پکڑ کر سرگوشی کی۔

"نہیں۔"دانیہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں ویسا کرو ورنہ۔۔میں تمہیں فریج سے آئس کریم چرا کر نہیں دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

لیکن دانیہ ابھی بھی بضد تھی اس لیے ماریہ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر سیڑھیوں کی اوپری جانب دھکا دیا۔اسی اثنا میں اس کا باپ آدھا زینہ چڑھ چکا تھا۔اس نے وہیں سے بیٹ گھمایا لیکن ماریہ بھی اوپر کی طرف دوڑی۔لکڑی کی ریلنگ کا ایک بڑا ٹکڑا ہوا میں اڑتا ہوا کہیں گر گیا۔

دانیہ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں پہنچ گئی تھی۔اس نے راہداری میں سر باہر نکال کر دیکھا۔ماریہ دوڑتے ہوئے اوپر آئی مگر وہ دانیہ اور اپنے کمرے میں آنے کی بجائے دائیں جانب چلی گئی۔جہاں اس کے والدین کا بیڈ روم تھا۔اس کے اگلے لمحے اس کا باپ وہاں آیا اور سیدھا بیڈ روم میں گھس گیا۔دانیہ جانتی تھی اس وقت اسے دروازہ اندر سے لاک کر لینا چاہیے تھا کیونکہ پاپا ماریہ کی کلاس لگانے کے بعد اسی کے پاس آتے تھے اور پھر اس کی پتلی کلائیاں سرخ نشانات سے بھر جاتیں۔آج پاپا بہت غصے میں تھے اور ماریہ بھی عجیب برتاؤ کر رہی تھی۔اس کا چھوٹا ذہن ابھی انہیں سوچوں میں تھا کہ پورے گھر میں ایک دھماکے کی سی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

دانیہ دہل کر دروازے کی دہلیز سے لگ گئی۔آواز بیڈ روم سے آئی تھی۔

حرا نہیں جانتی تھی کہ اسے وہاں قید کتنا وقت گزرا لیکن وہ رات کا کوئی پہر تھا جب اس کمرے کے دروازہ کے کھلنے کی آواز آئی۔ وہ جاگ رہی تھی۔ جب اس بے دردی سے ہاتھوں کو پشت پر باندھا گیا ہو تو نیند آنا تو درکنار اونگنا بھی مشکل تھا۔ اس کے بازوں بالکل شل ہو گئے تھے۔ انگلیوں میں خون کا دوران منجمد ہو گیا تھا۔

ہلکے قدموں کی آہٹ سنائی دی اور پھر اسے شہباز کا چہرہ نظر آیا۔ وہ اسے کسی گروہ کو دینا چاہتا تھا۔ اس خیال کے آتے ہی حرا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

شہباز احتیاط سے قدم دھرتا اس تک پہنچ گیا۔ پھر اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ حرا فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ خوب شور شرابا کرے گی۔ زوہا دا سے

www.novelsclubb.com

بیچنے نہیں چاہتا تھا۔وہ الگ بات ہے کہ وہ کیا چاہتا تھا لیکن اس وقت اسے زوہاد سے زیادہ شہباز سے خطرہ لاحق تھا۔

اس نے منہ کھولا پھر فورا بند کر دیا۔شہباز کے ہاتھ میں ایک پستول تھی۔وہ پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔اس نے حرا کے پیروں میں بندھی رسی کھولی پھر اسے کرسی سے اٹھا کر دروازے کی جانب دھکا دیا۔وہ بلا چوں وچرا اس کے ساتھ چلتے ہوئے باہر نکل گئی۔ایک راہداری عبور کر کے وہ لوگ باہر آ گئے۔اس وقت وہاں رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔شہباز اسے اندھیرے میں ایک جنگل نما جگہ کی طرف لے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیا کرنے والے ہو؟"

حرا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"چپ۔" شہباز نے پستول کی نال اس کی کمر میں پیوست کی۔

حرا خاموش ہو گئی۔ مگر اس کی تیز نظریں آس پاس کا جائزہ لے رہی تھیں۔ چاروں اطراف گھنے جنگل جیسا علاقہ تھا۔ اس قدر سبزہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ وہ شہر میں نہیں تھی۔ یہ لوگ اسے کہیں اور لے آئے تھے۔ وہ اس وقت گھر سے کتنا دور تھی؟ اس کی کمر پر پسینہ بہنے لگا تھا۔ اس کے شہر میں تو موسم خشک اور سرد تھا جبکہ یہاں زمین پر کیچڑ تھی۔ قد آور درختوں کے پتوں سے ٹپکتا پانی اس کے اوپر بارش کی بوندوں کی طرح گر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کوئی اور جگہ تھی۔۔ یا پھر کوئی اور صوبہ؟ اس کا تنفس تیز ہو گیا۔ وہ واپس کیسے جائے گی؟ کیا کوئی اس کی مدد کو آئے گا بھی یا نہیں؟

وہ دونوں چلتے ہوئے ایک ڈھلوان سے اتر کر نیچے آ گئے۔ یہاں ایک کچا راستہ تھا جس کے

اختتام پر ایک سیاہ وین کھڑی تھی۔زمین پر جگہ جگہ کیچڑ اور پتے تھے۔

حرا جانتی تھی وہ اسے اسی گروہ کے پاس لے جا رہا تھا۔وہ ہمت ہار کر اسے اس کی زندگی یوں برباد کرنے نہیں دے سکتی تھی۔پستول ابھی بھی اس کی کمر کے ساتھ لگی تھی۔سیاہ گاڑی کا ڈرائیور سائڈ کا دروازہ کھلا تھا۔

اس بات کے کیا امکانات تھے کہ اگنیشن میں چابی لگی ہو گی؟شاید صفر۔پھر بھی رسک لینے میں کیا جائے گا۔شاید میری جان۔

www.novelsclubb.com

حرا نے تھوک نگل کر خشک ہوتے حلق کو تر کیا۔

شہباز نے اسے ایک دھکا دیا۔

"جلدی قدم بڑھاؤ۔"

ہاں۔پکا میری جان ہی جائے گی۔اس بات میں کوئی شک نہیں تھا پھر اس نے سوچا کہ ایک انسانی اسمگلنگ گروہ کے چنگل میں پھنسنے سے تو گولی سے مرنا بہتر تھا۔

اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔اس کا دماغ تیزی سے منصوبہ تشکیل دینے لگا۔

وہ لوگ اب گاڑی کے بہت قریب تھے۔اسے بس کسی طرح شہباز کا دھیان ہٹا کر گاڑی تک پہنچنا تھا۔اگر اس کی قسمت اچھی ہوئی تو گاڑی کے اگنیشن میں چابی لگی ہو گی۔

مگر میرے ہاتھ بندھے ہیں۔اس نے بے اختیار سوچا۔ہاتھ کیسے کھولوں؟

www.novelsclubb.com

حرا نے گلا کھنکھارا۔

"مجھے۔۔مجھے باتھ روم جانا ہے۔"

پھر دل ہی دل میں خود کو کوسا۔حرا یار تمہیں اس سے اچھا بہانہ نہیں ملا؟

"وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔"پستول کی نال اس کی کمر میں چبھی۔"سیدھا چلو۔"

حرا نے زرا سی گردن گھما کر پیچھے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"پلیز۔۔آپ جیسا کہیں گے میں آگے ویسا ہی کروں گی لیکن پلیز ابھی مجھے باتھ روم جانا ہے۔"

اس کی التجائی نظریں اپنا اثر کر گئیں۔

شہباز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جاو سامنے جنگل ہے۔"

اس نے پستول سے سامنے کی جانب اشارہ کیا۔

"میں جنگل میں نہیں جاوں گی۔اتنا اندھیرا ہے وہاں۔"حرا نے سر نفی میں ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"کہا نا وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔"شہباز نے بگڑ کر کہا۔

"آپ سمجھیں نا۔"وہ پورا گھوم گئی۔"میں لڑکی ہوں میں کیسے جنگل جا سکتی ہوں؟آپ مجھے واپس اس مکان میں لے جائیں وہاں باتھ روم ہو گا۔"

شہباز نے پستول اس کی نظروں کے سامنے لہرایا۔

"یہ عورت کارڈ مجھ پر استعمال مت کرو۔اگر جنگل جانا ہے تو جاوورنہ سیدھا گاڑی میں بیٹھو۔"

وہ شیشے میں اترنے والا نہیں تھا۔حرا نے ایک سانس خارج کی۔

"ٹھیک ہے۔مگر میرے ہاتھ تو کھولیں۔"

اس نے ابرو اچکائی۔

"کیا مصیبت ہے۔"

شہباز نے بڑبڑاتے ہوئے پستول پتلون کی بیلٹ میں اڑسی پھر جلدی جلدی حرا کے

www.novelsclubb.com

ہاتھوں میں بندھی رسی کھولی۔رسی کھلتے ہی حرا کے دونوں ہاتھ پہلو میں گر سے گئے۔اس نے بازوں اٹھانے کی کوشش کی تو وہ گویا پتھر کے ہو گئے تھے۔

"اب جلدی کرو۔"اس نے پستول دوبارہ اس پر تانی۔"اور خبردار جو مجھ سے ہوشیاری کرنے کی کوشش بھی کی۔"

حرا کلائیاں سہلاتے ہوئے جنگل میں موجود ایک درخت کی جانب چل دی۔گاہے بگاہے وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی۔شہباز اس کا نشانہ لیے کھڑا تھا۔اگر وہ بھاگنے کی کوشش کرتی تو کیا وہ واقعی میں اسے گولی مار دے گا؟شہباز کو آزمانے کی اس میں سکت نہ تھی۔وہ بامشکل درخت تک پہنچی تھی کہ اسے اپنے عقب سے ایک آواز آئی۔

"کافی جلدی میں لگتے ہو۔شہباز۔"

www.novelsclubb.com

حرا اور شہباز نے بیک وقت مڑ کر دیکھا۔ پیچھے موجود مکان کی دیوار سے ٹیک لگائے زوہاد کھڑا تھا۔ کھڑکی سے آتی ہلکی روشنی میں اس کے چہرے کا آدھا حصہ روشن تھا۔

"باس۔"

شہباز نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیوں کیا ہوا؟ مجھے یہاں ایکسپکٹ نہیں کر رہے تھے؟"

وہ دونوں ہاتھوں کو ہڈی کی جیبوں میں ڈالے اس کی جانب بڑھنے لگا۔

"تم۔۔تم۔"

شہباز بوکھلا گیا تھا۔ جرائم کی دنیا سے منسلک لوگ جانتے تھے زوہاد دھندے کو کتنی

www.novelsclubb.com

سنجیدگی سے لیتا تھا اور کوئی اس کو دھوکہ دے یہ بات اسے گوارا نہ تھی۔

شہباز نے دوڑ کر حرا کا بازو پکڑ لیا۔ حرا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ زوہاد کی آمد پر خوشی منائے یا ماتم کرے۔

"تمہاری نیند کی گولیوں والا پلین تو چوپٹ ہو گیا۔"

زوہاد اب ان سے کچھ فاصلے پر ٹھہر گیا۔

www.novelsclubb.com

شہباز نے چائے میں نشہ آور دوا ملا کر زوہاد کو دی تھی۔ مقدار اتنی تھی کہ اسے صبح تک ہوش آنا ناممکن تھا۔ اس کا ایک ہی مطلب تھا اس نے چائے نہیں پی تھی۔

"شٹ!"

شہباز زیر لب بڑبڑایا۔وہ اتنی دور آنے کے بعد خالی ہاتھ نہیں لوٹ سکتا تھا۔آج اسے ہر قیمت پر مال ڈیلیور کرنا تھا چاہے اس کے لیے اسے اپنے باس کو دھوکہ ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

"قریب مت آنا۔"اس نے پستول حرا کی کنپٹی پر رکھ دی۔

زوہاد کے قدم زنجیر ہوئے۔

"میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا زوہاد۔مجھے صرف یہ لڑکی چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

شہباز تیزی سے بولا۔اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

"ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔"زوہاد سرد لہجے میں گویا ہوا۔"مجھے بھی یہ لڑکی چاہیے۔"

اس کی آنکھیں اندھیرے میں بھی چمک رہی تھیں۔اسی چمک سے تو شہباز کو خوف آتا تھا۔آج اگر اسے قرض واپس نہ کرنا پڑتا تو وہ کبھی زوہاد سے ٹکر نہ لیتا۔

"لڑکی میرے حوالے کر دو۔میں بھول جاوگا کہ تم نے کبھی مجھے دھوکا بھی دیا تھا۔"

زوہاد نے شانے جھٹکتے ہوئے کہا۔

شہباز کا حلق خشک ہو رہا تھا۔وہ جانتا تھا حرا کو واپس کرنے کا مطلب صرف اس کی موت تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔زوہاد آج نہیں۔"

پستول اس کے ہاتھ میں لرزا۔

زوہاد نے ایک لمبی سانس خارج کی۔

"ٹھیک ہے۔ مرضی تمہاری ہے۔"

وہ دو قدم آگے کو بڑھا۔

"قریب مت آؤ!"

شہباز چیخا۔

www.novelsclubb.com

حرا کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔ کیا قسمت پائی تھی اس نے۔ ایک تو وہ اغوا ہو گئی اور اب دو اغوا کار اس کی خاطر آپس میں لڑ رہے تھے جبکہ دونوں صورتوں میں جان اسی کی جانی تھی۔

"میں نے سوچا تمہیں بتا دوں کہ تمہارا صرف نیند کی گولیوں والا پلین ہی چوپٹ نہیں

ہوا۔"زوہاد مزید ایک قدم آگے آیا۔"بلکہ تمہاری پستول میں بھی گولیاں نہیں ہیں۔"

شہباز نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں موجود پستول کی جانب دیکھا۔گولیاں تو خود اس نے اپنے ہاتھ سے بھری تھیں کہیں زوہاد نے۔۔

اس سے قبل کے وہ آگے سوچتا زوہاد کی پستول سے نکلی گولی اس کے سینے سے آر پار ہو گئی۔آواز اس قدر تیز تھی کہ جنگل میں دور تک سنائی دی۔شہباز نے ٹر گر دبایا لیکن گولی نہیں چلی۔البتہ زوہاد کی دوسری گولی اس کے ماتھے کے بیچوں بیچ لگی۔وہ اوندھے منہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

کوئی چیخ رہا تھا۔حرا بدحواسی کی کیفیت میں یہاں سے وہاں دیکھ رہی تھی۔تب اسے جا کر احساس ہوا کہ چیخنے کی آواز اس کی اپنی ہے۔شہباز مر چکا تھا۔اس بات کی تصدیق کرنے کی

ضرورت نہیں تھی۔

"پتہ نہیں یہ لوگ میری وارننگ کو سنجیدگی سے کیوں نہیں لیتے۔"

زوہاد نے پستول والا ہاتھ نیچے کیا۔

حرا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔وہ انہماک سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس نے اپنے ہاتھوں سے حرا کی آنکھوں کے سامنے ایک انسان کی جان لی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ حیوان تھا۔بلکہ حیوان سے بھی بدتر کیونکہ حیوان انسان ہونے کا ڈھونگ نہیں کرتے مگر وہ۔۔زوہاد جاوید ایک بھروپیا تھا۔وہ بیک وقت انسان اور حیوان دونوں کے کردار پوری مہارت سے نبھاتا تھا۔

حرا کی آنکھوں میں تیرتے خوف اور نفرت کے تاثرات دیکھ کر زوہاد جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔ حرا نے چور نظروں سے گاڑی کے کھلے دروازے کی طرف دیکھا۔ وہ گویا باہیں کھولے اسے اپنی جانب آنے کی دعوت دے رہا تھا۔

زوہاد نے دانت پیسے۔ پستول پر اس کی گرفت مضبوط ہوئی۔

نہیں حرا۔۔ پلیز۔۔ ایسا مت کرنا۔

www.novelsclubb.com

حرا اور زوہاد کے درمیان ابھی بھی کافی فاصلہ تھا۔ حرا نے دوبارہ زوہاد کی جانب دیکھا۔

اس کے بازو کی رگیں ابھرنے لگی تھیں۔ اس کی آنکھیں ساکت تھیں۔ سرد اور تحکمانہ۔

میں تم جیسے درندے کے ہاتھوں لگنے سے مرنا قبول کروں گی۔ حرا نے دل ہی دل میں عہد کیا اور پھر اس نے سیاہ گاڑی کی طرف دوڑ لگا دی۔

زوہاد نے پستول والا ہاتھ دوبارہ بلند کیا۔ ان دو سالوں میں اس کا ایک بھی سامان بھاگنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ کوئی بھی زوہاد جاوید کو دھوکہ دے کر زندہ نہیں بچ سکا تھا۔ حرا جانتی تھی یہ ایک جوا تھا لیکن وہ زوہاد کے ہاتھ بھی نہیں آنا چاہتی تھی۔ وہ بس قدم اٹھاتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زوہاد نے ٹرگر پر انگلی رکھی۔ اس کے ہاتھ میں معمولی سی لرزش تھی۔ حرا اس کے نشانے پر تھی۔ ٹرگر ایک بار دبانے پر ہی گولی اس کی کھوپڑی کے آر پار ہو جاتی۔

زوہاد کی نظروں کے سامنے حرا کا چہرہ گھوما۔ اس کے شانے اکڑے۔ کنپٹی پر ایک رگ

پھڑکتی ہوئی اس کے اندر برپا ہونے والے طوفان کی گواہی دے رہی تھی۔

"پرفیوم کا نام نہیں بتایا تم نے۔۔ حرا۔"

وہ زیر لب بولا۔ لہجہ سرد، ہموار مگر اس کے پیچھے ایک جذبہ بھی چھپا تھا۔ ایک چھوٹی سی امید۔

وہ خواب نہیں دیکھتا تھا۔ اسے خواب دیکھنے کی اجازت نہیں تھی لیکن۔۔

www.novelsclubb.com

حرا گاڑی کے دروازے تک پہنچ چکی تھی۔ اس نے اندر جھانکا۔ چابی اگنیشن میں لگی ہوئی تھی۔ زوہا نے آنکھیں بند کر لیں۔ دل میں بین کرتی اس آواز کا گلا گھونٹنے میں کچھ لمحیں لگے۔

پھر اس نے ٹرگر دبا دیا۔ جنگل کے ساکت ماحول نے ایک اور دل دہلا دینے والی آواز سنی۔

زوہاد نے ہاتھ پہلو میں گرا دیا۔آنکھیں بدستور بند تھیں۔چہرہ تمتمارہا تھا۔تنفس اس قدر تیز گویا وہ کوئی میراتھون دوڑ کر آیا ہو۔میراتھون تو وہ دوڑا تھا۔۔مگر وہ جیتا نہیں۔

گولی ریئر ویو مرر کا شیشہ چکنا چور کر گئی۔حراڈرائیونگ سیٹ پر سر ہاتھوں میں چھپائے بیٹھی تھی۔خوف سے اس پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔کان کا پردہ تو پوری طرح بیکار ہو گیا تھا۔اس نے گاڑی کا انجن اسٹارٹ کیا۔ایک آخری نگاہ زوہاد پر ڈالی جو اس وقت آنکھیں بند کیے کسی مجسمے کی مانند کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

زوہاد جاوید آج ہار گیا تھا۔۔اپنے دل کے ہاتھوں۔

گاڑی چند ہی لمحوں میں کچی سڑک سے اتر گئی۔اب اس کا رخ جنگل کے خارجی راستے کی طرف تھا۔

زوہاد نے آنکھیں کھولیں۔ پسینے میں شرابور جسم لیے وہ اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ اسپاٹ تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں وہی شناسا چمک تھی۔

وہ برف پر یوں ہی بیٹھی رہی۔ نجانے کتنا وقت گزرا جب اس نے آنکھیں دوبارہ کھولیں۔ اور وہ انگلیاں اس رات کی حقیقت کی طرح اس کے سامنے جوں کی توں موجود تھیں۔

بچی کچی ہمت جما کر کے وہ کھڑی ہوئی۔ اس کے ذہن میں زوبیا کے آخری الفاظ گردش کر رہے تھے۔ اس نے اپنے پاپا کے لیے کوئی پیغام چھوڑا تھا اور کچھ اور بھی کہا تھا۔ ماریہ کا دماغ

ماوف ہو رہا تھا۔

وہ ڈگمگاتے قدموں سے اس برف کے ڈھیر تک پہنچی۔انگلیوں کے عین نیچے کوئی چیز چمکی۔ماریہ نے جھک کر برف ہٹائی۔وہ کوئی سنہری شہ تھی۔اس نے اسے ایک ہاتھ میں اٹھا کر لالٹین کی روشنی میں دیکھا۔وہ سونے کا بریسلٹ تھا۔اس کی کنڈوں سے چھوٹے چھوٹے سنہری پتے لٹک رہے تھے۔ماریہ کا دل بیٹھنے لگا۔یہ لیڈیز بریسلٹ تھا۔

اس نے بریسلٹ جیکٹ کی جیب میں ڈال دیا۔پھر وہ دونوں ہاتھ آگے کر کے برف کے ڈھیر سے برف ہٹانے لگی۔ہر تھوڑی دیر بعد اس کے ہاتھ سن ہو جاتے وہ انہیں جھٹکتے ہوئے دوبارہ سے برف ہٹانے لگتی۔تھوڑی دیر میں اسے ایک سیاہ جیکٹ نظر آئی۔پھر کندھے۔پھر گردن جس کے گرد ایک چین حائل تھی۔چین کی ایک جانب ایک چھلا تھا۔چاندی کا چھلا۔

www.novelsclubb.com

ڈرتے ڈرتے اس نے وجود کے چہرے سے برف ہٹائی اور ایک دم سے ارد گرد پھیلتے اندھیرے میں کچھ کمی ہوئی۔وہ کوئی لڑکا تھا۔

یااللہ! ماریہ دھپ سے وہیں گر گئی۔

وہ زوبیا نہیں تھی۔وہ کوئی بد قسمت انسان تھا جو شاید یہاں راستہ بھٹک گیا تھا یا پھر وہ بھی ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ پھر سے کھڑی ہو گئی۔اس نے لالٹین اٹھا کر اس علاقے کا جائزہ لیا۔اس جگہ کو جہاں تک ممکن تھا ذہن نشین کیا۔اگر آج رات وہ یہاں سے زندہ واپس جا سکی تو پولیس کو اس جگہ کی نشاندہی ضرور کروائے گی۔

پھر وہ اس وجود کو وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

وہ اس وقت بالکل اندھیرے میں تھی۔اس کے ہاتھ درخت کی دوسری جانب بندھے ہوئے تھے۔وہ کھڑی تھی لیکن اس کے پیروں میں نہ تو جوتے تھے اور نہ ہی موزے۔اس کے پیر گھٹنوں تک برف میں دھنسے ہوئے تھے۔ تلوں سے ٹھنڈ اندر داخل ہوتے ہوئے اس کے پورے جسم میں پھیلتی جا رہی تھی۔اس وقت وہ ایک باریک ٹی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھی۔اس کی جیکٹ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔ ٹھنڈ اس کی ہڈیوں تک اتر گئی تھی۔زوبیا پر اس وقت کپکپی کی کیفیت طاری تھی۔اوپر سے ہونے والی برف باری میں اس کے بال اور پلکوں پر

www.novelsclubb.com

سفیدی چھا گئی تھی۔

برفانی طوفان اپنے جوبن پر تھا۔زوبیا کو اپنی رگوں میں خون منجمد ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے پیروں اور ہاتھوں کی رگیں کھینچنے لگی تھیں۔وہ بلبلاتے ہوئے کبھی اپنا وزن ایک پیر پر ڈالتی تو کبھی دوسرے پر۔

اسے لگا تھا آج رات وہ اپنی ذہانت سے اس مصیبت سے خود کو نکال لے گی لیکن وہ بھول گئی تھی کہ انسان کی ذہانت اور طاقت بھی آخر کو قسمت کے مرہون منت ہیں۔وہ قسمت جو شاید آج اس کا ساتھ نہیں دینے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماریہ اوپر سے ہوتی برف باری کے مارے کانپ رہی تھی۔ لیکن اسے کسی طرح زوبیا تک پہنچنا تھا۔ مگر اس بیچ اسے کچھ ہو گیا تو دانیہ کا کیا ہو گا؟ دانیہ۔۔اس کا دل کٹ سا گیا۔

اسی پل ریڈیو میں حرکت ہوئی۔

"میں نے سوچا میں تمہیں کمپنی دے دیتا ہوں کیونکہ اتنی دور اکیلے سفر کرتے تم کہیں بور نہ ہو جاو۔"

وہی ازلی پر سکون لہجہ۔

ماریہ نے اسے جواب دینا ضروری نہ سمجھا ویسے بھی اس وقت اس کے دانت بج رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اکیلے پن سے یاد آیا۔" زوہاد پر سوچ انداز میں گویا ہوا۔ "تمہاری زندگی تو بہت دردناک ہے۔ تمہارا منگیتر پچھلے دو سالوں سے تم پر چیٹ کر رہا تھا لیکن تمہیں پتہ نہیں چلا؟ چھ چھ۔"

علیان کے ذکر پر ماریہ محض پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

"اور تمہاری بہن۔۔"

www.novelsclubb.com

ماریہ سانس لینا بھول گئی۔ وہ جان بوجھ کر اس کے دماغ کیساتھ کھلواڑ کر رہا تھا۔

"اپنا منہ بند رکھو۔"

اس نے سختی سے تاکید کی۔ برف میں اس کے پیر ڈگمگائے مگر اس نے خود کو گرنے نہ دیا۔

"ارے تم تو برا مناگئی۔"

زوہاد ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے بولا۔

اگنور کرو اسے ماریہ۔اگنور کرو۔وہ دل ہی دل میں دہرا رہی تھی۔

اس کی پینٹ گھٹنوں سے نیچے تک برف میں دھنسی تھی۔پورے جسم میں اکڑن تھی۔

آج وہ پکا hypothermia کا شکار ہونے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماریہ مجھے تم سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے۔"زوہاد اچانک سنجیدہ انداز میں کہنے لگا۔"میں کافی بے صبرہ ثابت ہوا ہوں۔"

اگنور۔اگنور۔

"تمہیں معلوم ہے میں تمہارے کاٹیج کے باہر آیا تھا۔"

اس کے انکشاف پر ماریہ ماتھا پیٹ کر رہ گئی۔وہ اس کی کھڑکی کے باہر آیا تھا اور ماریہ اسے ہی اس بارے میں ریڈیو پر بتا رہی تھی۔

ماریہ نے ایک سانس خارج کی۔اس کی زبان اور حلق سوکھ کر خشک ہو گئے تھے۔سانس لینے پر ٹھنڈ پھیپھڑوں میں بیٹھ جاتی۔

www.novelsclubb.com

"دور سے تمہیں دیکھتے دیکھتے میرا دل نہیں بھر رہا تھا۔"

زوہاد نے ایک آہ بھری۔

"ہمت تھی تو اندر آ کر دکھاتے۔"

ماریہ نے غصہ دبایا۔

لالٹین والا ہاتھ سن ہونے لگا تو اس نے لالٹین دوسرے ہاتھ میں منتقل کی۔

"خود پر جبر کر کے میں نے خود کو روکا تھا ورنہ تم نہیں جانتی میں کیا کچھ کر سکتا ہوں۔"

اس کا لہجہ ذو معنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم بھی نہیں جانتے کہ میں کیا کچھ کر سکتی ہوں۔"

ماریہ نے بھی اسی لہجے میں کہا۔

"اوہ۔" زوہاد نے اوہ کو تھوڑا کھینچا۔ "یقین جانوں میں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔"

بکواس کر رہا ہے۔ماریہ نے سوچا۔

"کیا تم ویسے ہی مجھے مارو گی جس طرح تم نے اپنے پاپا کو مارا تھا؟"

ماریہ کے قدم لڑکھڑائے اور اس بار وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔اس کا تنفس تیز ہو گیا۔

"اوہ سوری۔" پھر وہ فورا بولا۔"وہ تم نہیں تھی وہ تو تمہاری چھوٹی بہن دانیہ تھی۔"

اچانک ریڈیو کی زرد بتی بجھ گئی۔اس کی بیٹری پوری طرح ختم ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے باپ کی الماری کے ساتھ کھڑی تھی جب وہ کمرے میں داخل ہوا اور اس نے پہلی بار اپنی بیٹی کے ہاتھ میں موجود ریوالور کو دیکھا۔اس کے چہرے پر برہمی کے تاثرات ابھرے۔

"جیسی ماں ویسی بیٹی۔"

کہتے ہوئے وہ دو قدم آگے بڑھا۔

ماریہ نے ریوالور اس کی سیدھ میں کر دیا۔اس کی چھوٹی انگلی ٹرگر پر تھی۔اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے ٹرگر دبا دیا۔پورے کمرے میں گولی چلنے کی آواز گونجی۔ماریہ الماری سے ٹکرائی اور ریوالور اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا۔

اسے لگ رہا تھا کہ اس کے کان کے پردے پھٹ گئے تھے۔سنسناہٹ کے علاوہ اسے اور کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔اس نے پلکیں جھپکتے ہوئے وہاں دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے

اس کا باپ کھڑا تھا۔وہ اب وہیں فرش پر کروٹ کے بل لیٹا تھا۔اس کی ٹانگ سے خون ابل ابل کر بہنے لگا تھا۔اس نے دونوں ہاتھ اپنی ٹانگ پر مضبوطی سے رکھے ہوئے تھے اور جوں ہی ماریہ کی اس پر نظر پڑی اس کے باپ نے نفرت آمیز نگاہوں سے اسے گھورا۔

ماریہ نے اس سے آگے سوچا ہی نہیں تھا۔کیا اتنا کافی تھا؟ کیا اب وہ اور اس کی بہن آزاد تھے؟ کیا اب ماں ان دونوں کو ساتھ لے کر یہاں سے کہیں دور جا سکتی تھی؟

وہ پلنگ کی ایک جانب سے ہوتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی لیکن ایک مضبوط ہاتھ کی گرفت اپنے پیر پر محسوس کرتے ہی وہ چونکی۔اس کے باپ نے ایک ہی جھٹکے میں اسے فرش پر گرا دیا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ ماریہ کو کچھ سمجھ نہیں آ سکا۔اگلے ہی لمحے اسے سانس لینے میں دقّت ہو رہی تھی۔اس کے باپ نے دونوں ہاتھ اس کی گردن پر رکھے تھے اور وہ پوری قوت سے اس کا گلا دبا رہا تھا۔ماریہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

اس کی آنکھیں باہر آنے کو تھیں۔وہ اپنے ہاتھ پیر مارنے لگی لیکن وہ اپنے باپ کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

یہ تو سب الٹ ہو رہا تھا۔ایسا تو نہیں ہونا تھا۔

اچانک اس کی گردن کے گرد اس کے باپ کی گرفت ڈھیلی ہوئی اور پھر وہ ماریہ کی ایک جانب ڈھلک کر گر گیا۔ماریہ لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے خود کو کمپوز کر رہی تھی۔جب اس نے دیکھا کہ اس کی باپ کی پیٹھ میں ایک بڑا چاقو گھونپا ہوا تھا۔خون کی ایک لکیر اس سے بہتے ہوئے اب فرش پر اپنا راستہ بنا رہی تھی۔اس کے باپ کی آنکھیں ساکت ہو گئی تھیں۔

ماریہ نے حیرت سے دروازے کی دہلیز کی جانب دیکھا جہاں دانیہ کھڑی تھی۔اس کے دونوں ہاتھ خون سے رنگے تھے۔خون کی چھینٹوں سے اس کا ایک گال بھیگا ہوا تھا جبکہ اس کی

آنکھیں۔۔۔وہ سرد تھیں۔اور سیاہ۔بالکل اس کے باپ کی آنکھوں کی طرح۔

اس نے پلکیں جھپکائیں مگر آگے کا منظر دھندلا ہی رہا۔پھر اسے تیز روشنی اپنی آنکھوں میں چبھتی محسوس ہوئی۔اس کی جلد نیلی رنگت اختیار کر چکی تھی۔ہونٹ سوکھ کر پپڑی ہو گئے تھے۔جسم ٹھنڈ سے اکڑ گیا تھا۔اس نے لب ہلانے چاہے لیکن وہ اپنی جگہ ساکت رہے۔اچانک روشنی کے بیچ کوئی آڑ آئی۔وہ کسی انسان کا ہیولا تھا جو اسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"زوبیا؟"

www.novelsclubb.com

ایک شناسا آواز۔

"زوبیا۔"

زوبیا نے نیم وا آنکھوں سے دیکھا۔ وہ ہیولا قریب آ گیا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس نے چیک دار شرٹ کے ساتھ ٹراوزر پہنا ہوا تھا۔ وہ موسم کی شدت سے بے نیاز اس کے پاس آ گیا۔

"تم ہمت مت ہارنا زوبیا۔"

www.novelsclubb.com

لڑکے کی آواز اسے اپنے چاروں اور گونجتی سنائی دی۔ اچانک برف گرنا بند ہو گئی۔ سرد ہوائیں تھم گئیں۔ موسم کی ٹھنڈک معدوم ہو گئی۔ اسے اپنے سر کے اوپر چلچلاتی دھوپ محسوس ہوئی۔

اس بار اس نے آنکھیں پوری کھولیں۔

سامنے تیز دھوپ نوجوان کے سیاہ بالوں پر پڑتے ہوئے بڑی بھلی محسوس ہو رہی تھی۔

نوجوان نے ہلکی سنہری نظروں سے اسے دیکھا۔

"حا——زک۔"

زوبیا کے لبوں میں معمولی جنبش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"یاد ہے نا میں نے تمہیں ہمیشہ کیا سکھایا ہے؟"

اس نے ایک خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔"ہار تا وہ ہے جو ہار مان لے۔"

اس نے اسے کبھی یوں مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔وہ ہمیشہ سے کم گو واقع ہوا تھا،

مسکراتا تو بالکل بھی نہیں تھا۔

"میں۔۔۔ تھک۔۔ گئی۔۔ ہوں۔"

اس کی پلکیں اس وقت بہت وزنی معلوم ہو رہی تھیں۔اس وقت وہ دنیا جہاں سے بیگانے ہو کر بس سونا چاہتی تھی۔ایک پر سکون نیند۔

"میں جانتا ہوں۔"

اس کا لہجہ کس قدر شیریں تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن بس تھوڑی دیر اور زوبیا۔بس کچھ ہی دیر۔"

اس نے دایاں ہاتھ زوبیا کے سر پر رکھا اور گویا اس کے جسم میں تپش سرایت کر گئی۔

"حازک۔۔میں۔۔"

وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی تھی۔بلکہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی۔اسے بتانا چاہتی تھی۔پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ لوگ اس تالاب کو دیکھنے کب جائیں گے۔سوال کرنا چاہتی تھی کہ حازک نے کبھی دل کی بات زبان سے کیوں نہیں کہی۔۔اور اس کی گردن کے گرد حائل چین میں چمکتے چھلے کا کیا مقصد تھا۔

"شششش۔"اس نے ایک انگلی لبوں پر رکھتے ہوئے زوبیا کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی انرجی بچا کر رکھو۔"

زوبیا نے آہستہ سے سر ہلایا پھر آنکھیں موند لیں۔وہ بہت تھک گئی تھی۔اس قدر تھکن سے چور ہونے کے باوجود وہ چاہتی تھی کہ وہ حازک سے بات کرے لیکن اسے اپنے آس پاس

خاموشی بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر غنودگی طاری ہونے کہ بعد اسے کچھ یاد نہیں رہا۔

اسے جنگل دکھائی دیا۔ ہر طرف بس برف ہی برف تھی اور برف میں ستونوں کی مانند درخت کھڑے تھے جو کسی بھیانک خواب کی طرح اس کے گرد پھیلے ہوئے تھے۔ وہ ہر درخت پر نظر ڈالتے زوبیا کا نام پکارتی لیکن واپسی میں اسے زوبیا کی آواز سنائی نہ دی۔ کچھ دیر وہ یونہی چلتی رہی۔ کیا زوہاد کی بات کا بھروسہ کیا جا سکتا تھا؟

پھر اسے ایک درخت کے پاس وہ نظر آگئی۔ اس کی گردن ایک جانب ڈھلک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماریہ جتنا تیز دوڑ سکتی تھی وہ دوڑی۔زوبیا کے پاس پہنچ کر اس نے ایک ہاتھ اس کے گال پر رکھا۔وہ برف سے بھی زیادہ سرد تھا۔ماریہ نے جلدی جلدی زوبیا کے چہرے پر جمی برف ہٹائی۔زوبیا کی آنکھیں بند تھیں۔ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے۔

"زوبیا؟زوبیا؟"

ماریہ کو خود سانس لینے میں دقّت ہو رہی تھی۔وہ درخت کی پچھلی جانب گئی۔زوبیا کے ہاتھ رسی سے بندھے تھے اس نے رسی کھولی اور زوبیا کو سہارا دے کر نیچے بٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"زوبیا؟"

اس نے زوبیا کا گال تھپتھپایا۔

"زوبیا آنکھیں کھولو۔دیکھو میں آ گئی ہوں۔"

ماریہ کی آواز رندھا گئی۔

اس نے زوبیا کی کمر درخت کے تنے سے ٹکائی پھر اس کے سینے پر کان رکھ کر اس کے دل کی دھڑکن سننے کی کوشش کی۔آواز بہت ہی دھیمی تھی یا شاید طوفان کے شور میں کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

"زوبیا۔۔۔"

ماریہ نے بے بسی آنکھوں میں سمائے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

پھر انگلیوں سے اس کی کلائی پر نبض چیک کی۔اس کی نبض نہایت ہلکی چل رہی تھی۔ مگر وہ زندہ تھی۔

ماریہ نے ارد گرد نظر ڈالی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ اتنی دور سے زوبیا کو اکیلے کاٹیج تک کیسے لے کر جائے؟ اس نے اپنی جیکٹ اتار کر زوبیا کے جسم پر پھیلائی۔ پھر لالٹین کو اس کے قریب رکھا۔ جیکٹ میں دونوں ریڈیو موجود تھے جو اس وقت اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔

یا تو اسے واپس جا کر کسی کو مدد کے لیے لانا ہو گا یا پھر اسے زوبیا کے ساتھ یہاں رک کر مدد کے آنے کا انتظار کرنا ہو گا۔ دونوں صورتوں میں زوبیا کی جان جانے کا خدشہ تھا۔

وہ کھڑی ہو کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔ کیا ریسکیو سروسز کو ابھی تک ان کے بارے میں اطلاع نہیں ملی؟ اسی اثنا سامنے درخت کی اوٹ سے ایک سیاہ سایا برآمد ہوا۔

ماریہ ٹھٹکی۔

www.novelsclubb.com

سیاہ ٹرٹل نیک، سیاہ پینٹ اور اس کے اوپر سیاہ کوٹ۔

"زوبیا تو تقریباً عالم برزخ پہنچ گئی۔ تم نے آنے میں کافی دیر کر دی۔"

وہ خراماں خراماں چلتا اس کی جانب آ رہا تھا۔

"کیا چاہتے ہو تم؟"

ماریہ نے وہیں کھڑے کھڑے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

روشنی بہت کم تھی لیکن اس کے باوجود ماریہ اس کے چہرے کو دیکھ سکتی تھی۔ زوہاد جاوید۔ ایک بھرپور وقار سے چلتے ہوئے اس کی جانب آ رہا تھا۔

"تمہیں۔"

لہجہ سرد تھا۔

ماریہ خاموش رہی۔اس کے منہ لگنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔اسے کسی بھی طرح زوبیا کو لے کر یہاں سے نکلنا ہو گا۔

وہ اس سے کچھ ہی فاصلے پر تھا۔

"مذاق کر رہا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

پھر ایک ہاتھ تھوڑی پر پھیرتے ہوئے بولا۔

"تم اس انجان لڑکی کے لئے اپنی جان داو پر لگاؤ گی میں نے کبھی ایسا سوچا نہیں تھا۔"

"میں نے تم سے کہا نا تم نہیں جانتے کہ میں کیا کچھ کر سکتی ہوں۔"

ماریہ چبا چبا کر بولی۔

"میں جاننا چاہتا ہوں۔"

وہ دو قدم مزید قریب آیا۔اس کی سنہری نظریں ماریہ کے چہرے پر گڑی تھیں۔

"قریب مت آؤ۔"

ماریہ دائیں جانب بڑھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ زوہاد زوبیا کے قریب بھی بھٹکے۔مگر اسے کون روک سکتا تھا وہ چلتے ہوئے اس کے مقابل پہنچ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے تم کافی خوبصورت ہو۔"

انگلی سے ماریہ کے ماتھے پر آتی ایک لٹ پیچھے کی جس پر اس وقت برف موتیوں کی طرح چمک رہی تھی۔

ماریہ نے ہتھیلی کی پشت سے اس کا ہاتھ جھڑکا۔

زوہاد مسکرایا۔

"مگر افسوس تمہیں آج مرنا پڑے گا۔"

اچانک اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار آلہ نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے اتنی دور مرنے کے لیے بلایا تھا؟"

ماریہ نے لہجے کی کپکپاہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔

زوہاد نے کندھے جھٹکے۔

ماریہ کی آنکھوں میں ایک چمک آئی۔

"لیکن میرا آج مرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔"

زوہاد نے ایک وار کیا جسے ماریہ نے ڈوج کیا۔ پھر پھرتی سے ایک کِک اس کے بازو پر ماری جس سے وہ آلہ برف میں کہیں گر گیا۔

زوہاد نے قدرے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے فون سے تمہیں یہ پتہ نہیں لگا ہو گا لیکن میں تائیکونڈو میں بلیک بلٹ ہوں۔"

ماریہ کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔

دوسری جانب زوہاد کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔اگلے ہی لمحے ماریہ نے ہاتھ میں جکڑا برف کا گولا اس کے منہ پر دے مارا وہ پیچھے کو ہٹا اور ماریہ نے ایک فلائنگ کِک سیدھا اس کی پسلیوں میں رسید کی۔وہ پیٹھ کے بل برف میں گرا۔

ابھی دو سیکنڈ بھی نہیں گزرے تھے کہ زوہاد کپڑوں سے برف جھاڑتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔اس نے سینے پر ایک ہاتھ رکھتے ہوئے ماریہ کو دیکھا۔

"میں بھی ایک بوکسر ہوں۔" پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔"اور مجھے عورتوں پر ہاتھ اٹھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

پھر اس نے بجلی کی تیزی سے ایک مکا ماریہ کے چہرے پر رسید کیا جسے اس نے بازو کی مدد سے بمشکل روکا۔البتہ وہ دو قدم پیچھے کو لڑکھڑائی۔اس نے ایک ایڑھی برف میں دھنسا کر اپنا

توازن ٹھیک کیا۔آنکھوں میں نفرت کی آگ لیے زوہاد کو گھورا جو پہلے ہی بڑی دلچسپی سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔وہ ماریہ سے کئی گنا زیادہ طاقتور تھا۔

صرف ڈیفینس پر فوکس رکھو ماریہ۔اوفینس پر جانا تم افورڈ نہیں کر سکتی۔

دو انگلیوں سے زوہاد کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔

اس کی آنکھوں میں بھی ایک چمک امنڈ آئی۔وہ تقریباً دوڑتے ہوئے اس کی طرف لپکا۔ایک ہاتھ کا مکا سیدھا ماریہ کی کنپٹی پر رسید کیا جسے اس نے ایک سیکنڈ کی تاخیر سے سر گھما کر ڈوج کیا۔زوہاد کی انگلیاں اس کے بالوں کو چھوتے ہوئے گزریں۔اس نے گول گھومتے ہوئے ایک اور کِک زوہاد کو رسید کی۔جو سیدھا اس کی کمر پر لگی۔ابھی وہ سنبھل بھی نہیں پایا تھا کہ وہ زوہاد کی ایک جانب برف پر جھکی پھر دائیں پیر کی ایڑھی کو برف میں الٹی سمت گھما کر زوہاد کے ٹخنے پر

www.novelsclubb.com

مارا۔وہ پیٹھ کے بل گرنے لگا مگر فوراہی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی برف پر جما کر خود کو گرنے سے روکا۔

ماریہ اب کھڑی ہو چکی تھی۔اپنا جوتا اس نے زوہاد کے سینے پر رکھا۔زوہاد کی کمر برف سے ٹکرائی۔ماریہ نے پیر پر مزید زور دیا۔

"ماریہ ڈارلنگ مجھے تم سے ایک بات پوچھنی تھی۔"

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ماریہ کے پیر پر جماتے ہوئے وہ بڑے اطمینان سے بولا تھا البتہ اس کا سانس اکھڑ گیا تھا۔

پھر ایک ہی جھٹکے میں اس نے ماریہ کی ایڑھی گھمائی۔درد کی شدت سے وہ بلبلائی۔اپنا پیر اس کی گرفت سے آزاد کرنا چاہا مگر زوہاد کی پکڑ بہت مضبوط تھی۔پھر زوہاد نے اسے دائیں

جانب دھکا دیا وہ برف پر گری۔اس سے قبل کے وہ اٹھتی ایک تیز دھار آلہ اس کی گردن پر چبھا۔اس نے آنکھیں پھیلا کر اوپر دیکھا۔زوہاد گھٹنے کے بل اس کے پاس ہی بیٹھا تھا۔اس کا ایک ہاتھ آگے کی جانب بڑھا ہوا تھا۔اس میں ایک چاقو موجود تھا۔

ماریہ لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔اس کے پاس کتنے چاقو تھے؟

"ہاں تو سوال یہ ہے کہ تمہارا پرفیوم کیا ہے؟"

اس نے چہرہ قریب کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ سوال تم پہلے کتنی لڑکیوں سے پوچھ چکے ہو؟"

ماریہ نے لہجہ کو حتی الامکان ہموار رکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

زوہاد ہلکا سا ہنسا۔

"ایک۔"

ماریہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"اٹھنے دو گے مجھے؟"

زوہاد کچھ لمحیں سوچتا رہا پھر کھڑا ہو گیا۔ماریہ بھی کھڑی ہو گئی لیکن اس کی ایڑھی میں ایک ٹھیس اٹھی۔ابھی وہ سنبھلی بھی نہیں تھی کہ ایک مکا اس بار اس کی ٹھوڑی سے ہوتا ہوا اس کے جبڑے تک کو ہلا کر رکھ گیا۔ماریہ برف پر گر گئی۔اس کی زبان دانتوں تلے دب گئی تھی اور تیزی سے بہتے ہوئے خون سے اس کا منہ بھر گیا۔اوپر سے جبڑا اس قدر تکلیف دے رہا تھا جیسے اسے کسی نے بلاک کھینچ کر مارا ہو۔اس نے بڑی مشکل سے آنکھوں کے کنارے پر آئے آنسو ضبط کیے۔ماریہ ایک کہنی کے بل اٹھی اور منہ سے خون تھوکا۔برف پر ایک سرخ دھبہ سا بن

گیا۔

"حراخوش قسمت تھی کیونکہ میں نے اسے جانے دیا۔"

زوہاد کی آنکھوں میں کچھ تو تھا جو ماریہ کا دل لرز کر رہ گیا۔

وہ ایک ہاتھ سے جبڑا سہلا رہی تھی۔ شکر تھا اس کے دانت نہیں ٹوٹے تھے۔ اس نے وہیں سے بیٹھے بیٹھے گردن اٹھا کر زوہاد کو دیکھا۔ برف باری شاید ہلکی ہو گئی تھی۔ یا تو اس کا چہرہ سن ہو گیا تھا۔ ماریہ کو ٹھنڈ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کہیں مجھے برین ڈیمج تو نہیں ہو گیا؟

"بہت مزہ آتا ہے نہ تمہیں لڑکیوں سے لڑ کر؟"

اس کے لیے بات کرنا مشکل ہو رہا تھا۔زبان بری طرح کٹ گئی تھی۔

زوہاد ایک استہزایہ ہنسی ہنسا۔جس سے اس کے سفید دانت نظر آئے۔

"بہت ہی بے غیرت ہو۔"

ماریہ ہنوز جبڑا سہلا رہی تھی۔

"چلو اب کھیل ختم کرنے کا وقت آگیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

زوہاد چلتے ہوئے اس کے قریب آگیا۔اس کے ہاتھ میں وہ چاقو ابھی بھی موجود تھا۔

"میں کوشش کروں گا کہ تمہیں زیادہ تکلیف نہ ہو۔"

کہتے ہوئے وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ماریہ کو انسٹنٹ کافی کی مہک اور ایک مردانہ پرفیوم

کی خوشبو اپنے ارد گرد پھیلتی محسوس ہوئی۔

ماریہ نے ایک نظر زوبیا پر ڈالی وہ بدستور بے ہوش تھی پھر اسے دانیہ کا خیال آیا۔

اس نے سوچ بھی کیسے لیا تھا کہ زوہاد جیسے سائیکو سے وہ جیت جائے گی؟ اسے یہ خوش فہمی کیونکر ہو گئی تھی کہ آج قسمت اسے دانیہ کے لیے ایک موقع دے دیگی؟

"اپنی بہن کے بارے میں سوچ رہی ہو؟"

اسے ساکت بیٹھا دیکھ زوہاد نے سوال کیا۔

ماریہ برف میں کسی انجان نقطے پر نظریں جمائے بیٹھی رہی۔ کم از کم آج کی رات ختم ہونے کو تھی۔

www.novelsclubb.com

زوہاد گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔

"آنٹی تنزیلہ نے میسج بھیجا تھا۔"

ماریہ نے سر اٹھا کر اس سے نظریں ملائیں۔زوہاد کی آنکھیں ایک عجیب سے انداز میں چمک رہی تھیں۔

"انہوں نے کہا تھا کہ۔۔"

www.novelsclubb.com

زوہاد کہتے ہوئے بغور اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

"دانیہ نے خودکشی کر لی ہے۔"

ماریہ نے پلکیں جھپکائیں۔اس کے دماغ کو کچھ وقت لگا ان لفظوں کے معنی اخذ کرنے میں۔پھر جیسے ہی اس کے ذہن نے ان الفاظ کو ڈی کوڈ کیا یہ اس پر قہر بن کر ٹوٹے۔

وہ یک ٹک زوہاد کا چہرہ تک رہی تھی۔

دانیہ نے خودکشی کرلی؟میری بہن دانیہ۔۔اس نے۔۔خودکشی؟

"جس وقت تمہارا میسج دانیہ تک پہنچا تب وہ ہسپتال میں اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی۔"

ماریہ ماوف ہوتے دماغ کے ساتھ بیٹھی تھی۔اس کے ہاتھوں پیروں سے جان ہی نکل گئی۔اگر وہ بیٹھی نہ ہوتی تو یقیناً غش کھا کر یہیں گر جاتی۔

www.novelsclubb.com

اس کی نگاہوں کے سامنے اپنی بہن کا چہرہ گھوما۔ایک تاریک کمرے کے کونے میں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھی۔بکھرے بال،آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے،پیلی زرد رنگت،ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی۔وہ دانیہ تھی جس کی کلائیاں اور بازو اس وقت ماضی کے تمام ترزخموں کو کسی پوشاک کی مانند اوڑھے ہوئے تھے۔اسے شدید ذہنی ہیجان تھا۔اس کا ڈپریشن ہر سال بڑھتا جاتا۔وہ زندگی سے زچ آچکی تھی۔وہ اپنے ماضی کو خود سے کرید کرید کر نکال دینا چاہتی تھی۔بھلا دینا چاہتی تھی اس رات کو۔اپنے باپ کو۔۔اپنی ماں کی لاش کو۔۔ان خون سے رنگے ہوئے ہاتھوں کو۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے والدین کے کیس کو گھریلو ناچاکی کی صورت میں رونما ہونے والے قتل کی حیثیت سے تفتیش کیا گیا۔دانیہ کے کیے کا الزام ماریہ نے اپنے سر لے لیا تھا۔عدالت نے اسے سیلف ڈیفینس کی رو سے دیکھا اور نتیجتاً ماریہ کو کوئی سزا نہیں ملی۔وہ نابالغ تھی،اور صرف خود اور اپنی بہن کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔اس سب کے باوجود بھی اس کے رشتے داروں

نے دونوں بچیوں کی زندگی اجیرن کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مگر ماریہ نے آخر تک اس راز کو راز رکھا تھا۔ وہ اس راز کا بوجھ دانیہ کو اکیلے اٹھانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

دانیہ ایسا کیسے کر سکتی تھی؟ اس نے میرا انتظار تک نہیں کیا؟

کیا تھا اس نے تمہارا انتظار۔ ان دو سالوں میں اس کی آنکھیں صرف تمہاری راہ تکتی رہیں۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کے ہونٹ تھرتھرائے۔ لبوں کے کونے سے خون کی ایک باریک سی دھار ٹھوڑی تک پہنچ گئی تھی۔ آنکھوں میں بھی سرخ لکیریں آپس میں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔

اسے محسوس بھی نہیں ہوا کب زوہا نے چاقو اس کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ تکلیف کی

ایک لہر ابھری اور پھر اس نے چاقو باہر کھینچا۔اس کی دھار خون آلود تھی۔

"میں نے کہا تھا تمہیں کم سے کم تکلیف ہو گی۔"

اس کے کان کے پاس اس کی موت نے سرگوشی کی۔

ماریہ ایک ہاتھ پیٹ پر رکھے ابھی بھی نیم سکتے کی سی کیفیت میں تھی۔اس نے لرزتے ہاتھوں کو اپنے زخم پر رکھا۔اس کی انگلیوں کے درمیان سے گرم خون نکل کر بہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں بند کیں۔کرب وجوار کے عالم میں دانیہ کو پکارا۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔مگر ایسا ہو گیا تھا۔اگر وہ دربند نہ آتی،اگر موسم خراب نہ ہوتا،اگر اس کی گاڑی خراب نہ ہوتی،اگر زوہاد زوبیا کو اغوا نہ کرتا۔۔

زوہاد۔۔صرف اور صرف اس حیوان کی وجہ سے ایسا ہو گیا تھا۔اس نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔

آنکھیں کھولیں تو ان میں بہت کچھ تھا۔تکلیف، غم، غصہ، پچھتاوا مگر سب سے گہرا وہ شعلہ تھا جو ان باقی تمام جذبات کو بھسم کر رہا تھا۔

انتقام۔

www.novelsclubb.com

"الوداع ماریہ۔تم سے مل کر بہت اچھا لگا اب اگلے جہاں میں ملاقات ہو گی۔"

اس نے دونوں انگلیوں کو کنپٹی تک لے جا کر اسے گویا خدا حافظ کہا۔پھر وہ مڑا اور جنگل کی مخالف سمت چلنے لگا۔

ماریہ نے جسم کو معمولی حرکت دی اور نتیجے میں خون اور تیزی سے بہنے لگا۔آنکھیں موندے اس نے برف کے ایک ڈھیر سے کمر ٹکادی۔تکلیف اور ٹھیسیں اس کی جان نکال رہی تھیں۔

اچھا ہی ہے کہ جان نکل جائے۔اب زندہ رہ کر کیا کرنا؟

کھیل تو ختم ہو گیا تھا۔آج کی رات کا انجام یہی ہونا تھا۔وہ جانتی تھی اس کی قسمت خراب تھی۔اپنی پوری سی کوشش کر لینے کے بعد بھی وہ ہار گئی تھی۔وہ دانیہ کو کھو چکی تھی۔زوبیا بھی شاید کبھی آنکھیں نہ کھول سکے اور وہ خود۔۔وہ خود اس درندے کے ہاتھوں مرنے والی تھی۔ بلکہ مر گئی تھی۔جب دانیہ نہیں ہو گی تو ماریہ کیسے زندہ رہ سکتی تھی؟دانیہ نے ہی تو اس کی جان بچائی تھی۔

www.novelsclubb.com

دانیہ نے میری خاطر۔۔

یہ زندگی دانیہ نے بچائی تھی۔دل کی سطح پر ہل چل ہوئی۔کسی نئے جذبے نے غوطہ کھایا۔

میں دانیہ کی احسان مند رہی ہوں۔اور اس کا احسان چکانے کا وقت آگیا ہے۔شاید آج۔۔کم سے کم مرنے سے پہلے۔۔

"پرفیوم۔۔جاننا چاہتے تھے نا تم؟"
اس کے لب کپکپا رہے تھے۔نیم وا آنکھوں سے اس نے زوہاد کی پشت کو دیکھا۔

زوہاد کے اٹھتے قدم رک گئے۔

www.novelsclubb.com

"اوریس(Orris)۔"

ماریہ نے سر گوشی کی۔

زوہاد نے پیچھے مڑ کر ماریہ کو دیکھا۔ایک بڑی مسکراہٹ اس کے کانوں تک پہنچی۔

"تم۔۔میرے بارے میں ایک اور بات بھی نہیں جانتے۔۔"

وہ زرا سا آگے کو جھکی۔درد کی ایک نا قابل برداشت لہر اس کے پیٹ میں اٹھی۔

www.novelsclubb.com

زوہاد کے ماتھے کے بیچ ایک شکن ابھری۔

"میں۔۔۔"اس نے ایک ہاتھ سامنے کی جانب بڑھایا۔پورا وجود لرز رہا تھا۔ہاتھ سے خون کے قطرے ٹپکتے ہوئے برف میں گرنے لگے۔"میرا نشانہ بہت اچھا ہے۔"

اوّل تو زوہاد کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی۔ لیکن دوسرے ہی لمحے ماحول کی خاموشی کو چیرتی ہوئی ایک گولی زوہاد کے سینے کی بائیں جانب لگی۔ایک جھٹکے سے وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔اس نے بے یقینی کی کیفیت سے سینے پر ہاتھ رکھا۔اور گیلا سیال اس کی ہتھیلی کو بھگو گیا۔اس نے اپنی ہتھیلی کو دیکھا۔اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

وہاں دوسری جانب ماریہ کے چہرے پر وہی فاتحانہ مسکراہٹ امنڈ آئی۔اس نے گلاک 20 کا ٹر گر دوبارہ دبایا اور اس بار گولی زوہاد کی کھوپڑی سے آر پار ہو گئی۔وہ سیدھا پیٹھ کے بل گر گیا۔

www.novelsclubb.com

شائلہ کو کاٹیج میں چھوڑ کر وہ سیدھا پہاڑی سے اترتے ہوئے ہائی وے کی جانب آئی تھی۔ اس کی سرخ ٹویوٹا سوئفٹ اس وقت برف سے مکمل طور پر ڈھک چکی تھی۔

دروازے کے ہینڈل سے برف ہٹا کر اس نے دروازہ باہر کی جانب کھینچا۔ گاڑی کے اندر اس قدر ٹھنڈ تھی کہ ماریہ کے لیے سانس لینا محال ہو رہا تھا لیکن پھر بھی اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اندر سے گلوک ۲۰ (Glock 20) نکالی۔ اس نے اسے بیگ میں رکھا تھا پھر ٹول پلازہ پر چیکنگ کی وجہ سے لائسنس سمیت گلاک کو بھی ڈیش بورڈ میں ڈال دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کو آج بھی لگتا تھا اگر اس رات اس نے صحیح نشانہ لگایا ہوتا تو شاید دانیہ کو کبھی اپنے ہاتھ خون سے نہیں رنگنے پڑتے۔ اس لیے اس نے لائسنس خریدتے ہی باقائدگی سے شوٹنگ رینج جانا شروع کر دیا تھا۔ یہ اس کا راز تھا۔ وہ راز جس کی اس نے آخر تک حفاظت کی تھی۔ اس کا

نشانہ اب پکا ہو چکا تھا اور اسے یقین تھا اس بار اس کا نشانہ نہیں چوکے گا۔

ہلکا ہلکا اجالا ایک نئے دن کی نوید سنا رہا تھا۔ برف گرنا بند ہو چکی تھی۔ اس وقت جنگل کے ایک حصے میں سورج کی ابتدائی کرنیں ایک منظر کو روشن کرتی جا رہیں تھیں۔

ماریہ برف میں اپنا جسم گھسیٹتے ہوئے زوہاد کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اس کی ایڑھی بری طرح ڈس لوکیٹ ہو گئی تھی۔ پیٹ سے بہتا خون برف میں ایک سرخ نہر سی سا بنا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گھٹنوں کے بال چلتی بڑی مشکل سے زوہاد تک پہنچی۔زوہاد کی آنکھیں اوپر دیکھ رہی تھیں مگر ان میں زندگی کی رمق نہیں تھی۔اس کے آنکھوں کی وہ مخصوص چمک معدوم ہو گئی تھی۔ماتھے کے بیچ گولی کے نشان سے خون کی ایک دھار سی بہہ رہی تھی۔اس جیسے حیوان کا یہی انجام لکھا تھا۔

ماریہ اسے مارنے کے ارادے سے نہیں آئی تھی۔وہ دربند زندگیاں بچانے آئی تھی نا کہ لینے۔پستول تو اس نے اپنے دفاع کے لیے رکھا تھا۔اس لیے تو آخر تک اس نے گولی نہیں چلائی۔لیکن اب تو سب ختم ہو گیا تھا۔ماریہ مرنے سے پہلے اس حیوان کو جہنم واصل کرنا چاہتی تھی۔

ماریہ نے اس کے کوٹ کی تلاشی لی۔اسے اپنا فون مل گیا۔اس نے خون آلود ہاتھوں سے لاک اسکرین ہٹائی۔اس کے دل کے ایک کونے میں ابھی بھی ایک امید تھی کہ زوہاد جھوٹ

بول رہا تھا۔اس نے ان بکس کھولا اور حالیہ میسجز میں اسے ایک نیا نمبر دکھا۔اس پر پریس کرتی ہی چیٹ کھل گئی۔وہ تنزیلہ مامی کا میسج تھا۔زوہاد نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ماریہ نے فوراً دانیہ کی چیٹ کھولی۔اس کے میسج کے سینڈ ہونے سے پانچ منٹ پہلے اسے تنزیلہ مامی نے دانیہ کی خودکشی کی اطلاع دی تھی۔

ماریہ فون کو سینے سے لگاتے وہیں ڈھیر ہو گئی۔اس کی امید کرچیوں میں بکھر گئی۔اس کے ارد گرد خون برف میں جذب ہوتا جا رہا تھا۔وہ پیٹھ کے بل لیٹی افق پر بکھرتی زردی کو دیکھ رہی تھی۔بادل چھٹ گئے تھے۔وہ بھیانک رات گزر گئی تھی لیکن وہ اپنے ساتھ اس کا سب کچھ لے گئی تھی۔

ٹپ ٹپ آنسو اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے برف پر گرنے لگے۔درد کی شدت میں اضافہ ہوا تو اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

دانیہ جاچکی تھی۔اور وہ اس سے آخری ملاقات تک نہ کر سکی۔اسے بتا نہیں سکی کہ وہ ایک قاتل نہیں تھی۔وہ جس احساس جرم کا شکار تھی وہ بے معنی تھا۔

اس کی سانسیں مدھم ہوتی جارہی تھیں۔ صبح کا اجالا تیزی سے پھیلتا جارہا تھا۔سورج پہاڑوں کی اوٹ سے سر باہر نکالتے ہوئے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

اگلا خیال اس کے ذہن میں زوبیا کا آیا۔اس میں اتنی سکت باقی نہ رہی تھی کہ زوبیا تک پہنچے۔زوبیا ابھی بھی برف پر بے سدھ سی لیٹی تھی۔اس کی سانسیں چل رہی تھیں یا نہیں؟ شاید ماریہ یہ کبھی نہ جان سکے۔

اور وہ آدمی جس کی لاش ماریہ نے دیکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

شائلہ۔۔

ماما۔۔

اس کی قبر دربند پر بنے گی؟ایسا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔یہ سب قسمت کا کھیل تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے ارد گرد پھیلتی تاریکی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔اسے لگا اس نے کسی کو اپنا نام پکارتے سنا۔

دانیہ کیا یہ تم ہو؟

لیکن ہر طرف گہرا اندھیرا چھا گیا۔

www.novelsclubb.com

اختتامیہ

"ویلکم ٹو پوڈکاسٹ کوزی۔ جہاں ہم بات کرتے ہیں ملکی و غیر ملکی جرائم پر مبنی کہانیوں کی جس میں پیش پیش رہتی ہے گرم کافی۔"

موبائل کے اسپیکر سے آتی ہلکی آواز باہر ہوتی بارش کے شور میں گھل مل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آج ہم ایک اسپیشل پروگرام کر رہے ہیں۔ جس کا تعلق دربند ہائی وے سے ہے۔ آج زوبیا انصاری اغوا کیس کی پہلی اینورسری ہے۔"

ہانجوڑ کے پوش علاقے میں واقع ایک بڑے رقبے پر پھیلے سفید رنگت والے اس بنگلے کی

دائیں جانب ایک بالکونی تھی۔ جس سے نیچے ہرا بھرا لان صاف نظر آرہا تھا۔ بارش کے قطرے پھولوں اور پتوں پر گرتے گویا ایک دھن بجا رہے تھے۔ لان کی گھاس اس وقت گیلی تھی۔

بالکونی میں جائیں تو وہاں لکڑی کے گول جھولے پر دونوں پیر اوپر کیے وہ بیٹھی تھی۔ اس کے بال اس وقت کیچر میں مقید تھے۔ ڈھیلی ڈھالی ٹی شرٹ کے ساتھ سیاہ ٹراوزر پہنے وہ بس تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے بیڈ روم سے یہاں آئی تھی۔

"آج سے ٹھیک ایک سال پہلے آج کی رات زوبیا انصاری کو ٹریل ۵ سے دو افراد نے اغوا کر لیا تھا۔ اس وقت زوبیا اپنے دوستوں جمیل عالم، سارہ احمد اور حازک جمشید کے ساتھ کیمپنگ ٹرپ پر تھیں۔ ان کی گمشدگی کی اطلاع قریبی پولیس اسٹیشن کو دی گئی لیکن اس رات اتفاق سے دربند ہائی وے پر ایک برفانی تودا گرنے کی وجہ سے داخلی راستہ مکمل طور پر بند تھا۔"

www.novelsclubb.com

اس کا موبائل پاس موجود لکڑی کی ایک چھوٹی میز پر رکھا تھا۔اسی کے ساتھ کافی کا ایک مگ بھی موجود تھا جو کے اب ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

اس نے سر کی پشت کو جھولے سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔گوری جلد پر سیاہ حلقے کسی سائے کی مانند دیکھائی دے رہے تھے۔ہوا کا ایک تازہ جھونکا اس کے چہرے سے ٹکرایا اور ایک تنہا آنسو پلکوں کے کڑے پہرے کو پار کرتا بہہ گیا۔

"حازک جمشید نے اکیلے ہی زوبیا انصاری کو تلاش کرنے کا سوچا اور چند گھنٹوں بعد انہیں بھی گمشدہ قرار دے دیا گیا۔"

اس کی کلائی میں ایک سنہری بریسلٹ چمک رہا تھا جس سے چھوٹی چھوٹی سنہری پتیاں لٹک رہی تھیں۔اس کی نرم انگلیوں میں ایک چین والا لاکٹ تھا۔جس میں ایک چاندی کا چھلا موجود

www.novelsclubb.com

تھا۔وہ شہادت کی انگلی سے چھلے کو سہلاتی گزشتہ سال رونما ہونے والے ان واقعات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

اس رات اس کی زندگی بدل گئی تھی بلکہ یوں کہنا چاہیے اس کی دنیا اجڑ گئی تھی۔اس رات ایک کہانی ادھوری رہ گئی تھی جو کہ اب کبھی پوری نہیں ہو سکتی تھی۔اس رات وہ مر گئی تھی۔ محض سانسیں آنے جانے کا مطلب زندہ رہنا تھوڑی ہوتا ہے۔زندہ رہنے کے لیے جینا پڑتا ہے۔ مگر اس رات اس نے زندہ رہنے پر دھیان دیا اور پھر اس سے جینے کا حق چھین لیا گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا اتنا آسان ہوتا ہے زندگیوں کو برباد کر دینا؟کسی کا سب کچھ چھین لینا؟

منظر تھا دربند کی چوٹی پر قائم اس لکڑی کے کاٹیج کا جسے اس کے سابقہ مالک نے پناہ گزینوں کے لیے بڑی محنت سے دن رات ایک کر کے تعمیر کیا تھا۔

اس وقت ہلکی برف باری شروع ہو گئی تھی۔آسمان اور زمین دونوں ہی ہلکی سرمئی رنگت اختیار کر چکے تھے۔ایسے میں کاٹیج کے اندر کا ماحول قدرے پر سکون معلوم ہوتا تھا۔لکڑی کی کھڑکیوں پر سفید جالی والے پردے گرا دیے گئے تھے۔جبکہ کھڑکی کے ایک کونے پر رکھا پرانا ایف ایم ریڈیو درمیانی آواز میں چل رہا تھا۔

"زوبیا انصاری کے اغوا کار انہیں دربند پہاڑیوں کے ایک غیر فعال واچ ٹاور کے قریب لے گئے تھے۔"

www.novelsclubb.com

دیوار پر لٹکتی لالٹین جگہ کو روشن رکھے ہوئے تھی۔گدے پر ایک تکیہ اور چادر نفاست سے رکھے تھے۔

"لیکن اتفاق سے اس رات دربند ہائی وے پر ایک ماریہ نامی خاتون کی گاڑی خراب ہو گئی۔ جنہوں نے دربند پہاڑیوں کے پاس قائم ایک کاٹیج میں پناہ لی۔"

آتش دان میں لکڑیاں ڈال کر اس نے الماری کا رخ کیا۔ وہ سیاہ ٹخنوں تک آتی اسکرٹ کے ساتھ سفید سوئٹر میں ملبوس تھی۔ بالوں کا جوڑا باندھ رکھا تھا۔ اس کی چھوٹی آنکھوں میں ماضی کے دکھ جھلکتے تھے۔

الماری کا دروازہ کھول کر اس نے ایک چائنہ پلیٹ نکالی اور تبھی اس کی نگاہ اس سیاہ ریڈیو پر گئی۔

"زوبیا اور ماریہ دونوں ہی نہیں جانتیں تھیں کہ وہ رات ان دونوں کی قسمت بدلنے والی تھی۔ یا پھر یوں کہہ لیں کہ اس رات قسمت زوبیا انصاری اور ماریہ جبین کو آزمانے والی تھی۔"

www.novelsclubb.com

چند ثانیے وہ اسے دیکھتی رہی جبکہ اس کا ذہن تیزی سے پچھلے سال کے واقعات کی ورق گردانی کر رہا تھا۔

"اس رات بہت سے واقعات رونما ہوئے۔ زوبیا انصاری اپنے اغوا کاروں سے چھپتے چھپاتے ماریہ سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو گئیں، حازک زوبیا کی تلاش میں ایک اغوا کار دایال نامی شخص کی فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے، ایک خاتون شائلہ احمد نے ماریہ کی مدد کی اور پھر ماریہ نے زوبیا کی جان بچائی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سوچا نہیں تھا کہ اپنے شوہر اور بیٹے کی موت کے بعد وہ کسی سے کوئی دلی تعلق استوار کر پائے گی لیکن اس رات نے سب بدل دیا تھا۔ اس رات نے اسے دو اجنبیوں کے لیے بے چین کر دیا تھا۔ اس رات اس نے پہلی بار اپنے مرحوم شوہر اور بیٹے کی مغفرت کی دعا کے

ساتھ ان دو لڑکیوں کے زندہ سلامت اپنے گھر لوٹ جانے کی دعا کی تھی۔

"صبح کی روشنی پھوٹنے کے ساتھ ہی پولیس اور ایمرجنسی سروسز کے اہلکار ان دربند پہنچے۔ جہاں ایک سے بڑھ کر ایک دلفراش منظر ان کا منتظر تھا۔"

گاڑی کے اندر چلتا ریڈیو ماحول کے سکوت کو توڑ رہا تھا۔

اس وقت گاڑی دربند ہائی وے سے گزر رہی تھی۔ دور آسمان پر گہرے سیاہ بادل چھائے تھے۔ کچھ ہی دیر میں برف باری شروع ہونے والی تھی۔ ہائی وے پر اس وقت ٹریفک معمول سے کم تھا۔

"ایک پہاڑ کی کھائی میں انہیں حازک کی لاش ملی جن کی کمر پر گولیوں کے نشانات تھے۔ حازک کی موت زوبیا کے اغوا کے کچھ ہی گھنٹوں بعد ہوئی تھی۔"

گاڑی کے پسنجر سیٹ پر ایک چھوٹا سا گلدستہ رکھا تھا۔ جس میں سفید ٹیولپس نمایاں تھے۔

"پہاڑ پر قائم کاٹیج میں پولیس کو شائلہ ملیں جو اس وقت زخمی تھیں۔ انہوں نے پولیس کو زخمی حالت میں واچ ٹاور کے بارے میں بتایا۔"

اس نے گاڑی کی رفتار دھیمی کرتے ہوئے موبائل ہولڈر کی جانب دیکھا۔ اسے ایک نوٹیفیکیشن موصول ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شائلہ کے گھر کے سامنے سے پولیس نے نیم بے ہوشی کی حالت میں زوبیا کے اغوا کار دایال کو گرفتار کیا۔ پولیس کا کہنا تھا کہ اس وقت دایال کے چہرے، بازوں اور سینے پر سیکنڈ ڈگری برن تھے۔"

لاک اسکرین پر عقب میں سیاہ رات کا منظر تھا جس میں تاروں کی جھلملاہٹ کے درمیان چاند روشن تھا۔

"واچ ٹاور کی پہاڑی سے کچھ دور ایک جنگل کے قریب پولیس کو اس سب کا ماسٹر مائنڈ مردہ حالت میں ملا۔اس شخص کا نام زوہاد جاوید تھا۔اس کی عمر ۲۹ سال تھی۔وہ ہانجوڑ کا رہائشی تھا۔اسے سینے پر اور ماتھے کے بیچ گولی ماری گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

نوٹیفیکیشن بار پر "زوبیا" جگ مگ کر رہا تھا۔اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر نوٹیفیکیشن پر پریس کیا تو چیٹ کھل گئی۔

"پاس ہی ایک درخت کے ساتھ پولیس کو زوبیا ملیں جو کہ اس وقت مکمل بے ہوشی کی

حالت میں تھیں۔ ہسپتال لے جانے پر پتہ چلا کہ وہ شدید hypothermia کا شکار تھیں۔ دو دن کومہ میں رہنے کے بعد بلآخر وہ زندگی کی طرف لوٹ آنے میں کامیاب رہیں۔"

"تم ہانجو ڑواپس کب تک آؤ گی؟"

پیغام بھیجنے والے نے لکھا تھا۔

"زوہاد کو ماریہ نے گولیاں ماری تھیں۔ جسے پولیس نے سیلف ڈیفینس کا نام دیا۔"

ریڈیو بدستور چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے بیک ویو مرر میں عقب کا منظر دیکھا۔ ٹریفک کم ہونے کی باعث اس کے پیچھے صرف ایک ہی گاڑی تھی۔ اس کی بڑی آنکھوں نے واپس سڑک پر نظریں ٹکا دیں۔ اس کے ہلکے سنہری گھنگریالی بالوں کی ایک لٹ ماتھے پر موجود تھی۔

"ماریہ بھی پولیس کو نیم بے ہوشی کی حالت میں زوہاد کی لاش کے قریب مل گئی تھیں۔ پولیس کی رہورٹ میں درج ہے کہ ماریہ کی ایڑھی، جبڑا اور زبان زخمی تھے جبکہ ان کے گردے کے قریب چار انچ گہرا چاقو کا زخم تھا۔ان کا بہت خون بہہ چکا تھا۔انہیں فورا ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں فوری طور پر ان کے ایک کے بعد ایک تین آپریشن ہوئے۔ماریہ کی جان بچ گئی لیکن انہیں ایک مہینہ ہسپتال ہی میں گزارنا پڑا۔"

اس نے ایک انگلی سے ٹچ پیڈ کھول کر "جلد ہی۔" لکھ کر سینڈ کیا۔

"زوبیا انصاری کی فیملی نے تہہ دل سے ماریہ اور شائلہ کا شکریہ ادا کیا۔ان دونوں کی گواہی اور زوبیا کے بیان قلم بند کرنے کے بعد دایال کا ٹرائل چلا۔ تقریباً تین مہینے بعد دایال کو زوبیا انصاری کو اغوا، حازک جمشید کو قتل کرنے، شائلہ احمد اور ماریہ جبین پر جان لیوا حملہ کرنے

کی پاداش میں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ دربند کی پہاڑیوں نے اس رات کیسے کیسے ہولناک اور دل دہلا دینے والے مناظر دیکھے اس بات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس میں ملوث افراد شاید اسے کبھی فراموش نہ کر سکیں۔"

"اپنے پروگرام کو بیچ میں روکتے ہوئے آپ کو خبر دیتے چلیں کہ ہانجوڑ کے قریب رہائشی علاقے سے ایک آٹھ سالہ بچے کے لاپتہ ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بچے کا نام ——"

اس نے آگے بڑھ کر ریڈیو کی آواز تیز کر دی۔

"آصف بتایا جاتا ہے۔ اس نے نیلی شلوار قمیض کے ساتھ ایک کتھئی شال پہنی ہوئی تھی۔ تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی معلومات ہوں تو فوراً قریبی تھانے کو اطلاع دیں۔"

گاڑی کے جی پی ایس پر شہر کے قبرستان کا راستہ روشن تھا۔ گاڑی دربند ہائی وے پر راستہ بناتے ہوئے اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔ اس سخت کھٹن رات کے اثرات ماریہ کو پوری زندگی محسوس ہونے تھے۔ اس رات ایک ملاقات ادھوری رہ گئی تھی۔ مگر اس رات اس نے

www.novelsclubb.com

کسی کی جان بچانے کے لیے بازی لگائی تھی۔ان واقعات کا ڈٹ کر سامنا کیا تھا اور بلآخر وہ سرخرو ہو کر لوٹی تھی۔

وہ خوش قسمت تھی یا بد قسمت اس بات کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔بہر حال وہ اتنا ضرور جانتی تھی کہ دانیہ اس کی بہادری کو ضرور سراہتی ہو گی۔وہ جہاں بھی تھی اسے ماریہ پر فخر ضرور ہو گا۔دانیہ نے ماریہ کی جان بچا کر اس پر تا عمر ایک احسان کیا تھا۔شمائلہ اور زوبیا کی جانیں بچا کر یہ احسان اتارا نہیں جا سکتا تھا مگر ماریہ نے کوشش ضرور کی تھی۔اور جب تک انسان بنا ہمت ہارے کوشش کرتا رہے تو آخر میں قسمت کو بھی گھٹنے ٹیکنے پڑتے ہیں۔کم از کم ہماری کہانی کے کرداروں کے لیے تو ایسا ہی ہوا۔

(ختم شد)

www.novelsclubb.com